گر خود همه عیب‌ها بدین بنده درست
اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندی کے ہین

هر عیب که سلطان بپسندد هنر است
لیکن ہر عیب کہ جو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے

قطعه

گلی خوشبوی در حمام روزی
ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز

رسید از دست محبوبی بدستم
پہونچی ہاتھ ایک معشوق کے سے ہاتھ میرے کے

بدو گفتم که مشکی یا عبیری
سو کہا مین نے کہ مشک ہے تو یا عبیر ہے تو

که از بوی دلاویز تو مستم
کہ خوشبوی دلاویز تیری سے مست ہون مین

بگفتا من گلی ناچیز بودم
کہا اوس مٹی نے مین ایک مٹی ناچیز تھی مین

ولیکن مدتی با گل نشستم
ولیکن مدت دور تک ساتھ گل کے صحبت کی مین نے

جمال همنشین در من اثر کرد
خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت گل نے بیچ میرے اثر کیا

وگرنه من همان خاکم که هستم
وگرنہ مین بھی خاک ہون جیسا کہ جانتے ہین مجکو

اللهم متع المسلمین بطول حیاته وضاعف ثواب جمیل حسناته وارفع درجة
یا خدا بہرہ مند کر مسلمانون کو سبب درازی عمر اسکی کے اور دو چند کر پاداش خوبی نیکیون اسکی کا اور بلند کر

اودائه و ولاته ودمر علی اعدائه وشناته بما تلی فی القرآن من آیاته
[illegible] قرآن کی آیتون [illegible]

وامن بلده یا رب واحفظ ولده
[illegible]

قطعه

لقد سعد الدنیا به دام سعده
تحقیق [illegible]

وایده المولی بألویة النصر
[illegible]

کذلک تنشأ لینة هو عرقها
جیسا [illegible]

وحسن نبات الارض من کرم البذر
[illegible]

ایزد تعالی و تقدس خطه پاک شیراز را
[illegible]

بهیبت حاکمان عادل همت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگاه دار
[illegible] ساتھ ہیبت حاکمون عادل اور ہمت عالمون عامل [illegible]

قطعہ

اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست
ولایت پارس کو نہین غم آفت زمانہ سے کچھ
تا بر سرش بود چو توی سایۂ خدا
جب تک اوپر سر اوسکے رہے گا تجھ سا سایہ خدا کا

امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک
آجکے دن کوئی پتا نہین بتاتا ہے بیچ کشادگی زمین کے
مانند آستان درت مأمن رضا
مانند چوکھٹ دروازی تیری کی جای آرام خوشنودی کے

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اوپر تیرے ہوا ہی بادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچارون کا اور شکر
بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا
اوپر ہم لوگون کے ہے اور اوپر خدا جہان پیدا کرنیوالا کے بدلا نیکی کا

یارب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس
اے پروردگار ہوا فتنہ سے نگاہ رکھ شہر پارس کو
چندانکہ خاک را بود و باد را بقا
جبتک کہ کرہ زمین کا اور ہوا کو ہمیشگی ہووے

سبب تالیف کتاب
ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تامل ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف کردہ تاسف میخوردم
ایک رات کو خیال بیچ زمانے گذرے ہوئے کے کرتا تھا مین اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کے افسوس کہاتا تھا
و سنگ سراچۂ دل بالماس آب دیدہ می سفتم و این بیتہا مناسب حال خود
اور پتھر حجرے دل کا ساتھ الماس آبدیدہ کے چھیدتا تھا مین اور یہ بیتین مناسب حال اپنی کے
می گفتم ❊ مثنوی ❊
کہتا تھا مین مثنوی

هر دم از عمر میرود نفسی
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم
چون نگہ میکنم نماند بسی
جو دیکھتا ہون میں تو نہین رہی بہت

ای کہ پنجاہ رفت و در خوابی
اے سعدی کہ پچاس گئے اور تو سوتا ہے
مگر این پنج روز دریابی
مگر ان پانچ دن کو پہچانے تو

خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نکیا
کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب لادا

خواب نوشین بامداد رحیل
نیند میٹھی صبح کوچ کے

باز دارد پیاده را ز سبیل
بہیجی کتنی ہی پیادوں کی ہیں راہ سے

هر که آمد عمارت نو ساخت
جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنائی

رفت و منزل بدیگری پرداخت
جب گیا وہ عمارت اور کو دیکر چلا گیا

وان دگر پخت همچنین هوسی
اور اوس دوسرے نے پکائی ایسی طرح ہوس

وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت سر پر نہ لیگیا کوئی

یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بے قیام کو دوست مت رکھ

دوستی را نشاید این غدار
دوستی کی نہیں لائق یہ بیوفا

پایهٔ عیش آدمی شکم است
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے

تا بتدریج میرود چه غم است
اگر اعتدال سے جاتا ہے تو کیا غم ہے

گر ببندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے

گر دل از غم بری کند شاید
جو دل غم سے بہرے تو لائق ہے

ور گشاید چنانکه نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے

گو بشو از حیات دنیا دست
کہہ اوس شخص کو کہ زندگی دنیا سے ہاتھ دھو

چار طبع مخالف و سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنیوالی اور سرکش ہونیوالی

چند روزی بوند با هم خوش
کتنے دنوں رہتی ہیں آپس میں خوش

گر یکی زین چهار شد غالب
جو ایک ان چاروں میں سے غالب ہوا

جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی نکل جاتی ہے تن سے

لاجرم مرد عارف کامل
اسی لیے مرد خداشناس صاحب کمال

ننهد بر حیات دنیا دل
نہیں لگاتا ہے اوپر زندگی دنیا کی دل

نیک و بد چون همی بباید مرد
نیک و بد جو آخرکار مرینگے

خنک آنکس که گوی نیکی برد
خوشا وہ شخص کہ گیند نیکی کا لیگیا

برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا بھیج قبر اپنی کی بیچ

کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاوے پیچھے سے تو آگے بھیج

عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کی ہے اور دھوپ جیٹھ کی

اندکی ماند و خواجه غره هنوز
تھوڑی سی رہی زندگی اور خواجہ مغرور ہے ابتک

ای تهیدست رفته در بازار
اے خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے

ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں میں بھرا ہوا نہ لاویگا تو پاگا

هر که مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی

وقت خرمنش خوشه باید چید
وقت خرمن کی اوسکو بالی چننی پڑی

پند سعدی بگوش دل بشنو
نصیحت سعدی کی کان دل سے سن

ره چنین است مرد باش و برو
راہ ایسی ہی ہے مردانہ وار ہو اور چل

بعد از تأمل این معنی مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت
بعد از فکر کرنے ان باتوں کی مصلحت دیکھی میں نے کہ بیچ آشیانے گوشہ نشینی

نشینم و دامن صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتهای پریشان بشویم

بیٹھوں میں اور دامن صحبت کو چنوں میں اور دفتر اپنا پریشان سے دھو ڈالوں میں

و من بعد پریشان نگویم بیت

اور اس کے پیچھے پریشان باتیں نہ کہوں میں

زبان بریده بکنجی نشسته صمٌ بکمٌ

زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا بہرا اور گونگا

به از کسی که نباشد زبانش اندر حکم

بہتر اوس شخص سے کہ نہ ہو زبان اوس کی بیچ حکم کے

تا یکی از دوستان که در کجاوه انیس من

تو ایک دوستوں میں سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین میرا

بودی و در حجره جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکه نشاط ملاعبت کرد

تھا اور بیچ کوٹھری کے پاس بیٹھنے والا ساتھ رسم قدیم کے دروازے سے آیا جتنا کہ خوشی سے کھیلا اور خوش طبعی کا

و بساط مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگرفتم رنجیده نگه

اور بچھونا بازی کا بچھایا جواب اوس کا نہ کہا میں نے اور سر زانوی عبادت سے نہ اوٹھایا میں نے رنجیدہ ہو کر دیکھا

کرد و گفت قطعه

اور کہا

کنونت که امکان گفتار هست

اب تجھ کو کہ طاقت بات کرنے کی ہے

بگو ای برادر بلطف و خوشی

کہہ اے بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے

که فردا چو پیک اجل در رسید

کہ کل کو جو پیک موت کا آ پہنچے

بحکم ضرورت زبان درکشی

ضرور تو زبان بند کرے گا

کسی از متعلقان منش بر حسب واقعه

کسی نے متعلقوں اوس کے میں سے حقیقت احوال

مطلع گردانید که فلان عزم کرده است و نیت جزم که بقیت عمر معتکف نشیند

خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف بیٹھے

و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و راه مجانبت پیش گیر گفتا بعزت

اور خاموشی قبول کی تو بھی اگر ہو سکے خیال اپنا پکڑ لے اور کنارہ کر کہا قسم ہے بزرگی بڑی کی

عظیم و صحبت قدیم که دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگه که سخن گفته شود بعادت

اور قسم ہے صحبت قدیم کی سانس نہ لوں گا میں اور قدم نہ اٹھاؤں گا میں مگر اوس وقت کہ بات کہی جاوے بدستور عادت

ناموافق و طریق معروف که آزردن دل دوستان جهلست و کفارت یمین

دوست کی کمی کے اور راہ پہچانی ہوئی کیونکہ آزردہ کرنا دل دوستوں کا نادانی ہے اور بدلا قسم کا

سهل خلاف رای صوابست و عکس رای اولی الالباب ذو الفقار علی در

آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور خلاف عقل صاحبوں دانائی کے تلوار علی علیہ السلام کی بیچ

نیام و زبان سعدی در کام قطعه

میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو میں

زبان در دهان خردمند چیست

زبان بیچ منہ عقلمند کے کیا ہے

کلید در گنج صاحب هنر

کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کی

چو در بسته باشد چه داند کسی

جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی

که جوهر فروشست یا پیله ور قطعه

کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچه پیش خردمند خاشی ادبست

اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے

بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی

لیکن وقت مصلحت کے وہ بہتر کہ بیچ بات کے کوشش کرے تو

دو چیز طیرهٔ عقلست دم فرو بستن

دو چیز سبب بے عقلی کی ہے چپکے رہنا

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجمله زبان از مکالمت او در کشیدن

حاصل کلام زبان کلام کرنے باہم کے سے کھینچنا

قوت نداشتم و روی از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم که یار موافق

طاقت نہ رکھی میں نے اور منہ ہمدگر بات کرنے اور سے پھیر لینا جوانمردی نہ جانی میں نے کہ یار موافقت کرنے والا

بود و دوست صادق بیت

تھا اور دوست سچا

چو جنگ آوری با کسی بر ستیز

جو لڑائی لاوے تو ساتھ کسی شخص کے لڑائی کر

که از وی گزیرت بود یا گریز

کہ اوس سے چارہ تجھکو ہووے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان

ساتھ حکم ضرورت کے بات کی میں نے اور تماشا کرتا ہوا

بیرون رفتیم در فصل ربیعی که صولت برد آرمیده بود و اوان دولت ورد رسیده قطعه

باہر گیا میں بیچ فصل بہار کے کہ شدت جاڑے کی آرام گیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہنچا

اول اردی بہشت ماہ جلالی	بلبل گوینده بر منابر قضبان
اول اردی بہشت مہینا جلالے کا	بلبل بولنے والی اوپر ممبروں شاخوں کے
بر گل سرخ از نم اوفتاده لآلی	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے موتی	جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را بہ بوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم

شب کو بیچ ایک باغ کو ساتھ ایک کی دوستوں سے اتفاق رات کی رہنے کا پڑا ایک مکان خوش اور سبز

و درختان درہم گفتی کہ خرده مینا بر خاکش بیختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ قطعہ

اور درخت گنجان گویا کہ ٹکڑے سبز شیشے کے اوپر خاک اوسکی کے گرائے ہیں اور ہار ثریا کا انگور اوسکی سے لٹکایا ہے

روضۃ ماء نہرہا سلسال دوحۃ سجع طیرہا موزون آن پر از لالہ ہای

باغ پانی نہروں اوسکے کا جاری درخت برابر چڑیاں اچھی بولنے والی وہ بھرا ہوا لالوں

رنگارنگ ۞ وین پر از میوه ہای گوناگون ۞ باد در سایۂ درختانش گسترده

رنگ برنگ اور یہ بھرا ہوا میووں طرح بطرح سے ہوا نے بیچ سایہ درختوں اوسکے بچھایا

فرش بوقلمون ۞ بامدادان کہ خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش

فرش رنگ برنگ کا صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر قصد بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا میں نے اوس دوست کو

دامنی گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آورده و آہنگ رجوع کرده گفتم گل بوستان را

دامن گل اور ریحان و سنبل اور ضیمران کا جمع لایا اور ارادہ پھرنے کا کیا کہا میں نے گل باغ کا جیسے

چنانچہ دانی بقائی و عہد گلستان را وفائی نباشد و حکیمان گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید

جیسا کہ جانتا ہے تو کچھ قیام اور زمانہ باغ کا کچھ وفا نہیں ہوتا اور داناؤں نے کہا ہے جو چیز بہت دنوں نہ رہے دل لگانے کے

گفتا طریق چیست گفتم برای نزہت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف

کہا راہ کیا ہے کہا میں نے واسطے تازگی دیکھنے والوں اور کشادگی حاضروں کی کتاب گلستان بنانا

کردن کہ باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند

کہ باد خزاں کی اوپر ورق اوسکے دست درازی نہ ہو اور گردش زمانے کی عیش بہار اوسکی کو ساتھ خزاں کے بدل نہ کرے

نظم بچه کار آیدت ز گل طبقی	از گلستان من ببر ورقی	گل همین پنج روز و شش باشد
کیا کام آوے تیرے گل کا ایک طبق	گلستان میرے سے لیجا ایک ورق	گل یہی پانچ چھ روز رہے

وین گلستان همیشه خوش باشد حالی که من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم

اور یہ کتاب گلستان ہمیشہ سرسبز رہے جس وقت کہ میں نے یہ بات کہی دامن پھولوں کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے لٹکا

آویخت که الکریم اذا وعد وفا فصلی در همان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسی که متکلمانرا

کریمی سے جس وقت وعدہ کیا پورا کیا فصل دوایک اسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت اچھی اور بیچ ادب گفتگو کرنے کے بیچ اوس عبارت کے

بکار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید فی الجمله هنوز از گلستان بقیت مانده بود که کتاب گلستان تمام شد والله اعلم

کام آوے اور منشیوں کو علمیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گل بوستان سے کچھ باقی رہا تھا کہ کتاب گلستان تمام ہوئی اور اللہ علم کرتا

بالصواب

ذکر پادشاهزاده جهان سعد بن ابی بکر بن سعد

اور ٹھیک بات کو ذکر بادشاہزادہ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا

زنگی نور الله قبره و تمام آنگه شود بحقیقت که پسندیده آید در بارگاه جهان پناه سایه کردگار و پرتو

روشن کرے اللہ قبر اوسکی اور تمام اوسوقت ہووے بیچ حقیقت کہ پسندیدہ آوے بیچ بارگاہ شاہ جہان پناہ ظل اللہ روشنی

لطف پروردگار ذخر زمان و کهف امان المؤید من السماء المنصور علی الاعداء

لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمان اور پناہ امن کا تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پایا گیا اوپر دشمنوں کے

عضد الدولة القاهرة سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر الاسلام سعد

قوت بازو دولت غالب کا چراغ مذہب روشن کا خوبی خلق کا فخر اسلام کا سعد

بن الاتابک الاعظم شاهنشاه المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک

بیٹا اتابک بڑے کا بادشاہ بادشاہوں بزرگ کا مالک گردنوں امتوں کا صاحب پادشاہوں

العرب و العجم سلطان البر و البحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابو بکر

عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا ابو بکر

بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما و ضاعف اجلالهما و جعل الی

بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال ان دونوں کا اور دوچند کرے بزرگیان ان دونوں کی اور کرے طرف

[illegible]

کلی خیر منا کهما بکرشمهٔ لطف خداوندی مطالعه فرماید قطعه گر التفات خداوندیش بیاراید

بیرنگی کی مال اون دونونکا ساتھ مہربانی خداوندی کے پڑھنا فرماوے جو توجہ خداوندی اوسکی آراستہ کرے

نگارخانهٔ چینی و نقش ارتنگیست	امید هست که روی ملال درنکشد	ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگیست
اس کتاب کو تونگارخانہ چین او نقش ارژنگ ہے	امید یہ ہے کہ روی ملال نہ کھینچے	بحکم سیاحت اس گلستان نہیں جگہ تنگی دل کی ہے
علی الخصوص که دیباچهٔ همایونش	بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست	ذکر امیر کبیر فخر الدین
خصوصاً کہ یہ کہ دیباچہ مبارک اسکا	ساتھ نام سعد ابی بکر بن زنگی کی ہے	تعریف مسعود بن فخر الدین

ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره دیگر عروس فکر من از بی جمالی سر بر نیارد و

ابوبکر بیٹے ابی نصر کے دراز کرے اللہ عمر اوسکی پھر دولہن فکر میری کی بیجمال ہونے سے سر نہیں اوٹھاتی

دیدهٔ یاس از پشت پای خجالت برندارد و در زمرهٔ صاحب نظران متجلی نشود مگر آنگه که متحلی گردد

اور آنکھ نومیدی کی پیٹھ پانون شرمندگی سے نہیں اوٹھاتی اور بیچ گروہ صاحب نظر کے جلوہ گر نہیں ہوتی مگر اوس وقت

بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظهیر سریر سلطنت و مشیر تدبیر مملکت کهف الفقرا ملاذ الغربا

ساتھ زیور قبول امیر بزرگ عالم عادل ظفر پایا گیا مدد کیا گیا پشت پناہ سلطنت کا اور مشورہ دینے والا تدبیر بادشاہی کا پناہ فقیروں کی جگہ

مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آل فارس یمین الملک ملک الخواص باربک فخر الدولة

[illegible] الفاظ کا دوست پرہیزگارونکا فخر کیا گیا اہل ایران کا قوت ملک کا فرشتہ خاصونکا [illegible] فخر دولت اور دین کا

والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدة الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره

فریادرس اسلام اور مسلمین کا سردار بادشاہ ہوں اور شہزادونکا ابی بکر بیٹا ابی نصر کا دراز کرے

واجل قدره وشرح صدره وضاعف اجره که ممدوح اکابر آفاق است و مجموع مکارم اخلاق شعر

اور بزرگ کرے قدر اوسکی اور کشادہ کرے سینہ اوسکا اور زیادہ کرے اجر اوسکا کہ وہ تعریف کیا گیا بزرگون عالم کا ہے اور جمع کیا گیا بزرگی خلقونکا

هر که در سایهٔ عنایت اوست گنهش طاعت است و دشمن دوست به هر یک از سایر بندگان و حواشی

جو کوئی بیچ سایہ بخشش اوسکی کے ہے گناہ اوسکا طاعت ہوا اور دشمن دوست اور ہر ایک سب بندونسے اور کنارہ نشینوں اون

خدمتی متعین است که اگر در ادای آن تهاون و تکاسل روا دارند در معرض خطاب آیند و در محل عتاب

[illegible] خدمت مقرر ہے کہ اگر بیچ ادا کرنے اوسکی کے سستی اور کاہلی روا رکہیں بیچ جگہ غصب کے

[illegible]

۱۳

[illegible]

مگر آن طائفهٔ درویشان که شاکر نعمت بزرگان و ذکر جمیل و دعای خیر ادای

مگر وہ گروہ ان فقیروں سے کہ شکر نعمت بڑے آدمیوں کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی بزرگوں کا اور دعای خیر ادا کرنا

چنین خدمتی در غیبت اولی ترست که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این از تکلف دور باجابت

ایسی خدمت کا پیچھے [illegible] سامنے کے [illegible] خوشامد [illegible] اور یہ تکلف سے دور [illegible]

مقرون باد قطعه پشت دوتای فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را

نزدیک ہو [illegible] پیٹھ خم کھائی ہوئی آسمان کی سیدھی ہوئی خوشی سے تجھ جیسا لڑکا پیدا ہوا مادر زمانے کے تئین

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین	خاص کند بنده مصلحت عام را
حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی	خاص کرے ایک بندہ کو واسطے مصلحت عام کے
دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست	کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را
دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیک نام جیا	کہ پیچھے اوسکے ذکر نیک زندہ کرتا ہے نام کو
وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل	حاجت مشاطه نیست روی دلارام را
تعریف تیری اگر کریں یا نہ کریں صاحب علم	حاجت مشاطہ کی نہیں ہے روی دلارام کے تئین

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت تقصیر و تقاعدی که در مواظبت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا — تقصیر اور بیٹھ رہنا یعنی سستی کرنا بیچ ہمیشگی

خدمت بارگاه خداوندی میرود بنا بر آنست که طائفهٔ از حکمای هندوستان در فضائل

خدمت بارگاہ صاحب کی کہ جاتی ہے بنیاد اوسکی یہ ہے کہ ایک گروہ حکیموں ہندوستان سے بیچ فضیلتوں

بزرجمهر سخن میگفتند بآخر جز این عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطیست یعنی درنگ

بزرجمہر کی بات کہتے تھے آخر سوای اسکے عیب نہ جانا کہ سخن کہنے میں سست ہے یعنی دیر

بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر باید بودن تا وی تقریر سخنی کند بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه

بہت کرتا ہے اور سننے والے کے تئین بہت منتظر چاہیے رہنا تو وہ بیان کرے بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ

کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم نظم سخندان پرورده پیر کهن بیندیشد آنگه بگوید سخن

کرنا کہ کیا کہوں بہتر ہے پشیمان کھانے سے کہ کیوں کہا تھا — بات کا جاننے والا تجربہ کیا ہوا پرانا [illegible]

مزن بی تأمل بگفتار دم
مت مار بن فکر کیے بات کے دم
نکو گوی گر دیر گویی چه غم
نیک کہہ اگر دیر کی تو کیا غم
بیندیش وانگه برآور نفس
اندیشہ کر اوسکے بعد برلاؤ دم
وزان پیش بس کن که گویند بس
اور پہلے موقوف کر بات کہ کہنے لگیں بس
بنطق آدمی بهتر است از دواب
سا تہ بولنے کے آدمی بہتر ہے چارپایوں سے
دواب از تو به گر نگویی صواب
چارپائی تجھ سے بہتر ہے جو نہ بولی تو درست

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصره که مجمع اهل دلست و مرکز علمای
کس طور بیچ نظر سرداران حضرت خداوندی کے غالب ہو نصرت اسکی کہ جا جمع ہونے صاحبان دل کی ہے اور جای قرار علماء
متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات
بڑے علم کے اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کروں میں شوخی کے رہوں میں اور اسباب ناقص
بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش
بیچ درگاہ بزرگ کے لائے اور پوت بیچ بازار جوہریوں کے قیمت جو کی بھی نہیں رکھتی ہے اور چراغ آگے
آفتاب پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید مثنوی
آفتاب کے روشنی نہیں رکھتا ہے اور منارہ بڑا آگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

هر که گردن بدعوی افرازد
جو کوئی گردن دعوی کی بلند کرتا ہے
خویشتن را بگردن اندازد
اپنی تئیں گردن کی بل ڈالتا ہے
سعدی افتاده ایست آزاده
سعدی ایک افتادہ ہے بے تعلق
کس نیاید بجنگ افتاده
کوئی نہیں آتا ہے جنگ کو افتادہ کے
اول اندیشه وانگهی گفتار
پہلے اندیشہ پیچھے بات کرنا
پای پیش آمدست و پس دیوار
پاؤں آگے آیا اور پیچھے دیوار

نخل بندم ولی نه در بستان شاهدم من ولی نه در کنعان لقمان را گفتند حکمت
از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نبینند پای ننهند قدم الخروج قبل الولوج
مردیت بیازمای وانگهی زن کن + گرچه شاطر بود خروس بجنگ + چه زند پیش باز رویین چنگ

گربه شیر است در گرفتن موش　　لیک موش است در مصاف پلنگ

بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے　　لیکن موش ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بہروسے کشادگی خلق بزرگوں کے کہ آنکھ عیبوں زیردستوں سے چھپاتے ہیں اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر

گناہوں چھوٹوں کے نہیں کوشش کرتے ہیں باتیں کتنی ساتھ طریق مختصر کے نادر باتوں سے اور مثالوں اور شعر اور حکایتوں اور خصلت

ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب

بادشاہوں گذرے ہوؤں سے رحمت اللہ تعالیٰ کی اونپر اس کتاب کے لکھا کیا ہم نے اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اوپر اس کے

تصنیف کتاب این بود و قطعه　　بماند سالها این نظم و ترتیب

تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا　　رہی گی برسوں یہ نظم اور ترتیب

ز ما هر ذره خاک افتاده جایی　　غرض نقشیست کز ما باز ماند　　که هستی را نمی‌بینم بقایی

ہمسی ہر ذرہ خاک کا پڑے گا جا بجا　　غرض نقش ہے ایک جو یاد رہے گا　　کس لیے کہ زندگی اپنی کو نہیں دیکھتا ہوں قیام

مگر صاحبدلی روزی برحمت　　کند در کار درویشان دعایی　　امعان نظر در ترتیب کتاب

شاید ایک صاحبدل کسی روز ساتھ رحمت کے　　کرے بیچ کام فقیروں کے دعا　　غور کرنے نظر کی بیچ درستی کتاب

و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضه غنا و حدیقه علیا چون بهشت

اور تہذیب کرنے بابوں کے مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ دیکھنے کے اور باغ سرسبز کے تئیں مانند بہشت کے

هشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالحق والیه المرجع والمآب

ساتھ آٹھ باب کے اتفاق پڑا اس سبب مختصر کیا تو انجام ساتھ رنج کے نہ ہووے [illegible]

باب اول در سیرت پادشاهان　　باب دوم در اخلاق درویشان　　باب سوم

باب پہلا بیچ حال بادشاہوں کے　　باب دوسرا بیچ خلقوں فقیروں کے　　باب تیسرا

در فضیلت قناعت　　باب چهارم در فوائد خاموشی　　باب پنجم در عشق و جوانی

بیچ بزرگی قناعت کے　　باب چوتھا بیچ فائدے چپ رہنے کے　　باب پانچواں بیچ عشق اور جوانی

باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت

باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے باب ساتواں بیچ اثر کرنے تربیت کے باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

مثنوی

در آن مدت که ما را وقت خوش بود ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود

بیچ اس مدت کے کہ ہمارے تئیں وقت خوش تھا کہ کتاب گلستان تصنیف کی ہجرت رسول علیہ السلام کے

مراد ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہم نے سپرد ساتھ خدا کے کیا ہم نے اور گئے ہم

باب اول

باب پہلا

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری

بیچ اطوار بادشاہوں کے ایک بادشاہ کے تئیں سنا میں نے کہ ساتھ مارنے ایک بندی کے

اشارت کرد بیچاره در آن حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت

اشارہ کیا بیچارے نے بیچ اس حالت نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینا پکڑا

و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل دارد بگوید

اور بیہودہ کہنا کسی نے کہا ہے کہ جو کوئی ہاتھ جان سے دھوتا ہے جو کچھ بیچ دل رکھے کہتا ہے

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز شعر اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ

وقت ضرورت کے جو نہ رہے بھاگنا ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے سر شمشیر تیز کا جس دم نومید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی ہے

لِسَانُهٗ کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ ملک پرسید که چه میگوید یکی از وزرای نیک محضر

جیسا کہ بلی عاجز ہوتی ہے حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے ایک نے وزیروں نیک خصلت سے

گفت ای خداوند همی گوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ

کہا اے صاحب یہ بات کہتا ہے اور جو شخص کھا جانے والے ہیں غصے کے اور بخشنے والے لوگوں سے

ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای

بادشاہ کو رحم آیا اور خیال خون اس کے سے درگذرا وزیر دوسرا کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بھائیوں

جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد

ہمارے کو تئیں نہیں لائق ہے درگاہ بیچ بادشاہوں کے سوا ساتھ سچ کے بات کہنا اس نے بادشاہ کو گالی دی

و ناسزا گفت ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت آن دروغ که وی گفت پسندیده

اور ناشایستہ کہا بادشاہ نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور کہا وہ جھوٹ کہ اوس نے کہا پسندیدہ

تر آمد مرا ازین راست که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی و

زیادہ آیا مجکو اس سچ سے کہ تو نے کہا اسلیے کہ منہ اوس جھوٹ کا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کی اوپر بدی کی اور

خردمندان گفته اند دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز شعر هر که شاه آن کند

دانایون نے کہا ہے جھوٹ مصلحت کا ملا ہوا بہتر سچ فتنہ اوٹھانے والے سے جو کوئی کہ بادشاہ وہ کام کرے

که او گوید حیف باشد که جز نکو گوید قطعه بر طاق ایوان فریدون نوشته بود

کہ وہ کہے ظلم ہووے کہ وہ شخص سوا نیک بات کے کہے اور پر طاق محل فریدون کے لکھا تھا

جهان ای برادر نماند بکس جہان اے بھائی نہین رہتا ہے ساتھ کسی کے که بسیار کس چون تو پرورد و کشت کہ اوس نے تجھ ایسے بہت پالے اور مارے	دل اندر جهان آفرین بند و بس دل بیچ پیدا کرنے والے جہان کے مشغول کر اور کفایت کر چو آهنگ رفتن کند جان پاک جب قصد جانیکا کرے جان پاک	مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور پیٹھ چه بر تخت مردن چه بر روی خاک کیا مرنا ہے اوپر تخت کے اور کیا اوپر خاک کے

حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله وجود

ایک شخص بادشاہون خراسان سے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ سب بدن

او ریخته بود و خاک شده مگر چشمان او که همچنان در چشمخانه میگردید و نظر میکرد

اوسکا متفرق ہوا تھا اور خاک ہوگیا تھا مگر آنکھین اوسکی کہ اوسی طرح بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھین اور نظر کرتا تھا

سائر حکما از تاویل آن فرو ماندند مگر درویشی که بجا آورد و گفت هنوز

سب دانا تعبیر اوس خواب کے سے حیران رہے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ ابتک حیرت سے

نگران است که ملکش با دگران است قطعه بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند

دیکھنے والا ہے کہ ملک اوسکا ساتھ اورون کے ہے بہت نامور ہوا کہ مشہور نامونکو نیچے زمین کے گاڑا ہے

کز هستیش بروی زمین یک نشان نماند کہ ہستی اوسکی سے اوپر زمین کے کچھ نشان نہ رہا	وان پیر لاشه را که سپردند زیر خاک اوس بڈھے لاشہ کو کہ سونپا نیچے خاک کے

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند | زنده است نام فرخ نوشیروان بعدل
خاک نے اوسکو ایسا کھایا کہ اوس سے ہڈی نہ رہی | زندہ ہی نام مبارک نوشیروان کا بسبب انصاف کے

گرچہ بسی گذشت که نوشیروان نماند | خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر
اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نہ رہا | ایک نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر کو

زان پیشتر که بانگ آید فلان نماند | حکایت ملک زاده را
اوس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوے کہ فلانا نہ رہا | ایک بادشاہزادہ کو

شنیدم که کوتاه بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی
سنا ہے کہ کوتاہ تھا اور کمرو اور دوسرے بھائی اوس کے بلند اور خوب صورت

باری پدر بکراهت و استحقار درو نظر همیکرد پسر بفراست و استبصار بجای آورد
ایکبار باپ ساتھ کراہت اور حقارت کے بیچ اوسکے نظر کرتا تھا لڑکے نے ساتھ دانائی اور بینائی کے دریافت کیا

و گفت ای پدر کوتاه خردمند به که نادان بلند نه هرچه بقامت مهتر بقیمت بهتر
اور کہا اے باپ کوتاہ عقلمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہر ایک چیز کہ ساتھ قد کے بڑی قیمت میں بہتر

الشاة نظیفة والفیل جیفة شعر اقل جبال الارض طور و انه + لاعظم
بکری حلال ہے اور ہاتھی حرام ہے | چھوٹا زیادہ پہاڑوں سے طور ہے اور بزرگ خاص کرتا ہے

عند الله قدرا و منزلا + قطعه آن شنیدی که لاغر دانا
نزدیک اللہ کے ازروے قدر کے اور مرتبہ کے | وہ سنا ہو تو نے کہ دبلے دانا نے

گفت باری بابلهی فربه | اسپ تازی اگر ضعیف بود | همچنان از طویله خر به
کہا ایکبار ساتھ ایک احمق موٹے کے | گھوڑا تازی اگر ضعیف ہووے | اصطبل خانے میں خر سے بہتر

پدر بخندید و ارکان دولت پسندیدند و برادران بجان برنجیدند رباعی
باپ ہنسا اور امیروں دولت نے پسند کیا | اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوئے

تا مرد سخن نگفته باشد | عیب و هنرش نهفته باشد | هر بیشه گمان مبر که خالیست
جب تک کہ مرد نے بات نہ کہی ہووے | عیب اور ہنر اوس کا چھپا رہتا ہے | ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

شاید که پلنگ خفته باشد + شنیدم که ملکزاده را در آن قرب دشمنی صعب روی نمود

چاہیے کہ شیر سوتا ہو   سنا میں نے کہ بادشاہزادہ کو بیچ اوس نزدیکی کے ایک دشمن سخت نے منہ دکھلایا

چون لشکر از هر دو طرف روی در هم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکه بمیدان

جب لشکر دونوں طرف سے منہ در ہم لائے   اور قصد لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی کہ میدان میں

در آمد این پسر بود و گفت قطعه آن نه من باشم که روز جنگ بینی پشت من

آیا وہ لڑکا تھا اور کہا   وہ نہیں ہوں میں کہ دن لڑائی کے دیکھے تو پیٹھ میری

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری + کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند +

وہ ہوں میں کہ درمیان خاک و خون کے دیکھے تو ایک سر   جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہے

روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری + این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند

روز میدان کے وہ شخص کہ بھاگ جاتا ہے ساتھ خون لشکر کے   یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا اور تن کتنے

مردان کاری بیفکند چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت قطعه

مرد کاری کو مارا   جو آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا

ای که شخص منت حقیر نمود   تا درشتی هنر نپنداری   اسپ لاغر میان بکار آید

اے کہ جسم میرا تجھکو دبلا دکھلائی دیا   ہرگز موٹائی کو ہنر نہ جانے تو   گھوڑا دبلا کام آتا ہے

روز میدان نه گاو پرواری   آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک جماعتی

روز میدان کے نہ بیل پرورا   لکھتے ہیں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ تھوڑے ایک جماعت نے

آهنگ گریز کردند پسر نعره زد و گفت ای مردان بکوشید یا جامهٔ زنان بپوشید سواران را

قصد بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز پکاری اور کہا اے مردو کوشش کرو یا جامہ عورتوں کا پہنو سواروں کو

بگفتن او تهور زیاده گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که همدران روز بر دشمن ظفر یافتند

سبب کہنے اوسکے مردانگی زیادہ ہوئی اور یکبارگی حملہ کیا سنا میں نے کہ خاص اوسی روز اوپر دشمن کے فتح پائی

پدر سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش کرد

باپ نے سر اور آنکھ اوسکی چومی اور گود میں لیا اور ہر روز نظر زیادہ کرتا تو ولی عہد اپنا کیا

برادرانش حسد بردند و زهر در طعامش کردند خواهر از غرفه بدید و دریچه بر هم زد پسر

بہائی اوسکے ڈاہ لے گئے اور زہر بیچ کہانے اوسکے کے کیا بہن اوسکی نے جہروکے سے دیکہا اور کہڑکی کا پٹ بجایا

دریافت و دست از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی هنران

دریافت کیا ہاتہ کہانے سے کہینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مرجاوین اور بی ہنر

جای ایشان گیرند شعر کس نیاید بزیر سایهٔ بوم + ور همای از جهان شود معدوم پدر

جگہ اونکی لیوین کوئی نہ آوے نیچے سایہ الو کے اور اگر ہما جہان سے ہووے ناپید باپ کو

ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب بداد پس هر یکی را از اطراف

اس حال سے خبر دی بہائیون اوسکے کو بلایا اور گوشمال خوب دی پس ہر ایک کو طرفون

بلاد حصه مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست و نزاع برخاست که ده درویش در گلیمی

شہرون کے سے حصہ پسندیدہ مقرر کیا تو فتنہ بیٹہا اور جہگڑا اوٹہا کہ دس فقیر ایک کملی مین

بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند قطعه نیم نانی گر خورد مرد خدا + بذل درویشان کند

سوتے ہین اور دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین آدہی روٹی اگر کہاتا ہے مرد خدا کا صرف فقیرونکا کرتا ہے

نیمی دگر + ملک اقلیمی بگیرد پادشاه + همچنان در بند اقلیمی دگر حکایت طایفهٔ دزدان

آدہی دوسری ملک تمام ساتون اقلیم کا لیوے بادشاہ ویساہی بیچ فکر ولایت دوسری کے ہو ایک گروہ چورون

عرب بر سر کوهی نشسته بودند و منفذ کاروان بسته و رعیت بلدان از مکاید ایشان

عرب کا اوپر ایک پہاڑ کے بیٹہا تہا اور راہ قافلے کی بند کی اور رعیت شہرون کی مکرون انہون کے سے

مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی منیع از قلهٔ کوهی گرفته بودند و ملجا و ماوا

ڈری اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اوسکے کہ جای پناہ بلند چوٹی ایک پہاڑ سے بیچ اپنے لیا تہا اور

خود کرده مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند که اگر این طایفه همبرین نسق

اپنے کی تدبیر کرنیوالے سلطنت اوس طرف کے بیچ دور کرنے نقصان انکے مشورت کی کہ اگر یہ گروہ اوسی طرح

روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد مثنوی درختیکه اکنون گرفتست پای

ایک مدت ہمیشگی کریں برابری ساتہ اونکی مشکل ہو وے گی جس درخت نے کہ اب جگہ پکڑی ہے

بنیروی شخصی در آید ز جای + وگر همچنان روزگاری هلی + بگردونش از بیخ بر نگسلی + سر چشمه شاید

سانا نہ وے ایک شخص کی اوکھڑ سکتا ہے اور جو اسی طرح ایک مدت چھوڑ دو تو ساتھ گردون کے اسکو تیئن جڑ سے نہ اوکھیڑ سکو تو سر چشمہ کو چاہیے

گرفتن به بیل + چو پر شد نشاید گذشتن به پیل + سخن بر این مقرر شد که بتجسس ایشان برگماشتند

بند کرنا بیلچے سے جو بہتا ہوا پانی ہو گذرنا اوس پر ہاتھی سے بات اوپر اسکے ٹھہری کہ ایک شخص کو دیکھ بھال کو بٹھا دیا اونھون نے

و فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه دیده

اور قابو کو نگاہ رکھتے تھے وہی تدبیر کرتے اسوقت تک کہ ایک قوم کے اوپر دوڑ گئے تھے اور جگہ خالی رہی چند جوان تجربہ کار

جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که دزدان باز آمدند سفر کرده

اور جنگ آزمودہ کو تئین بھیجا تو بیچ گھاٹی پہاڑ کے چھپنے والے ہوئے شام کیوقت کہ چور پھر آئے سفر کیے ہوئے

و غارت آورده سلاح از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند نخستین دشمنی که بر سر ایشان

اور لوٹ لائے ہوئے ہتھیار تن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھ دیا پہلے جو دشمن کہ اوپر سر اونکے

تاختن آورد خواب بود چندانکه پاسی از شب گذشت شعر قرص خورشید در سیاهی شد

دوڑ لایا نیند تھی جتنا کہ ایک پہر رات سے گذرا گردہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا

یونس اندر دهان ماهی شد + مردان دلاور از کمین گاه بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف بستند

یونس بیچ منہ مچھلی کے گیا مرد دلاور کمین کی جگہ سے کود پڑے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے باندھا

بامدادان بدرگاه ملک حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود اتفاقاً در آن میان جوانی بود که میوه

وقت صبح کے سبکو بیچ درگاہ بادشاہ کے حاضر لائے سبکو واسطے مارنے کے فرمایا اتفاقاً بیچ اون چوروں کے ایک جوان تھا کہ آغاز

عنفوان شبابش نورسیده و سبزه گلستان عذارش نو دمیده یکی از وزیران پای تخت ملک را

جوانی اوسکی کا نیا پہونچا تھا اور سبزہ رخسار کے باغ اوسکا نیا اگا تھا ایک نے وزیروں میں سے پائے تخت بادشاہ کو

بوسه داد و روی شفاعت بر زمین نهاد و گفت این پسر هنوز از باغ زندگانی بر نخورده است

بوسہ دیا اور منہ واسطے بخشانے کے اوپر زمین کے رکھا اور کہا اس لڑکے نے باغ زندگانی سے پھل نہیں کھایا ہے

و از ریعان جوانی تمتع نیافته توقع بکرم و اخلاق خداوندی است که ببخشیدن خون او بر بنده

اور اول جوانی سے برخوردار نہیں پائی توقع ساتھ بخشش اور خلقون صاحب کے ہے جو بسبب بخشنے خون اوسکا کے اوپر بندہ

منت نهند ملک وی ازین سخن درهم ورده و موافق رای بلندش نیامد گفت فرد

احسان رکھین بادشاہ نے منہہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اوسکی کے نہ آیا اور کہا

پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بدست تربیت نااهل را چون گردکان بر گنبدست

روشنی نیکون کی نہ پکڑتا ہے جو شخص کہ بنیاد اوسکی بد ہے تربیت کرنا نالایق کو جیسے اخروٹ گنبد پر ہے

نسل و بنیاد اینان منقطع کردن اولیتر است که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه

نسل اور بنیاد انکی قطع کرنا بہتر زیادہ ہے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری کو چھوڑنا اور سانپ کو مارنا اور بچہ

نگاه داشتن کار خردمندان نیست قطعه ابر اگر آب زندگی بارد هرگز از شاخ بید بر نخوری

نگاہ رکھنا کام دانایون کا نہین ہے بدلی اگر آب حیات برساوے ہرگز شاخ بید سے پھل نکھاوے تو

با فرومایه روزگار مبر کز نی بوریا شکر نخوری وزیر این سخن بشنید طوعاً

ساتھ کمترین کے اوقات ضائع نکر کہ نرکل بوریا کے سے شکر نکھا دیگا تو وزیر نے یہ بات سنی اور اپنی خوشی سے

و کرها بپسندید و بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچه خداوند دام ملکه فرمود عین حقیقت است

اور کراہت کے پسند کیا اور اوپر خوبی عقل بادشاہ کے ثنا پڑہی اور کہا جو کچھ صاحب ہمیشہ رہو ملک اسکا

اگر در صحبت آن بدان تربیت یافتی طبیعت ایشان گرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده

کہ اگر بیچ صحبت اون بدون کے تربیت پاتا سرشت اونکی پکڑتا اور ایک اونہون سے ہوتا لیکن بندہ

امیدوار است که در صحبت صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد که هنوز طفلست

امیدوار ہے کہ بیچ صحبت نیک بختون کے پرورش قبول کرے اور خو دانایون کی لیوے کہ ابتک لڑکا ہے

و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد او متمکن نشده و در حدیث است کل مولود یولد علی الفطرة فابواه

اور خو سرکشی اور دشمنی اوس قوم کی بیچ اصل اوسکی کے ٹھکانا نہین پکڑا ہے اور حدیث مین آیا ہے ہر ایک پیدا کیا ہوا پیدا ہوتا ہے اوپر طور پیدایش کے پھر ماں باپ اوسکے

یهودانه او ینصرانه او یمجسانه قطعه با بدان یار گشت همسر لوط

یہودی کرتے ہین اوسکو یا نصرانی اور یا مجوسی کرتے ہین اوسکو ساتھ بدون کے موافق ہوئی جورو لوط پیغمبر کی

خاندان نبوتش گم شد سگ اصحاب کهف روزی چند پی نیکان گرفت و مردم شد

گھرانا پیغمبری اوسکا ضائع ہوا کتا اصحاب کہف کا چند روز پیچھا نیکون کا لیا آدمی ہوا

تا ملک از سر آن در گذشت و گفت بخشیدم اگر چه مصلحت ندیدم

تو بادشاہ سر آزار اوسکے سے گذرا اور کہا بخشا مینے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی مینے

رباعی دانی که چه گفت زال با رستم گرد دشمن نتوان حقیر و

جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے کہ نہیں دشمن کو نہ سیکھیے دبلا اور بیچارہ

بیچاره شمرد دیدیم بسی که آب سرچشمه خرد چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد

گننا دیکھا ہمنے بہت کہ پانی سرچشمہ چھوٹا کا جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ لے گیا

فی الجمله پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیتش نصب

حاصل کلام لڑکے کو ساتھ ناز و نعمت کی پرورش کیا اور استاد ادب دینے والا کو واسطے سکھلانے اوسکو مقرر

کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند

کیا تو خوبی بات پوچھنے کی اور پھیرنا جواب کا اور آداب خدمتگاروں بادشاہوں کا اوسکو سکھلائے

و در نظر همگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمه میگفت

اور بیچ نظر سبھوں کے پسند آیا ایکبار وزیر عادتوں اوسکی سے بیچ درگاہ بادشاہ کے تھوڑی سی کو کہتا تھا

که تربیت عاقلان درو اثر کرده است و جهل قدیم از جبلتش بدر برده ملک را از این

کہ تربیت دانایوں کی نے بیچ اوسکے اثر کیا ہے اور نادانی قدیم کو خلقت اوسکی سے باہر لیگئی بادشاہ کو

سخن تبسم آمد و گفت **بیت** عاقبت گرگ زاده گرگ شود گرچه با آدمی

اس بات سے ہنسی آئی اور کہا آخر کو بھیڑیے کا جنا بھیڑیا ہوتا ہے اگرچہ ساتھ آدمی کے

بزرگ شود دو سال بر این بر آمد طائفه اوباش محلت در وی پیوستند و عقد

بزرگ ہوتا ہے برس دو اوپر اسکے بر آئے گروہ شہدوں محلے کا ساتھ اوسکے ملی اور گرہ

موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و هر دو پسرش را بکشت و نعمت

ساتھ ویسے کے باندھی تو بوقت فرصت کے وزیر کو اور دونوں بیٹوں اوسکے کو مارا اور دولت

بیقیاس برداشت و در مغاره دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد

بہت اوٹھائی اور بیچ غار چوروں کے بجاے باپ کے بیٹھا اور نافرمانی اختیار کیا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعه شمشیر نیک از آهن بد چون کند کسی

بادشاہ نے ہاتھ افسوس کرنیکا بیچ دانتوں کے لیا اور کہا تلوار اچھی لوہے بُرے سے کیونکر بناوے کوئی

ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس + باران که در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ

نااہل ساتھ تربیت کے نہ ہووے اے حکیم لائق والا مینہ کہ بیچ پاکیزگی طبیعت اسکی کے خلاف نہیں ہے بیچ باغ کے

لاله روید و در شوره بوم خس قطعه زمین شوره سنبل بر نیارد + در و تخم عمل ضایع مگردان

لالہ جمتا ہے اور بیچ کھاری زمین کے گھانس پھوس زمین کھاری سنبل کو نہیں اگاتی ہے بیچ اسکے بیج کام کا مت ضایع کر

نکوئی با بدان کردن چنانست + که بد کردن بجای نیکمردان حکایت

نیکی ساتھ بُروں کے کرنا ایسا ہے کہ بدی کرنا بیچ جگہ نیک مردوں کے

سرهنگ زاده را دیدم بر در سرای اغلمش که عقل و کیاست و فهم و فراست

ایک پیادے کے لڑکے کو دیکھا میں نے اوپر دروازے سرای اغلمش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی

زائدالوصف داشت هم از عهد خردی آثار بزرگی در ناصیه او پیدا و بالای

زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اوسکی کے ظاہر اور اوپر

سرش ز هوشمندی + میتافت ستاره بلندی + فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد

سر اوسکے سے ہوشمندی کی چمکتا تھا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے

که جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفته اند توانگری بهنرست نه بمال

کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانایوں نے کہا ہے تونگری بسبب ہنر کے ہے نہ بسبب مال کے

و بزرگی بعقلست نه بسال ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند

اور بزرگی ساتھ عقل کے ہے نہ ساتھ برس کے بھائی بند اوسکے اوپر منصب اوسکے کے حسد لیگئے اور ساتھ ایک خیانت کے تہمت دی

و در کشتن او سعی بی فایده نمودند دشمن چه زند چو مهربان باشد دوست + ملک پرسید

اور بیچ مارنے اوسکے کی سعی بے فائدہ کی دشمن کیا کرے جو مہربان ہووے دوست بادشاہ نے پوچھا

که موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایه دولت خداوندی دام ملکه

کہ سبب دشمنی انکی کا اوپر حق تیرے کے کیا ہے کہا بیچ سایہ دولت صاحب کے ہمیشہ رہے بادشاہی

همگنانرا راضی کردم مگر حسودان که راضی نمیشوند الا بزوال نعمت من بیت

سبھون کو میں نے راضی کیا اپنی ساتھ بخشش کے دشمن کہ راضی نہیں ہوتے ہیں مگر ساتھ دور ہونے نعمت میری کے اور ساتھ

خداوند باد قطعه توانم آنکه نیازارم اندرون کسی + حسودرا چکنم کو ز خود برنج در است

صاحب کے ہو نعمت میری سکتا ہوں میں یہ کہ نہ آزردہ کروں دل کسیکا دشمن کو کیا کروں کہ وہ آپ سے بیچ رنج کے ہے

بمیر تا برهی ای حسود کین رنجیست + که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست قطعه شوربختان

تو مر جا تا کہ چھوٹے تو اے دشمن کہ یہ وہ رنج ہے کہ رنج اوسکے سے سوای ساتھ موت کے نہیں چھوٹ سکتا بدبخت

بآرزو خواهند مقبلانرا زوال نعمت و جاه + گر نبیند بروز شپره چشم + چشمهٔ آفتابرا چه گناه

ساتھ آرزو کے چاہتے ہیں صاحب اقبالوں کے دور ہونا دولت اور مرتبہ کا اگر نہ دیکھے بیچ دن کی آنکھ چمگادڑ کی چشمہ آفتاب کا کیا گناہ

راست خواهی هزار چشم چنان + کور بهتر که آفتاب سیاه حکایت یکی از ملوک عجم حکایت

سچ چاہے تو ہزار آنکھیں ایسی اندھی بہتر نہ آفتاب سیاہ ایک کو بادشاہان عجم سے نقل

کنند که دست تطاول بمال رعیت دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز تا بجایی که خلق از مکاید فعلش

کرتے ہیں کہ ہاتھ ظلم کا اوپر مال رعیت کے دراز کیا تھا اور ظلم اور ایذا دینا آغاز کیا اس حد تک کہ خلق مکروں ظلم اوسکے سے

بجهان برفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان

پراگندہ ہوئی اور رنج ظلم اوسکے سے راہ مسافرت کی پکڑی جب رعیت کم ہوئی محصول بادشاہت نے نقصان

پذیرفت و خزانه تهی ماند و دشمنان طمع کردند و زور آوردند قطعه هر که فریادرس روز مصیبت خواهد

قبول کیا اور خزانہ خالی رہا اور دشمنوں نے طمع کی اور غلبہ لائے جو کوئی فریادرس روز مصیبت کا چاہے

گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش + بنده حلقه بگوش ار ننوازی برود + لطف کن لطف که بیگانه شود

کہہ بیچ زمانہ سلامتی کے ساتھ جوانمردی کی کوشش کر بندہ فرمانبردار کو اگر تو سرفراز نہ کرے تو جاوے مہربانی کر مہربانی کہ بیگانہ ہووے

حلقه بگوش باری در مجلس او کتاب شاهنامه همی خواندند در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون وزیر ملک

ایکبار بیچ مجلس اوسکی کتاب شاہنامہ پڑھتے تھے بیچ دور ہونے سلطنت ضحاک اور زمانہ فریدون کے وزیر نے

پرسید که هیچ توان دانستن که فریدون که گنج و ملک و حشم نداشت چگونه برو مملکت مقرر شد گفت چنانکه

پوچھا کہ کیا سکتے ہیں جاننا کہ فریدون کہ گنج اور ملک اور حشم نہ تہا کیونکر اوسپر بادشاہت مقرر ہوئی

شنیدم خلقی بر وی بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون

سنا تونے ایک خلق اوسکے سبب سے [illegible] جمع آئی اور مدد کی پادشاہی پائی کہا اے بادشاہ جو

گرد آمدن خلقی موجب پادشاهیست تو خلق را چرا پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری

جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہے تو خلق کو کس لیے پریشان کرتا ہے شاید خیال بادشاہی کرنیکا

همان به که لشکر بجان پروری که سلطان بلشکر کند سروری ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه

وہ بہتر ہے کہ لشکر برابر جان کے پرورش کرے [illegible] بادشاہ نے کہا سبب جمع آنے سپاہ

و رعیت و لشکر چه باشد گفت پادشاه را کرم باید تا بر او گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند و ترا این

اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا بادشاہ کو کرم چاہیے تو ساتھ اوسکے جمع ہوئیں اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اوسکی کے [illegible]

هر دو نیست مثنوی

نکند جور پیشه سلطانی — که نیاید ز گرگ چوپانی

وہ نہیں کرتا ظلم پیشہ بادشاہی — کہ نہیں آتی ہے بھیڑیے سے چرواہی

پادشاهی که طرح ظلم فکند — پای دیوار ملک خویش بکند

جس بادشاہ نے بنیاد ظلم کی ڈالا — جڑ دیوار ملک اپنی کی کھودی

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد روی ازین سخن درهم کشید و بزندان فرستاد بسی بر نیامد که بنی عمان سلطان

بادشاہ کو نصیحت وزیر [illegible] مخالف طبع آئی اور منہ اس بات سے درہم لایا اور قیدخانہ میں بھیجا بہت دن نہ گذرے کہ بیٹے چچا کے بادشاہ کے

بمنازعت خاستند و بمقابلت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومی که از دست تطاول او بجان

[illegible] لشکر [illegible] اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھ ظلم اوسکے سے عاجز

آمده بودند و پریشان شده بریشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان

[illegible] پریشان ہوئے اور پر اونکے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اوسکے سے باہر گیا اور اوپر اونہوں کے

مقرر شد مثنوی پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیردست — دوستدارش روز سختی دشمن زورآور است

[illegible] وہ بادشاہ جو روا رکھے ظلم اوپر زیردست کے — دوستدار اوسکا دن سختی کے دشمن زبردست ہے

با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین — زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکرست

ساتھ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن سے بیخوف بیٹھ — اس لیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت لشکر ہے

فرد غم زیردستان بخور زینهار ۔ بترس از زبردستی روزگار حکایت

غم زیردستون کا کہا خواہ مخواہ ۔ ڈر زبردستی زمانے کے سے

پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنت

ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا تھا ۔ اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا اور محنت

کشتی نیازمودہ گریہ و زاری درنہاد و لرزہ بر اندامش افتاد و ملک را عیش ازو

ناو کی نہیں آزمائی تھی ۔ رونا اور دھونا شروع کیا اور لرزہ اوس کے بدن پر پڑا ۔ بادشاہ کو خوشی اوس کے سبب سے

منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نہ بندد و چارہ ندانستند حکیمی

مکدر ہوئی ۔ کہ طبیعت نازک بادشاہوں کی بوجہ اوٹھانا ایسی باتوں کا صورت نہیں باندھتا اور علاج نہ جانا ایک حکیم

دران کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقی خاموش گردانم

بیچ اوس کشتی کے تھا ۔ بادشاہ کو کہا ۔ اگر فرمان دیوے تو میں اوس کو بیچ ایک حکمت سے چپ کرون میں

گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت

کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی ۔ فرمایا ۔ تو غلام کو بیچ دریا کے پھینک دیا ۔ چند بار

غوطہ خورد ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان

غوطے کھائے بعد اوس کے بال اوس کے پکڑے اور سامنے کشتی کے لائے ساتھ دونوں ہاتھ کے بیچ دنبال

کشتی آویخت چون برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید

کشتی کے لٹکا ۔ جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا ۔ بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا

کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت

کہ حکمت کیا تھی ۔ کہا پہلے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی ۔ اور قدر سلامتی ناو کا

نمیدانست ہمچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید قطعہ ای سیر ترا

نہیں جانتا تھا اور اسی طرح قدر سلامتی کا وہ شخص جانتا ہے کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار آتا ہو ۔ اے سیر

نان جوین خوش ننماید معشوق منست آنکہ بنزدیک تو زشت است

روٹی جو کی اچھی نہیں دکھلائی دیتی ۔ معشوق میرا ہے وہ کہ نزدیک تیرے برا ہے

را دوزخ بود اعراف ❀ از دوزخیان پرس که اعراف بهشت است فرق است

کو دوزخ ہے اعراف　دوزخ والون سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہی　فرق ہے

میان آنکه یارش در بر ❀ با آنکه دو چشم انتظارش بر در حکایت یکی از ملوک عجم

درمیان اوس شخص کے کہ یار اوسکا بیچ بغل کے　اور اوس شخص کے کہ دونون آنکھ انتظار یار کی اوسکے دروازہ پر　ایک بادشاہ عجم

رنجور بود در حالت پیری و امید زندگانی قطع کرده که سواری از در درآمد و بشارت

بیمار تھا بیچ حالت بڑھاپے کے اور امید زندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دروازے سے آیا اور خوشخبری

داد که فلان قلعه را بدولت خداوند بگشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاه و رعیت

دی کہ فلانے قلعے کو ساتھ اقبال صاحب کے فتح کیا ہمنے　اور دشمن قید آئے　اور سپاہ اور رعیت

آنطرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرد برآورد و گفت این مژده مرا نیست

اوس طرف کی سب اطاعت کرنیوالی حکم کی ہوئی　بادشاہ ایک سانس ٹھنڈی بھر لایا اور کہا یہ خوشخبری مجھکو نہین ہے

دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت قطعه بدین امید بسر شد دریغ عمر عزیز ❀ که آنچه

بلکہ دشمنون میری کو ہے یعنی وارثون بادشاہی کو　بیچ اس امید کے آخر ہوئی افسوس عمر عزیز　کہ جو چیز بیچ

دلم است از درم فراز آید ❀ امید بسته برآمد ولی چه فایده زانکه ❀ امید نیست که عمر گذشته

دل میری کے ہے دروازے میرے سے آوے　امید بندھی ہوئی بر آئی ولیکن کیا فائدہ اوس سبب سے کہ امید نہین ہے کہ عمر گذری ہوئی

باز آید قطعه کوس رحلت بکوفت دست اجل ❀ ای دو چشمم وداع سر بکنید ❀ ای کف دست و

پھر آوے　نقارہ کوچ کا بجایا ہاتھ موت کے نے　اے دونون آنکھیں میری رخصت سر کو کرو　اے ہتھیلی ہاتھ کی

ساعد و بازو ❀ همه تودیع یکدگر بکنید ❀ بر من اوفتاده دشمن کام ❀ آخر ای دوستان گذر

اور کلائی اور بازو　سب رخصت ہو آپس مین کرو　اوپر مجھ عاجز دشمن کام کے　آخر اے دوستو گذر

بکنید ❀ روزگارم بشد بنادانی ❀ من نکردم شما حذر بکنید حکایت هرمز را گفتند

کرو　زمانہ میرا گیا ساتھ نادانی کے　مین نہ کیا تم پرہیز کرو　ہرمز کو کہا گیا

از وزیران پدر چه خطا دیدی که بند فرمودی گفت گناهی معلوم نکردم ولیکن یقین

وزیرون باپ سے کیا گناہ دیکھا تو نے کہ قید فرمایا تو نے　کہا کوئی گناہ دریافت نہ کیا مین لیکن ساتھ یقین کے

۱۰

دانستم که مهابت من در دل ایشان بیکر نشست و بر عهد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم

جانا مینے کہ دہشت میری دل مین ان کے بہت ہے اور اوپر قول میرے کے تکیہ تمام نہین رکھتے ہین

که از بیم گزند خویش آهنگ هلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم که گفته اند قطعه

کہ دہشت آزار اپنے سے قصد ہلاک کرنے میرے کا کرین پس قول حکیمونکو عمل کیا مینے کہ کہا ہے

از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم ‌ وگر با چنو صد بر آئی بجنگ ۔ از آن مار بر پای راعی زند

اوس شخص سے کہ تجھسے ڈرے ڈر اے حکیم اور گر ساتھ اوس ایسے کے غالب آوے تو لڑائی مین اوس سبب سے

که ترسد سرش را بکوبد بسنگ ۔ نبینی که چون گربه عاجز شود ‌ بر آرد بچنگال چشم پلنگ

کہ ڈرتا ہے سر اوسکو کچلے ساتھ پتھر کے نہین دیکھتا ہے تو کہ جب بلی عاجز ہوتی ہے نکالتی ہے ساتھ پنجہ کے آنکھ چیتے کی

حکایت

بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام معتکف بودم در جامع دمشق که یکی

اوپر سرہانے قبر یحیی پیغمبر علیہ السلام کے گوشہ بیٹھنے والا تھا مین بیچ مسجد دمشق کے کہ ایک

از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود در آمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست فرد

پادشاہون عرب سے کہ ساتھ بے انصافی کے نسبت کیا گیا تھا آیا اور نماز اور دعا کی اور حاجت چاہی

درویش و غنی بندهٔ این خاک درند ۔ آنانکه غنی ترند محتاج ترند ۔ انگاه مرا گفت از انجا که

فقیر اور دولتمند بندے ہین اس خاک در کے ہین اور وہ لوگ کہ دولتمند زیادہ ہین محتاج زیادہ ہین اوسوقت مجہکو کہا اسلیے

همت درویشانست و صدق معامله ایشان خاطری همراه من کنید که از دشمنی صعب

کہ ہمت فقیرون کی ہے اور سچا معاملہ انکا ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ ایک دشمن سخت سے

اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نبینی نظم ببازوان توانا

اندیشہ کرنیوالا ہون کہا مینے اوسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھیگا ساتھ بازو توانا کے

و قوت سر دست ‌ خطاست پنجه مسکین ناتوان بشکست ۔ نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید

اور قوت پنجے کی خطا ہے پنجہ غریب اور ناتوان کا توڑنا کیون نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوپر گرے ہوؤن کے رحم نہین کرتا

که گر ز پای در آید کسش نگیرد دست ۔ هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت ۔ دماغ بیهده پخت

کہ اگر پاؤن سے گرے کوئی اوسکا ہاتھ نہ پکڑیگا جس شخص نے کہ بیج بدی کا بویا اور امید نیکی کی رکھی دماغ بیہودہ پکایا

و خیال محال بست + ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده + وگر تو می‌ندهی داد روز دادی هست +

اور خیال جو تھا باندھا — کان سے روئی باہر لا اور فریاد خلق کو دے اور جو تو نہیں دیتا ہے فریاد ایک روز فریاد کا ہے

مثنوی بنی آدم اعضای یکدیگرند + که در آفرینش ز یک گوهرند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوها را

بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤں ایک دوسرے کے ہیں کس لیے کہ بیچ پیدائش کی ایک اصل سے ہیں جب ایک عضو کو درد پہنچاوے زمانہ [illegible]

نماند قرار + تو کز محنت دیگران بی‌غمی + نشاید که نامت نهند آدمی + حکایت درویشی

[illegible] ایک فقیر

مستجاب الدعوة در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری

قبول کیا گیا [illegible] حجاج یوسف کو خبر کی بلایا اوسکو اور کہا دعای خیر

بر من بکن گفت خدایا جانش بستان گفت از بهر خدا این چه دعاست گفت این دعای خیر

[illegible] کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہے کہا یہ دعای خیر ہے

است ترا و جمله مسلمانان را + ای زبردست زیردست آزار + گرم تا کی بماند این بازار + به چه کار

[illegible]

آیدت جهانداری + مردنت به که مردم آزاری + حکایت یکی از ملوک بی‌انصاف پارسا

[illegible] ایک بادشاہ بے انصاف نے [illegible]

را پرسید که از عبادتها کدام فاضلتر است گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یک نفس خلق را نیازاری

[illegible]

ظالمی را خفته دیدم نیمروز + گفتم این فتنه است خوابش برده به + وانکه خوابش

[illegible]

بهتر از بیداری است + آنچنان بد زندگانی مرده به + حکایت یکی از ملوک را شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود و

[illegible]

در پایان مستی همی گفت + ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست

[illegible]

درویشی برهنه بسر ما برون خفته بود گفت بیت ای که با اقبال تو در عالم نیست

ایک فقیر ننگا جاڑے میں باہر سوتا تھا کہا ای وہ کہ اقبال تیرے سے بیچ عالم کے نہیں ہے

گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست ملک را خوش آمد صره هزار دینار از روزن بیرون

قبول کیا میں نے کہ غم تجھ کو نہیں ہے غم ہمارا بھی نہیں ہے بادشاہ کو خوش آئی بات اور تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے باہر کی

کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت دامن از کجا آرم که جامه ندارم ملک را

کہا دامن پکڑ اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں میں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو

بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش او فرستاد

اوپر ضعف حال اوس کے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اس کے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے بھیجا

درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بیت

فقیر نے اوس نقد و جنس کو تھوڑی مدت میں کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

قرار بر کف آزادگان نگیرد مال نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

قرار اوپر ہاتھ آزادوں کے نہیں پکڑتا ہے مال نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے

در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی ازو درهم کشید

بیچ اوس حالت کے کہ بادشاہ کو پروا اوس کی نہ تھی حال کہا گیا خفا ہوا اور منہ اوس سے پھیرا

گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان بر حذر باید بودن که غالب

کہا ہے صاحبان دانائی اور خبرداری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہوں سے حذر چاہیے کہ اکثر ہمت

همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکند مثنوی

اور نگہداشت بڑے کاموں بادشاہی کے ساتھ متعلق ہوتی ہے اور بھیڑ عوام کی نہیں سہتی

حرامش بود نعمت پادشاه که هنگام فرصت ندارد نگاه مجال سخن تا نبینی ز پیش

حرام ہے اس کو نعمت بادشاہ کی کہ وقت فرصت کا نہیں رکھتا نگاہ جب تک کہ موقع بات کا نہ دیکھے

به بیهوده گفتن مبر قدر خویش گفت این گدای شوخ مبذر را که چندین نعمت بچندین

بیہودہ کہنے سے مت لے جا قدر اپنی بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت

مدت برآید بخت اندیشید که خزینه بیت المال لقمه مساکین است نه طعمه اخوان الشیاطین بیت

مدت مین ضائع کی نکالو کہ خزینہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا ہے نہ کھانا ہے بہائیون شیطانون کا

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد — زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

جو احمق کہ روز روشن کو شمع کافوری رکھے — جلدی دیکھے گا تو کہ اوسکو رات کو تیل نہوگا بیچ چراغ کے

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسانرا وجه کفاف

ایک نے وزیرون نصیحت کرنیوالون سے کہا اے صاحب مصلحت یہہ دیکھتا ہون مین کہ ایسے آدمیون کو وجہ وظیفہ کی

بتفاریق مجری دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب

تھوڑی تھوڑی جاری رکھین تو بیچ خرچ کے فضول خرچی نکرین لیکن جو کچھ فرمایا تو نے جھڑکی اور منع کرنیکو مناسب

ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار کردن و باز بنومیدی خسته کردن

صاحب ہمت کی نہین ہے ایک کو ساتھ مہربانی کے امیدوار کرنا اور پہر ساتھ نومیدی کے پریشان کرنا

قطعه

بروی خود در طماع باز نتوان کرد — چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

اوپر منہ اپنے کے دروازہ طمع کرنیوالے کا کہولنا نہ کرنا — جو کہلا ساتھ سختی کے بند نہ سکے کرنا

قطعه

کس نبیند که تشنگان حجاز — بر لب آب شور گرد آیند — هر کجا چشمه بود شیرین

کوئی نہ دیکھے کہ پیاسے حجاز کے — اوپر کنارے پانی کھاری کے جمع آوین — جس جگہ چشمہ ہووے میٹھا

مردم و مرغ و مور گرد آیند

آدمی اور چڑیان اور چیونٹیان جمع آوین

حکایت

یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت سستی

ایک بادشاہون اگلون سے بیچ نگاہ رکھنے بادشاہی کے سستی

کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نهاد همه پشت بدادند

کرتا اور لشکر کو سختی سے رکھتا ناچار ایک دشمن زبردست نے منہ دکہلایا سبھی نے پشت دی

مثنوی

چو دارند گنج از سپاهی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بتیغ

جب رکہین خزانہ کو سپاہی سے افسوس — افسوس آوے اوسکو ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے

چه مردی کند در صف کارزار — که دستش تهی باشد و کار زار

کیا مردانگی کرے بیچ صف لڑائی کے — کہ ہاتھ اوسکا خالی ہووے اور کام ضعیف

یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم

ایک کو اونہون سے کہ بیوفائی کی ساتھ میرے دوستی تھی ملامت کی

گفتم دونیست و بی سپاسی سفلهٔ ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم

اور کہا میں نے کہ کمینہ پن ہے اور بی شکری ہے اور کمینہ ناحق پہچاننے والا کہ تھوڑی تباہی حال کے صاحب قدیم

برگردد و حق نعمت سالیان درنوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که

پھرے اور حق دولت برسوں کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معاف رکھو تو لائق ہو کہ

اسپم بی جو بود و نمد زینم بگرو و سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی

گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمد زین میرا گرو تھی پادشاہ کہ ساتھ زر کے سپاہی سے بخیلی کرے ساتھ اوسکے سر جوانمردی

نتوان کرد **فرد** زر بده مرد سپاهی را تا سر بدهد + وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم **حکایت**

نہیں کر سکتا زر دے مرد سپاہی کو تو سر دے اور جو زر اوسکو نہ دیگا تو سر رکھیگا وہ بیچ عالم کے

یکی از وزرا معزول شد بحلقهٔ درویشان درآمد برکت صحبت ایشان در وی سرایت کرد

ایک وزیر معزول ہو کر وزارت سے وہ بیچ حلقہ فقیروں کے آیا اور برکت صحبت اونکی نے بیچ اوسکے تاثیر کی

و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر باو دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

اور خاطر جمع اوسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے پھر ساتھ اوسکے دل خوش کیا اور کار وزارت کا فرمایا قبول اوسکو نہ آیا

معزولی به که مشغولی **رباعی** آنانکه بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دهان مردم

تغیر ہونا بہتر کہ مشغول ہونا وہ لوگ کہ گوشہ سلامت میں بیٹھے دانت کتوں کے اور منہ آدمیوں کا بند کیا

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند + وز دست و زبان حرفگیران رستند + ملک گفت هر آینه ما را

کاغذ پھاڑا اور قلم توڑا ہاتھ اور زبان عیب گیروں کے سے چھوٹے بادشاہ نے کہا تحقیق ہمکو

خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها

ایک عقلمند کافی چاہیے کہ وہ لائق تدبیر بادشاہی کے ہو کہا اوس نے نشان صاحب عقل کفایت کا یہ ہے کہ ایسے کاموں میں

تن در ندهد **فرد** همای بر همه مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و جانور نیازارد

راضی نہ ہو ہما اوپر تمام پرندوں کے اس سبب سے بزرگی رکھتا ہے کہ ہڈی کھاتا ہے اور جانور کو نہیں ستاتا ہے

حکایت سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد

سیاہ گوش کو کہا کہ تجکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی

[illegible]

گفت تا فضلهٔ صید بیش نخورم و از قهر دشمنان در پناه صدقهٔ تو زندگانی نکنم گفتند

کہا جو جھوٹا شکار اوسکے کا کھاتا ہوں میں اور بیری دشمنوں کے بیچ پناہ دو دینے اوسکی کے زندگانی نہیں کرتا

اکنون که بظل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیایی تا بحلقهٔ

ابکہ بیچ سایہ حمایت اوسکی کے آیا تو اور بیچ شکر نعمت اوسکی کے اقرار کیا تو کس لیے نزدیکتر نہیں آتا ہے تو کہ

خاصانت در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش وی همچنان ایمن نیستم قطعه

خاصوں میں تجکو لاوے اور بندوں اخلاص مند وں میں گنے کہا سطوت اوسکے سے اب بھی بے خوف نہیں ہوں میں

اگر صد سال گبر آتش فروزد • اگر یکدم درو افتد بسوزد • افتد که ندیم حضرت سلطان را

زر بیاید و باشد که سر برود و حکما گفته‌اند از تلون طبع پادشاهان بر حذر باید بودن که وقتی بسلامی

برنجند و دیگر وقت بدشنامی خلعت دهند و گفته‌اند ظرافت بسیار کردن هنر ندیمانست و عیب حکیمان قطعه

تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار • بازی و ظرافت بندیمان بگذار • حکایت یکی از

رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت

بار فاقه نمی آرم و بارها در دلم آمد که باقلیمی دیگر نقل کنم تا

در هر آن صورت که زندگانی کرده شود کسی را بر

نیک و بد من اطلاع نباشد بیت بس گرسنه خفت و کس ندانست که کیست • بس جان

بلب آمد که برو کس نگریست • باز از شماتت اعدا براندیشم که بطعنه در قفای من بخندند

وسعی مرادِ حقِ عیال بعدم مروت حمل کنند و گویند **قطعه** مبین آن بی‌حمیت را که هرگز

اور دوا دوش میں ... حق جو ... کرتے ہیں ... دیکھا ... کہ ہرگز

نخواهد دید روی نیکبختی که آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد به سختی

نہ دیکھی گا منہ نیک بختی کا کہ ... آرام قبول کرتا ہے ... جورو اور لڑکے ... سختی میں

و درین علم محاسبت چنانکه معلومست چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که موجب

اور بیچ اس علم حساب کے جیسا کہ معلوم ہی ... جانتا ہوں اگر بسبب مرتبہ تمہارا ... ایک خدمت مقرر ہو وے

جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاه ای

جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمہ شکر اوسکے سے باہر آنا سکوں میں کہا میں کام بادشاہ کا اے

برادر دو طرف دارد امید و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد

بھائی دو طرف رکھتا ہی امید ہی اور دہشت یعنی امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف رای عقلمندوں کی ہو وے

بدان امید متعرض این بیم شدن **قطعه** کس نیاید بخانه درویش که خراج زمین

اوس امید کو ... اس دہشت کا ہونا کوئی نہیں آتا ... گھر فقیر کے کہ محصول زمین

و باغ بده + یا بتشویش و غصه راضی شو + یا جگربند پیش زاغ بنه + گفت این

اور باغ کا دے یا بیچ ... اور غصے کے راضی ہو یا کلیجا آگے کوے کے رکھ کہا یہ

موافق حال من نگفتی و جواب سؤال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد پشتش از حساب

موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو نہیں سنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری کرے ... اوسکا ...

بلرزد **فرد** راستی موجب رضای خداست کس ندیدم که گم شد از ره راست

... سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکھا میں نے کہ گم ہوا ہو راہ سیدھی سے

حکما گویند چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز

... چار شخص ... چار شخص سے ... بادشاہ سے اور چور نگہبان سے ...

و روسپی از محتسب اما آنرا که حساب پاکست از محاسب چه باک **قطعه** مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی

... فراخ روی ... تا ...

گر روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ   تو پاک باش و مدار ای برادر از کس باک

کہ وقت حساب دینے کے ہووے قدرت دشمن کی تنگ   تو پاک رہ مت رکھ اے بھائی کسی سے خوف

زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ • گفتم حکایت روباهی مناسب حال تست که دیدندش

مارتے ہیں کپڑے ناپاک کو دھوبی او پر پتھر کے   کہا میں نے حکایت ایک لومڑی کی مناسب حال تیرے کی ہے کہ دیکھا اسکو

گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان کسی گفتش چه آفت است که موجب چندین مخافت است گفتا شنیده‌ام

افتان و خیزان   اور بھاگتے ہوئے کسی نے کہا اوسکو کیا آفت ہے کہ سبب اتنے خوف کا ہے کہا سنا ہے میں نے

[illegible] کہ شتر را

بسخره میگیرند گفت ای سفیه با شتر چه مناسبت داری و ترا با او چه مشابهت گفت خاموش که اگر حسودان

بیگار پکڑتے ہیں کہا اے نادان شتر کو تجھ سے کیا مناسبت ہے اور اوسکے ساتھ تیری کیا شباہت ہے کہا چپ رہ

بغرض گویند که این شتر است و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد که تفتیش حال من کند و تا

حاسد دشمنی سے کہیں کہ یہ شتر ہے اور پکڑا جاؤں کسکو غم خلاص کرنے میرے کا ہے کہ کھوج حال میرے کا کرے اور جب تک

تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده بود ترا همچنین فضلست و دیانت و تقوی و امانت

زہر مہرہ اصفہان سے لایا جاوے سانپ کا کاٹا ہوا مر جائے تجھکو ویسی ہی بزرگی ہے اور دیانت اور پرہیزگاری

ولیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشه نشین اگر آنچه حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند

لیکن بدگو لوگ گھات میں ہیں اور دعویدار گوشہ نشین اگر جو کچھ کہ خصلت تیری کی ہے برخلاف اسکے بیان کریں

و در معرض خطاب پادشاه افتی در آن حالت کرا مجال مقالت باشد پس مصلحت آن بینم که ملک

اور سامنے عتاب بادشاہ کے تو پڑے اوس حالت میں کسکو قدرت بات کہنے کی ہو پس مصلحت دیکھتا ہوں کہ ملک

قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گویی فرد • بدریا در منافع بیشمار است • اگر خواهی سلامت

قناعت کو نگہبانی کرے تو اور چھوڑنا ریاست کا کہے تو   دریا میں نفع بہت ہے   اگر چاہتا ہے تو سلامت

بر کنار است • رفیق این سخن بشنید و بهم برآمد و روی از حکایت من درهم کشید و سخنها

کنارے پر ہے   یار نے یہ بات سنی اور خفا ہوا اور منہ حکایت میری سے پھیر لیا اور باتیں

رنجش آمیز گفتن گرفت کاین چه عقل و کفایت است و فهم و درایت قول حکما درست آمد

[illegible]

۱۷ رفع بمعنی ارتفاع و زوال
[illegible]

۱۰ [illegible]

که گفته‌اند دوستان زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند قطعه

دوست مشمار آنکه در نعمت زند + لاف یاری و برادرخواندگی + دوست آن دانم که گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض میشنود بنزدیک صاحبدیوان

رفتم بسابقهٔ معرفتیکه در میان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم

تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین برآمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش پسندیدند کار

از آن درگذشت و بمرتبه بالاتر از آن متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت

برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم فرد

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار + که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکیست شعر

الا لا یجارنّ اخو البلیّة + فللرحمن الطاف خفیّة فرد منشین ترش از گردش ایام

که صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد در آن قربت مرا با طایفهٔ یاران اتفاق سفر افتاد چون

از زیارت مکه بازآمدم دو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان

گفت آنچنانکه تو گفتی طائفهٔ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکه در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کردند

قطعه

نبینی که پیش خداوند جاه
ستایش کنان دست بر بر نهند
اگر روزگارش درآرد ز پای
همه عالمش پای بر سر نهند

فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار شدم تا درین هفته که مژدهٔ سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص کرد گفتم آن نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاهان چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری

فرد

یا زر بهر دو دست کند خواجه در کنار
یا موج روزی افکندش مرده بر کنار

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درونش بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن بدین کلمه اختصار کردم

قطعه

ندانستی که بینی بند بر پای
چو در گوشت نیامد پند مردم
دگر ره گر نداری طاقت نیش
مکن انگشت در سوراخ کژدم

حکایت

تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاهر ایشان

بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان حق این طایفه حسن ظن بلیغ بود و ادراری معین

کرده یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار ایشان

ایشان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص کنم آهنگ خدمتش کردم

دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند قطعه

در میر و وزیر و سلطان را ✦ بی وسیلت مگرد پیرامن ✦ سگ و دربان چو یافتند غریب

این گریبانش گیرد آن دامن ✦ چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند

باکرام در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد

بگذار که بنده کمینم ✦ تا در صف بندگان نشینم ✦ گفت الله الله چه جای این سخن است فرد

گر بر سر و چشم ما نشینی ✦ بارت بکشم که نازنینی ✦ فی الجمله بنشستم و از هر دری سخن پیوستم تا حدیث

زلت یاران در میان آمد و گفتم قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام

که بنده در نظر خویش خوار میدارد ✦ خدای راست مسلم بزرگواری و حکم

برقرار میدارد • حاکم این سخن را عظیم بپسندید و اسباب معاش یاران فرمود تا از سر قاعدهٔ
جو قرار رکھتا ہو • حاکم نے اس بات کو بہت پسند کیا اور اسباب زندگی کرنے یاروں کا فرمایا تو بہوا دوپر قاعدے
ماضی مهیا دارند و مؤونت ایام تعطیل وفا کنند • شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم
گذرے ہوے کو موجود رکھیں اور رنج بیروزگاری کے دنوں کا بجا لاویں اور میں نے شکر نعمت کا کیا اور زمین خدمت کی چومی
و عذر جسارت بخواستم و گفتم **قطعه** چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید • روند خلق بدیدارش از بسی
اور عذر دلیری کا چاہا اور کہا میں نے جو کعبہ معظم قبلہ حاجت کا ہوا شہروں دور سے جاتی ہیں لوگ دیدار
فرسنگ • ترا تحمل امثال ما بباید کرد • که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ **حکایت** ملکزاده
کو بہت کوس سے • تجھکو برداشت ہم جیسے لوگوں کی چاہیے کرنا کس لیے کہ کوئی نہیں مارتا ہو بیپھل درخت پر پتھر • ایک شاہزادے
گنج فراوان از پدر میراث یافت • دست کرم برگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاه و
مال بہت باپ سے میراث پایا اور ہاتھ بخشش کا کھولا اور انصاف سخاوت کا دیا اور نعمت بے دریغ سپاہ و
رعیت بریخت **قطعه** نیاساید مشام از طبلهٔ عود • بر آتش نه که چون عنبر ببوید • بزرگی
رعیت کو بخشش کی • نہ آسودہ ہووے دماغ ڈبے عود سے • اوپر آگ کے رکھ کہ مانند عنبر کے خوشبو دیوے • بزرگی
بایدت بخشندگی کن • که دانه تا نیفشانی نروید • یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش
چاہیے تجھکو بخشش کر کہ دانہ جب تک پریشان نہ کریگا تو نہ اگیگا • ایک ہمنشینوں بے تدبیر نے نصیحت اسکو
آغاز کرد که ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوخته‌اند و برای مصلحتی نهاده • دست ازین حرکات
شروع کی کہ بادشاہوں اگلوں نے اس نعمت کو ساتھ کوشش کے جمع کیا اور واسطے مصلحت کے رکھا ہاتھ
کوتاه کن که واقعه‌ها در پیش است و دشمنان از پس • نباید که بوقت حاجت فرومانی **قطعه**
کوتاہ کر کہ مصیبتیں آگے ہیں اور دشمن پیچھے نہ چاہیے کہ وقت حاجت کے تو عاجز رہے
اگر گنجی کنی بر عامیان بخش • رسد هر کدخدائی را برنجی • چرا نستانی از هر یک جوی سیم
اگر ایک گنج کو تو عام لوگوں پر بانٹے • پہنچے گا ہر ایک صاحب خانہ کو ایک چاول • کیوں نہیں لیتا ہر ایک سے ایک جو چاندی
که گرد آید ترا هر روز گنجی • ملکزاده روی ازین سخن درهم آورد و موافق طبعش نیامد و مر او را
کہ اکٹھا ہووے تجھکو ہر روز ایک خزانہ • شاہزادے نے منہ اس بات سے ہم کھینچا اور موافق طبیعت کے نہ آیا

خبر فرمود و گفت خداوند تعالی مر ممالک ملکت گر نبیده است تا بخوریم و ببخشیم

اوسکو خبر کیا فرمایا اور کہا اللہ تعالے نے مجکو مالک بادشاہی کا کیا ہے کہ نا کہاوں میں اور بخشوں میں

نہ پاسبان که نگهداریم بیت قارون هلاک شد که چهل خانه گنج داشت + نوشیروان نمرد

نہ چوکیدار ہوں کہ نگاہ رکہوں میں قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریاں گنج کی رکہتا تہا نوشیروان نہیں مرا

که نام نکو گذاشت حکایت آورده اند که نوشیروان عادل را در شکارگاهی صیدی کباب

کہ نام نیک چہوڑ گیا نقل کرتے ہیں کہ واسطی نوشیروان عادل کے بیچ ایک شکارگاہ کی ایک شکار کا کباب

میکردند و نمک نبود غلامی بروستا رفت تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان

کرتے تہے اور نمک نہ تہا ایک غلام طرف گانوں کے دوڑا تا نمک لاوے نوشیروان نے کہا ساتہ قیمت کے لے

تا رسمی نگردد و ده خراب نشود گفتند ازین قدر چه خلل آید گفت بنیاد ظلم در جهان اول اندک

تا رسم نہ ہو وے اور گانوں اوجاڑ نہو کہا اس اندازہ سے کیا خلل پیدا ہووے کہا بنیاد ظلم کی بیچ جہان کے پہلے تہوڑی

بوده است و هر کس که آمد بران مزید کرد تا بدین غایت رسید قطعه اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی

ہوئی ہے اور جو کوئی کہ آیا اوپر اوسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہونچا اگر باغ رعیت سے بادشاہ کہاوے ایک سیب

برآورند غلامان او درخت از بیخ + به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش هزار مرغ بسیخ

اکہاڑیں غلام اوسکے درخت جڑ سے ساتہ پانچ انڈے کے اگر بادشاہ ظلم روا رکہے لگاتے ہیں سپاہی اوسکے ہزار مرغ اوپر سیخ

حکایت غافلی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینهٔ سلطان آبادان کند بیخبر

ایک غافل کو سنا ہے کہ گہر رعیت کا خراب کرتا تہا اس لیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد کرے بیخبر

از قول حکما که گفته اند هر که خدای را عز و جل بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خداوند تعالی همان

قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی خدای بزرگ و تعالے کو آزردہ کرے اس لیے کہ دل ایک خلق کا ہاتھ میں لاوے

خلق را برو گمارد تا دمار از روزگارش برآرد بیت آتش سوزان نکند با سپند آنچه

مقرر کرتا ہے اوپر اوسکے تا ہلاکی نکالے زندگی سے اوسکی آگ جلانے والی نکرے ساتہ اسپند کے جو

کند دود دل مستمند سر جملهٔ حیوانات گویند که شیر است و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که

سرداروں کا حال شتاب کا سب سے بہتر ایک خر بوجہ والا بہتر ہے کہ شیر بہاڑ کہانیوالا آدمیوں کا

شیر مردم در ... مثنوی مسکین خر اگرچه بی تمیزست * چون بار همی برد عزیزست

شیر آدمی کا بہادر ہوتا ... غریب گدھا اگرچہ بے شعور ہے ... جب بوجھ اٹھاتا ہے عزیز ہے

گاوان و خران باربردار * به ز آدمیان مردم آزار باز آمدم بحکایت وزیر

بیل اور گدھے بوجھ اٹھانیوالے ... بہتر آدمیوں ایذا دینیوالے سے ... [illegible]

غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت و در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت

[illegible]

قطعه حاصل نشود رضای سلطان * تا خاطر بندگان نجویی * خواهی که خدای بر تو بخشد

[illegible]

با خلق خدای کن نکویی * آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سرش بگذشت و در حال تباه او تامل کرد

[illegible]

و گفت قطعه نه هر که قوت بازوی منصبی دارد * بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف توان بحلق

[illegible]

فرو بردن استخوان درشت * ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف * فرد نماند ستمکار بدروزگار

[illegible]

بماند برو لعنت پایدار حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش

[illegible]

را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه همی داشت تا زمانیکه ملک را بر آن لشکری خشم آمد و در چاه کرد

[illegible]

درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم

[illegible]

و این همان سنگ است که در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت

[illegible]

از جاهت اندیشه میکردم اکنون که دیدم [illegible] عقوبت [illegible] مثنوی

مجھے تیرے سے اندیشہ کرتا تھا میں اب کہ کنویں میں تجھ کو دیکھا میں [illegible]

[illegible] عاقلان تسلیم کردند اختیار ✤ چون نداری ناخن درنده تیز ✤ با ددان آن به که کم گیری ستیز

[illegible] دانا لوگوں نے سپرد کیا ہے اختیار جب کہ تو ناخن پھاڑنے والا تیز نہ رکھتا ہو [illegible]

هرکه با فولاد بازو پنجه کرد ✤ ساعد مسکین خود را رنجه کرد ✤ باش تا دستش ببندد روزگار ✤ پس بکام دوستان مغزش برآر

جس کسی نے ساتھ سخت بازو کے پنجہ کیا [illegible] پس ساتھ مقصد دوستوں کے [illegible]

حکایت

یکی را از ملوک مرضی هایل بود که اعادت ذکر آن ناکردن

ایک کو بادشاہوں میں سے ایک مرض ہولناک تھا کہ تکرار ذکر اس کی نہ کرنا [illegible]

اولی طایفهٔ از حکمای یونان متفق شدند که مر این درد را دوائی نیست مگر زهرهٔ آدمی که

بہتر ایک گروہ حکیموں یونان کے نے اتفاق کیا [illegible]

بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دهقان پسری را یافتند بران

[illegible]

صورت که حکیمان گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران خشنود گردانیدند

[illegible]

قاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس پادشاه را روا باشد جلاد

قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک رعیت کا [illegible]

قصد کرد پسر سر سوی آسمان برآورد و تبسم کرد ملک پرسیدش که درین حالت چه جای خندیدن است

[illegible]

گفت ناز فرزندان بر پدران و مادران باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون

[illegible]

پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتن فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر

[illegible]

[illegible]

هلاک من می بینند بجز خدای عزوجل پناهی نمی بینم بیت پیش که برآورم ز دستت فریاد

ہلاک میرے دیکھتا ہوں سوائے خدا عزوجل کے پناہ نہیں دیکھتا ہوں اگر کسی شخص سے کروں فریاد تیرے ظلم سے فریاد

هم پیش تو از دست تو میخواهم داد ✦ سلطان را دل ازین سخن بهم برآمد و آب در دیده

بھی آگے تیرے ہاتھ تیرے سے چاہتا ہوں میں داد بادشاہ کا جی اس سخن سے گھبرایا اور پانی آنکھ میں

بگردانید و گفت هلاک من اولی ترکه خون چنین طفلی ریختن بیگناه سر و چشمش ببوسید و در

پھرایا اور کہا ہلاک ہونا میرا بہتر زیادہ ہے بہ نسبت ایسے لڑکے کا خون کرنا بیگناہ سر اور آنکھ اوسکی چومی اور

کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بی اندازه بخشید گویند همدران هفته صحت یافت قطعه همچنان در فکر

گود میں لیا اور چھوڑدیا اور دولت بہت بخشی اور نقل ہے کہ اسی ہفتہ میں تندرست ہوگیا میں بھی ویسے ہی فکر

آن بیتم که گفت پیلبانی بر لب دریای نیل زیر پایت گر بدانی حال مور ✦ همچو حال تست زیر

[illegible]

پای پیل ✦ حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریخته بود و کسان در عقبش برفتند

پاؤں ہاتھی کے ایک غلام عمرو لیث سے بھاگا تھا لوگ پیچھے اوس کے گئے

و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود و اشارت بکشتن کرد تا دیگر بندگان چنین فعل نکنند

[illegible]

سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت قطعه هر چه رود بر سرم چون تو پسندی رواست

[illegible]

بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست ✦ لیکن بموجب آنکه پروردهٔ نعمت این خاندانم نخواهم که

[illegible]

قیامت بخون من گرفتار آئی اجازت فرمای تا وزیر را بکشم آنگه بقصاص او فرمای

[illegible]

خون مرا ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چه مصلحت می بینی

[illegible]

اینچنین خداوند جهان مصلحت آن می‌بینم که از بهر خدا و صدقه گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در

اے صاحب جہان کے مصلحت یہ دیکھتا ہوں کہ واسطے خدا کے اور صدقہ قبر باپ کے اوسکے تئیں چھوڑ دیجئے تو مجھ کو بھی

بلائی نیفگند گناه از نفست و قول حکیمان معتبر گفته اند قطعه چو کردی با کلوخ اندازی پیکار سر خود را

بلا میں نہ ڈالے اور گناہ مجھ سے ہوا اور قول حکیموں کا اعتبار کیا گیا کہا ہے جبکہ تو نے ساتھ ڈھیلا پھینکنے والے کے لڑائی کی سر اپنا

بنادانی شکستی + چو تیر انداختی بر روی دشمن + چنان دان کاندر آماجش نشستی حکایت

ساتھ نادانی کے توڑا تو نے جب تیر پھینکا تو نے مقابل دشمن کے ایسا جان کہ بیچ نشانے اوسکے کے بیٹھا ہے تو

ملک زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجهه خدمت داشتی و در غیبت نکو

بادشاہ زوزن کا ایک وزیر تھا بزرگ ذات اور صاحب نیک کہ سب کے تئیں روبرو خدمت کرتا اور پیٹھ پیچھے نیک

گفتی اتفاقاً از وی حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادره فرمود و عقوبت کرد و سرهنگان پادشاه

کہتا اتفاقاً اوس سے ایک حرکت بیچ نظر بادشاہ کے ناپسند آئی تاوان فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے بادشاہ کے

بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرتهن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی و زجر

سبب اگلی نعمت اوسکی کے اقرار کرنے والے تھے اور بسبب شکر اوسکے گرو تھے بیچ مدت موکلی اوسکی کے نرمی و ملاطفت کیا کرتے تھے اور

و معاقبت روا نداشتندی قطعه صلح با دشمن اگر خواهی هر گه که ترا + در قفا عیب

اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہے تو جس وقت تیرے تئیں پیٹھ پیچھے عیب

کند در نظرش تحسین کن + سخن آخر بدهان میگذرد موذی را + سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین

کرے بیچ نظر اوسکی کے تعریف کر سخن آخر منہ میں گزرتا ہے موذی کے اگر نہیں سخن اوسکا کڑوا چاہتا ہے منہ اوسکا میٹھا

کن + آنچه مضمون خطاب ملک بود از عهده بعضی بیرون آمد و ببقیتی در زندان بماند آورده اند

کر جو کچھ کہ مضمون خطاب بادشاہ کا تھا ذمہ سے تھوڑے کے باہر آیا اور واسطے باقی کے بیچ قید خانہ کے رہا نقل کرتے ہیں

که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند و

کہ ایک بادشاہوں اطراف کے سے بیچ پوشیدگی کے پیغام اوسکو بھیجا کہ بادشاہوں اوس طرف کے نے مرتبہ ایسے بزرگوار کا نہ جانا اور

بی عزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن الله خلاصه بجانب ما التفاتی کند

بے عزتی کی اگر عقل فلانے کی نیک کرے اللہ خلاصی اوسکی کو طرف ہماری متوجہ ہو

رعایت خاطرش هرچه تمامتر سعی کردندی و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقراند و
[illegible]
جواب این حروف را منتظر خواجه چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید و در حال جوابی مختصر
جواب ان حروف کا [illegible]
که اگر بلا افتد فتنه نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان برین واقف
[illegible]
بود ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس فرمودی با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بهم برآمد و کشف
[illegible]
این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت بخواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از
کہا تھا کہ نیکی گمان بزرگوں کی زیادہ [illegible]
فضیلت ماست و تشریف قبولی که فرمودند بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه
[illegible]
پرورده نعمت این خاندانم و باندک مایه تغیر خاطر با ولی نعمت قدیم بیوفایی نتوان کرد و
[illegible]
آنرا که بجای تست هر دم کرمی ٭ عذرش بنه ار کند بعمری ستمی ٭ ملک را سیرت حق شناسی او
[illegible]
پسند آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بی جرم و خطا بیازردم گفت
[illegible]
ای خداوند بنده در این حالت مر خداوند را خطا نمی بیند بلکه تقدیر خداوند تعالی چنین بود
[illegible]
که مر این بنده را مکروهی برسد پس بدست تو اولیتر که سوابق نعمت برین بنده داری و ایادی منت
[illegible]

و حکما گفته اند مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + که نه راحت رسد ز خلق نه رنج

اور داناؤں نے کہا ہے جو آزار تجھکو پہنچے خلق سے مت رنج کر کہ نہ راحت پہنچے خلق سے نہ رنج

از خدا دان خلاف دشمن و دوست + که دل هر دو در تصرف اوست + گرچه تیر از

خدا سے جان خلاف دشمن و دوست کو کہ دل دونوں کا بیچ اختیار اوسکے کی ہے اگرچہ تیر

کمان همی گذرد + از کماندار بیند اهل خرد حکایت یکی را از ملوک عرب شنیدم که با

کمان سے گذرتا ہے کماندار سے دیکھتا ہے صاحب عقل ایک بادشاہ عرب سے سنا میں نے کہ ساتھ

متعلقان همی گفت که مرسوم فلان را چندانکه هست مضاعف کنید که ملازم درگاه است

ملازموں اپنے کہتا تھا کہ مرسوم فلانے کا جسقدر ہے دونا کرو کہ نوکر درگاہ کا ہے

و مترصد فرمان و دیگر خدمتگاران بلهو و لعب مشغول و در ادای خدمت متهاون صاحبدلی [illegible]

اور منتظر حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتھ بازی اور یاری کے مشغول ہیں اور ادائے خدمت میں سستی کرتے ہیں ایک صاحبدل

بشنید فریاد و خروش از نهادش برآمد پرسیدندش که چه دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاه

نے سنا فریاد و شور ذات اوسکی سے پوچھا اوسکو کیا دیکھا تو نے کہا مرتبے بندوں کے بیچ درگاہ

خدای تعالی همین مثال دارد فرد دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه + سیم هر آینه در وی

خدای تعالی کے یہی مثال رکھتے ہیں دو صبح اگر کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کے تیسری صبح البتہ اوسکی طرف

کند بلطف نگاه قطعه مهتری در قبول فرمان است + ترک فرمان دلیل حرمان است

کرے ساتھ مہربانی کے نگاہ بزرگی بیچ قبول کرنے حکم کے ہے چھوڑنا حکم کا دلیل بے نصیبی کی ہے

هر که سیمای راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد حکایت ظالمی را حکایت کنند

جو کوئی پیشانی نیکوں کی رکھتا ہے سر خدمت کا اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہے ایک ظالم کی حکایت نقل کرتے ہیں

که هیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی بروی گذر کرد و گفت

کہ لکڑیاں فقیروں کی لیتا ساتھ ظلم کے اور دولتمندوں کو بیچتا ساتھ گرانی قیمت کے ایک صاحبدل اوس پر گذرا اور کہا

بیت ماری تو که هر که را ببینی بزنی + یا بوم که هر کجا نشینی بکنی قطعه زورت ار پیش میرود

سانپ ہے تو کہ جسکو دیکھتا ہے کاٹتا ہے یا الو ہے کہ جس جگہ بیٹھتا ہے ویران کرتا ہے زور تیرا اگر چلتا ہے ساتھ ہمارے

[illegible]

بابا + با خداوند عیب‌دان نرو + زورمندی مکن با اهل زمین + تا دعائی بر آسمان نرود

حاکم از گفتن او برنجید روی از نصیحت وی درهم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد و سایر املاکش بسوخت از بستر نرمش بخاکستر گرم نشاند اتفاقاً همان شخص بروی بگذشت و دیدش که با یاران همی گفت ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

قطعه
حذر کن ز دود درونهای ریش + که ریش درون عاقبت سر کند
بهم بر مکن تا توانی دلی + که آهی جهانی بهم بر کند

لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته بود قطعه
چه سالهای فراوان و عمرهای دراز + که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت
چنانکه دست بدست آمده است ملک بما + بدستهای دگر همچنین بخواهد رفت

حکایت
یکی در صنعت کشتی گرفتن سر آمده بود سیصد و شصت بند فاخر دانستی و هر روز بنوعی از آن کشتی گرفتی مگر گوشهٔ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سیصد و پنجاه و نه بندش در آموخت مگر یک بند که در تعلیم آن دفع انداختی و تأخیر کردی فی الجمله پسر در قوت و صنعت سر آمد و کسی را با او امکان مقاومت نبودی تا بحدی که

پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که بر منست از روی بزرگیست و

آگے بادشاہ اوس زمانے کے کہا تھا کہ استاد کو تئین جو بزرگی کہ اوپر میرے ہے از روی بزرگی کے ہے اور

حق تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار آمد

حق پرورش کا ہے وگرنہ ساتھ قوت کے اوس سے کمتر نہیں ہوں میں اور ساتھ پیشے کے اوس کے برابر ہوں بادشاہ کو یہ بات سخت آئی

فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع ترتیب کردند ارکان دولت و اعیان حضرت و زورآوران

فرمایا تو کشتی کریں ایک مقام درست کیا اور سرداران دولت کے اور سرداران درگاہ کے اور زورآور

روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست اندر آمد بصدمتی که اگر کوه رویین بودی از جای برکندی

روی زمین کے حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتھی مست کے آیا ساتھ اوس دھکے کے اگر پہاڑ روئین ہوتا جگہ سے اوکھاڑتا

استاد دانست که جوان بقوت ازو برترست بدان بند غریب که ازوی نهان داشته بود

استاد نے جانا کہ جوان ساتھ قوت کے اوس سے زیادہ ہے ساتھ اوس فن نادر کے کہ اوس سے پوشیدہ رکھا تھا

با وی در آویخت پسر دفع آن ندانست بهم برآمد استاد از زمینش بدو دست بالای سر برد

ساتھ اوسکے اولجھا لڑکے نے دفع اوسکا نہ جانا اور گھبرایا استاد زمین سے اوسکو ساتھ دونوں ہاتھ کے اوپر سر کے لیگیا

و فرو کوفت غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن پسر را زجر

اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اوٹھا بادشاہ نے فرمایا استاد کو تئین خلعت و نعمت دیا پس لڑکے کو تئین جھڑکنا

فرمود و ملامت کرد که با پرورنده خویش مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین

فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنے والے اپنے کے برابری کی تو نے اور غالب نہوا کہا ای بادشاہ روی زمین کے

بزورآوری بر من دست نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقه مانده بود و همه عمر از من دریغ همیداشت

ساتھ زورآوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میرے تئین علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھسے افسوس رکھتا تھا

امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین روزی نگه میداشتم که زیرکان گفته اند

آج کے روز ساتھ اوس باریکی کے اوپر میرے غالب آیا کہا واسطے ایسی روز کے نگاہ رکھتا تھا میں کہ داناؤں نے کہا ہے

دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی کند تواند نشنیده که چه گفت آنکه از پرورده خویش

دوست کو تئین اتنی قوت مت دے کہ اگر دشمنی کرے تو کر سکے نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اوس نے جو پالے ہوئے اپنے سے

یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانه نکرد + کس نیاموخت

یا وفا تحقیق نہیں بیچ عالم کے یا شاید کسی نے بیچ اس زمانہ کے نہ کی کسی نے نہ سیکھا

علم تیر از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد حکایت درویشی مجرد بگوشهٔ صحرائی

علم تیر کا مجھسے کہ میرے تئیں آخر کو نشانہ نہ کیا ایک فقیر تنہا بیچ گوشہ ایک جنگل کے

نشسته بود پادشاهی برو بگذشت درویش ازانجا که فراغ ملک قناعت است سر بر نیاورد و التفات

بیٹھا تھا ایک بادشاہ اوپر اوسکے گذرا فقیر اوس جگہ سے کہ فراغت ملک قناعت ہے نہ اٹھایا سر اور نہ کی مہربانی

نکرد سلطان ازانجا که سطوت سلطنت است برنجید گفت این طایفه خرقه پوشان امثال حیوان اند و

نہ کی بادشاہ اوس جگہ سے کہ دبدبہ سلطنت کا ہے خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والوں کا مانند چارپایوں کے ہے اور

اهلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتی

لیاقت اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اوسکے آیا اور کہا اے جوانمرد بادشاہ روی زمین کا اوپر تیرے گذرا کیا باعث ہے

نکردی و شرط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد که

کہ نہ کی تو نے خدمت اور شرط ادب کی بجا نہ لایا تو کہا بادشاہ سے کہہ دو توقع رکھے خدمت کی اور کسی سے رکھے

توقع نعمت ازو دارد و دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک قطعه

کہ امید نعمت اوسکی رکھتا ہو اور دوسرے وہ کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشه پاسبان درویش است + گرچه نعمت بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست

بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہے اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبہ دولت اوسکی کے ہے بھیڑ واسطے چرواہے کے نہیں ہے

بلکه چوپان برای خدمت اوست قطعه یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاهده ریش

بلکہ چرواہا واسطے خدمت اوسکی کے ہے ایک کو آج کے دن مقصود پایا دیکھو دوسرے کا دل ریاضت سے زخمی

روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاهی و بندگی برخاست

روز چند ٹھہر تو کہ کھاوے خاک گودا سر خیال اندیش کا فرق بادشاہی اور بندگی کا اوٹھا

چون قضای نبشته آمد پیش + گر کسی خاک مرده باز کند + نشناسد توانگر از درویش

جب قضا لکھی ہوئی آئی آگے جو کوئی خاک مردے کی کھود ڈالے نہ پہچانے دولتمند درویش سے

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائی بکن گفت آن

بادشاہ کے تئین کہنا فقیر کا معتبر آیا کہا مجھسے ایک آرزو کر کہا وہ

ہمیخواہم کہ دگر بارہ زحمت من ندہی گفت مرا پندی ده گفت بیت دریاب کنون

چاہتا ہون کہ دوسری بار رنج مجھے نہ دے تو کہا میرے تئین ایک نصیحت دے کہا پہچان کر اب

کہ نعمت ہست بدست + کین دولت و ملک میرود دست بدست حکایت یکی از

دولت ہے بیچ ہاتھ کے کہ یہ دولت و ملک جاتا ہے ہاتھوں ہاتھ ایک

وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطان مشغول

وزیروں سے آگے ذوالنون مصری کے گیا اور دعا چاہی کہ دن رات بیچ خدمت بادشاہ کے مشغول

میباشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست گفت اگر من خدای را

رہتا ہون میں اور بیچ بہتری اوسکی کے امیدوار اور عذاب اوسکے سے ڈرنیوالا ذوالنون رو دیا اور کہا اگر میں خدا کے

عزوجل را چنین پرستیدمی کہ تو سلطان را از جملہ صدیقان بودمی قطعہ گر نبودی امید

عزوجل کے تئین ایسی عبادت کرتا میں کہ تو بادشاہ کو تئین گروہ صدیقوں سے ہوتا میں جو نہوتی آرزو

راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + ور وزیر از خدا بترسیدی + ہمچنان کز

خوشی اور رنج کی پاؤن فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا جو وزیر خدا سے ڈرتا جیسا کہ

ملک ملک بودی حکایت بادشاہی بکشتن بیگناہی اشارت کرد گفت ای ملک

بادشاہ سے فرشتہ ہوتا ایک بادشاہ نے واسطے مارنے ایک بیگناہ کو اشارہ کیا کہا اے بادشاہ

موجب خشمی کہ ترا بر من ہست آزار خود مجوی کہ این عقوبت بر من بیک نفس بسر آید و بزہ آن

سبب غصہ کا کہ تیرے تئین اوپر میرے ہے آزار اپنا مت ڈہونڈہ کہ یہ عذاب اوپر میرے ایک دم میں گذر جائیگا اور گناہ

بر تو جاوید بماند قطعہ دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت

اوپر تیرے ہمیشہ رہیگا زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کے گذرا کڑوا اور میٹھا اور برا

و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد + در گردن او بماند و بر ما بگذشت

اور اچھا گذرا جانا ظالم نے کہ ظلم اوپر ہمارے کیا بیچ گردن اوسکی کے رہا اور ہمارے اوپر تو گذرا

ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او برخاست **حکایت** وزرای نوشیروان

بادشاہ کے تئیں نصیحت اوسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اوسکے سے درگذرا وزیر نوشیروان کے

در مهمی از مصالح مملکت اندیشه همی کردند و هر یک از ایشان دگرگونه رای همی زدند و ملک همچنان

بیچ ایک کام سخت کے مصلحتوں بادشاہی کی اندیشہ کرتے تھے اور ہر ایک انمیں سے دوسری طرح ایک تدبیر بتاتا تھا اور بادشاہ بھی

تدبیری اندیشه کرد بزرجمهر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش گفتند رای ملک را چه

ایک تدبیر اندیشہ کی بزرجمہر کے تئیں تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیروں نے بیچ پوشیدگی کے اوسکو کہا تدبیر بادشاہ کے میں کیا

مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کارها معلوم نیست و رای همگان در

زیادتی دیکھی تو نے اوپر فکر اتنے حکیموں کے کہا موافق اسکے کہ آخر کار کا معلوم نہیں ہے اور تدبیر سبھوں کی بیچ

مشیت است که صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیتر است تا اگر خلاف صواب آید

ارادہ الٰہی کے ہے کہ درست آوے یا چوک جاوے پس اتفاق ہونا تدبیر بادشاہ کی بہتر زیادہ ہے تاکہ اگر برخلاف درستی کے آوے

بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم که گفته اند **مثنوی** خلاف رای سلطان رای

بسبب تابعداری کے غصہ کرنے اوسکے سے بیخوف رہوں کہ کہا ہے برخلاف عقل بادشاہ کی تدبیر ڈھونڈنا

جستن ❊ بخون خویش باشد دست شستن ❊ اگر خود روز را گوید شب است این ❊ بباید گفت اینک ماه و پروین

بیچ خون اپنے کے ہوتا ہے ہاتھ دھونا اگر چاہے دن کے تئیں کہے کہ رات ہے یہ چاہیے کہنا یہ ہے چاند اور پروین

حکایت شیادی گیسوان بافت یعنی علویست و با قافله حجاز بشهری در آمد که از حج همی آید

ایک مکار نے گیسو گوندھے یعنی اولاد علی سے ہوں اور ساتھ قافلہ حجاز کے بیچ شہر کے آیا ایسا ظاہر کیا کہ حج سے آتا ہے

و قصیده پیش ملک برد که من گفته ام نعمت بسیارش فرمود و اکرام کرد تا یکی از ندمای

اور ایک قصیدہ آگے بادشاہ کے لیگیا اور کہا کہ میں نے کہا ہے نعمت بہت اوسکو دی اور تعظیم کی یہانتک کہ ایک مصاحبوں

حضرت پادشاه که در آن سال از سفر دریا آمده بود گفت من او را عید اضحی در بصره

میں سے بادشاہ کے جو اوس سال میں سفر دریا سے آیا تھا کہا میں نے اسکو عید بقر کے دن بیچ بصرہ کے

دیدم معلوم شد که حاجی نیست دیگری گفتا پدرش نصرانی بود در ملطیه

دیکھا معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہے دوسرے نے کہا باپ اسکا نصرانی تھا بیچ ملطیہ کے

[illegible]

که شعر لطیف است و شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند

کہ اوس کا شعر نہیں ہے اور شعر اوسکا دیوان انوری کا پایا بادشاہ نے کہا مارو اوسکو اور دور کرو

چندین دروغ در هم چرا گفت ابلهی گفت ای خداوند روی زمین سخنی ماندہ است بگویم اگر

اتنا جھوٹ کیوں کہا کہا اے صاحب زمین کے ایک بات باقی ہے خدمت کو کہوں اگر

راست نباشد هر عقوبت که خواهی سزاوارم گفت آنچیست گفت قطعه غریبی گرت

سچ نہ ہووے جس عذاب کو کہ چاہو تو لائق اوسکے ہوں کہا وہ کیا ہے کہا ایک مسافر اگر تیرے

ماست پیش آورد * دو پیمانه آبست یک چمچه دوغ * اگر راست میخواهی از من شنو * جهاندیده بسیار

آگے لاوے دو پیالے پانی ہے اور ایک چمچہ چھاچھ جو سچ چاہتا ہو تو مجھ سے سن جہاں دیکھا ہوا بہت

گوید دروغ * ملک را خنده گرفت گفت از این راست‌تر سخن تا عمر او باشد نگفته است فرمود

کہتا ہے جھوٹ بادشاہ کو ہنسی آئی کہا اس سے زیادہ کوئی بات جب سے عمر اوسکی ہوئی ہے نہ کہی ہو گی فرمایا

تا آنچه مأمول اوست مهیا دارند و بلطف خوشی او را گسیل کنند حکایت یکی از پسران هارون الرشید

جو کچھ امید اوسکی ہے تیار کریں اور خوشی سے رخصت کریں ایک لڑکا ہارون رشید کا

پیش پدر آمد خشم آلود که فلان سرهنگ زاده مرا دشنام مادر داد هارون الرشید ارکان دولت

آگے باپ کے آیا غصہ میں کہ فلانا سردار کا بیٹا مجھ کو ماں کی گالی دیتا ہے ہارون رشید نے سرداران دولت کو

را گفت جزای چنین کسی چه باشد یکی اشارت بکشتن کرد یکی بزبان بریدن و دیگری

کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہے ایک نے اشارہ مارنے کا کیا اور ایک نے زبان کاٹنے کا اور دوسرے نے

بمصادرت و نفی هارون گفت ای پسر کرم آنست که عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر

مال چھین لینے کا اور نکال دینے کا ہارون نے کہا اے بیٹے بخشش یہ ہے کہ معاف کرے تو اگر نہ سکے تو بھی اوسکو ماں کی

ده نه چندانکه انتقام از حد درگذرد پس آنگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل

گالی دے نہ اتنا کہ بدلا حد سے گذر جاوے پس اوس وقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعویٰ طرف

خصم قطعه نه مرد است آن بنزدیک خردمند که با پیل دمان پیکار جوید

[illegible]

[illegible]

بلی مرد آنکس است از روی تحقیق + که چون خشم آیدش باطل نگوید

سچ یہ مرد وہ شخص ہے روے تحقیق سے کہ جب غصہ آوے اوسکو بیہودہ نہ کہے

حکایت

با طائفه بزرگان بکشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابی

ساتھ ایک گروہ بزرگوں کے بیچ ایک ناو کے بیٹھا تھا میں ایک ڈونگی پیچھے ہمارے ڈوبی دو بھائی بیچ ایک بھنور کے

درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را که بگیر این هر دو را که بهر یکی پنجاه دینارت

پڑے ایک نے بزرگوں سے کہا ملاح کے تئیں کہ لے ان ہر دو لڑکوں کے تئیں کہ عوض ہر ایک کے پچاس دینار

بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را برهانید آن دیگر هلاک شد گفتم بقیت عمرش نمانده بود

دونگا میں ملاح بیچ پانی کے گیا تو ایک کے تئیں چھڑایا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا میں نے باقی عمر اوس کی نہیں رہی تھی

ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید گفت آنچه تو گفتی

اس سبب سے بیچ لینے اوسکے سستی کی تو نے اور بیچ اوس دوسرے کے جلدی ملاح ہنسا اور کہا جو کہا تو نے

یقین است و علتی دیگر هست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برهانیدن این یکی بیشتر

یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہے کہا میں نے وہ کیا ہے کہا خواہش خاطر میری کی واسطے چھڑانے اس ایک کے زیادہ

بود که وقتی در بیابان مانده بودم مرا بر شتری نشانده از دست آن دگر تازیانه خورده

تھی کہ ایک وقت بیچ ایک جنگل کے رہ گیا تھا میں مجھ کو اوپر ایک اونٹ کے بٹھلایا اور ہاتھ سے اوس دوسرے کے کوڑا کھایا

بودم در طفلی گفتم صدق الله تعالی من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعلیها

تھا میں بیچ لڑکائی کے کہا میں نے سچ کہا اللہ تعالی نے کہ جو شخص کرتا ہے کام نیک پس واسطے فائدہ اپنی کے اور جو شخص کہ بدی کرتا ہے

قطعه تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راه خارها باشد + کار درویش مستمند برآر

جب تک کہ ہو سکے دل کسی کا مت ستا کہ بیچ اس راہ کے کانٹے ہوں کام فقیر آرزومند کا برلا

که ترا نیز کارها باشد

کہ تیرے تئیں بھی کام ہوں

حکایت

دو برادر یکی خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی

دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا ساتھ کوشش

بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را که چرا خدمت نکنی تا از مشقت

بازو کے کھاتا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کے تئیں کہ کیوں خدمت نہیں کرتا ہے تو

مشقت

مشقت کار کردن برهی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی

مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو کہا تو کیوں کام نہیں کرتا ہے تو تو خواری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو

که خردمندان گفته اند که نان خود خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن ببست

کہ دانا یوں نے کہا ہے کہ روٹی اپنی کھانا اور بیٹھنا بہتر کہ پٹکا زریں بیچ خدمت کی باندھنا

بدست آهک تفته کردن خمیر به از دست بر سینه پیش امیر قطعه عمر گرانمایه در این

بیچ ہاتھ کے چونا بہت گرم کرنا خمیر بہتر ہاتھ سینے پر آگے امیر کے عمر بیش قیمت بیچ اسکی

صرف شد تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا ای شکم خیره بنانی بساز تا نکنی پشت

خرچ ہوئی کہ کیا کھاؤں بیچ گرمی کے اور کیا پہنوں بیچ جاڑے کے اے پیٹ لالچی ایک روٹی پر قناعت کر تا کہ نہ کرے تو پیٹھ

بخدمت دوتا حکایت کسی مژده پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم که فلان

بیچ خدمت کے دوہری کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کے لیگیا اور کہا سنا میں نے کہ فلانے

دشمن ترا خدا تعالی برداشت گفت هیچ شنیدی که مرا بگذاشت فرد اگر بمرد عدو

دشمن تیرے کو خدا تعالی نے اٹھا لیا کہا کچھ سنا تو نے کہ مجھے چھوڑا اگر مر گیا دشمن

جای شادمانی نیست که زندگانی ما نیز جاودانی نیست حکایت گروهی حکما

جگہ خوشی کی نہیں ہے کہ زندگانی ہماری بھی ہمیشہ نہیں ہے ایک گروہ حکیموں کا بیچ

بارگاه کسری در مصلحتی سخن همی گفتند و بزرجمهر که مهتر ایشان بود خاموش بود سوال

بارگاہ نوشیروان کے ساتھ ایک مصلحت کے بات کہتے تھے اور بزرجمہر کہ سردار ان کا تھا چپ تھا سوال

کردندش که با ما درین بحث چرا سخن نگویی گفت وزیران بر مثال اطبااند و طبیب دارو ندهد

کیا اسکو کہ ساتھ ہمارے بیچ اس گفتگو کے کیوں بات نہیں کہتا تو کہا وزیر مانند حکیموں کے ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتا

مگر بسقیم پس چون بینم که رای شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد

مگر بیمار کو پس جو دیکھتا ہوں کہ تدبیر تمہاری اوپر راستی کے ہے مجھے اوپر اس کے بات کہنا حکمت نہیں ہے

قطعه چو کاری بی فضول من برآید مرا در وی سخن گفتن نشاید و گر بینم که نابینا و چاه است

جو ایک کام بغیر زیادتی میرے کے ہو جاوے مجھے بیچ اس کے بات کہنی [illegible] اور اگر دیکھوں کہ اندھا اور کنواں [illegible]

اگر خاموش بنشینیم گناه است حکایت هارون الرشید را چون ملک مصر
اگر چپ بیٹھیں ہیں گناہ ہے ہارون الرشید کے تئیں جب ملک مصر کا
مسلم شد گفتا بخلاف آن طاغی که بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این مملکت را الا
تسلیم کیا گیا ہوا کہا اوپر خلاف اوس حد سے گذر نیوالے کے کہ ساتھ غرور ملک مصر کے دعویٰ خدائی کا کیا نہ بخشونگا میں اس ملک کے تئیں مگر
بکمترین بندگان سیاہی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آورده اند که
ساتھ کمترین بندوں کے ایک حبشی رکھتا تھا خصیب نام ملک مصر اوسکو ارزانی رکھا یعنی بخش دیا نقل کرتے ہیں کہ
عقل و درایتش تا بجائی بود که طائفه حراث مصر شکایت آوردندش که پنبه کاشته بودیم بر
عقل اور دانائی اوسکی اس جگہ تک تھی کہ ایک گروہ کسانوں مصر کے نے گلہ لائے اوسکو کہ روئی بوئی تھی ہم نے
کنار نیل باران بیوقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت شعر
کنارے نیل کے اور مینہ بیوقت برسا تباہ ہوئی کہا اون چاہیے تھا بونا حکیم درویش نے کہا
اگر روزی بدانش در فزودی ❊ ز نادان تنگ روزی تر نبودی ❊ بنادانان چنان روزی رساند
اگر روزی دانش سے زیادہ ہوا کرتی تو نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہ ہوتا نادانوں کو ایسی روزی پہونچاتا ہے
که دانا اندر آن حیران بماند ❊ بخت و دولت بکاردانی نیست ❊ جز بتائید
کہ دانا اوس میں حیران رہ جاتا ہے نصیبا اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہیں ہے سوا مدد
آسمانی نیست ❊ کیمیاگر بغصه مرده و رنج ❊ ابله اندر خرابه یافته گنج ❊ اوفتاده است در جهان بسیار
آسمانی کے نہیں کیمیاگر ساتھ غصہ اور رنج کے مر گیا احمق نے ویرانے میں پایا گنج پڑے ہیں بیچ جہان کے بہت
بی تمیز ارجمند و عاقل خوار حکایت یکی را از ملوک کنیزکی چینی آوردند خواست
بے تمیز بزرگ اور عاقل ذلیل ایک بادشاہ کے پاس لونڈی چین کی لائے چاہا
تا در حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت و مر او را بسیاهی
[illegible]
بخشید که لب زبرینش از پره بینی درگذشته بود و زیرینش بگریبان فرو هشته
[illegible]

گلی تعلیق:
۵۱ حاشیه: [illegible]

شمایلی که صبح جمالش از طلعت او بدمیدی و عرق بغلش بوی گند برمیدی فرد

ایسی شکل تھی کہ صبح جمال دیکھنے اوسکی سے بھاگتا تھا اور چشمہ گندگی کا بغل اوسکی سے بدبو کرتا تھا

تو گویی تا قیامت زشت رویی + بر و ختمست و بر یوسف نکویی قطعہ شخصی نہ چنان

گویا کہ تو قیامت تک بدشکل ختم ہوا اوپر اوسکے ختم ہے اور یوسف کے خوبصورتی ایک شخص ایسا نہیں

کریہ منظر + کز زشتی او خبر توان داد + وانگہ بغلی نعوذ باللہ + مردار بآفتاب مرداد

بدشکل کہ زشتی اوسکی کی خبر دے سکے دنیا اور اوسوقت ایک بغل پناہ لیتا ہوں ساتھ اللہ کے جیسا مردار ہو بیچ دھوپ

آوردہ اند کہ در آن مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش

نقل کرتے ہیں کہ بیچ اوس مدت کے حبشی کے تئین نفس خواہش کرنیوالا اور شہوت غالب تھی محبت اوسکی نے

بجنبید مہرش برداشت تا بامدادان کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت

جوش کیا اور بکارت اوسکی اوٹھائی تو صبح کیوقت کہ بادشاہ نے لونڈی کو ڈھونڈھا اور نپایا لوگوں نے

بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را با کنیزک استوار ببندند و از بام جوسق

اوس سے کہا غصہ پکڑا اور فرمایا تو حبشی کے تئین ساتھ لونڈی کو محکم باندہیں اور کوٹھے بلند سے

بقعر خندق دراندازند یکی از وزرای نیک محضر آنجا بود روی شفاعت بر زمین نہاد

بیچ گہرے خندق کے ڈالیں ایک وزیروں نیک خصلت سے اوس جگہ تہا منہ سفارش کا اوپر زمین کے رکھا

و گفت سیاہ بیچارہ را درین خطائی نیست کہ سایر بندگان بنوازش خداوندی معہودند

اور کہا حبشی بیچارہ کو تئین بیچ اسکے خطا نہیں ہے کہ تمام بندے ساتھ مہربانی صاحبی کے عادت کیے گئے ہیں

گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چہ شدی کہ من او را افزون از بہای کنیزک

کہا اگر بیچ مباشرت اوسکی کے ایک رات ڈھیل کرتا کیا ہوتا کہ میں اوسکو زیادہ قیمت لونڈی سے

بدادمی گفت ای خداوند آنچہ فرمودی معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند

دیتا میں کہا ای صاحب جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہے پر نہیں سنا تو نے کہ حکیموں نے کہا ہے

در ہمینی قطعہ تشنہ سوختہ در چشمہ روشن چو رسید + تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد

بیچ اس معنی کے پیاسا جلا ہوا بیچ چشمہ روشن کے جو پہونچا تو مت گمان کر کہ ہاتھی

اندیشید + ملحد گرسنه در خانهٔ خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

اندیشہ کرے کافر بھوکا بیچ گھر خالی کے بھرا ہوا خوان عقل اعتبار نکرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت کنون سیاه را تو بخشیدم کنیزک را چه کنم گفت

بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کو میں نے تیری بخشا لونڈی کو میں کیا کروں کہا

کنیزک را هم بسیاه بخش که نیم خورده او هم او را شاید قطعه هرگز او را بدوستی

لونڈی کو بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹا بھی اسکا اوسی کے لائق ہے ہرگز اوسکو بیچ دوستی کے

مپسند + که رود جای ناپسندیده + تشنه را دل نخواهد آب زلال + نیم خورده دهان

مت پسند کر کہ جاوے جگہ ناپسندیدہ پیاسے کا دل نہیں چاہتا ہے پانی میٹھا جھوٹا منہ

گندیده حکایت اسکندر رومی را پرسیدند دیار مشرق و مغرب را بچه

گندہ دہن کا سکندر رومی سے پوچھا شہروں مشرق و مغرب کو کس طرح

گرفتی که ملوک پیشین را خزاین و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود چنین فتحی

لیا تو نے کہ بادشاہوں اگلوں کے خزانہ اور عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک

میسر نشد گفت بعون خدای عزوجل هر مملکتی را که بگرفتم رعیتش را نیازردم

میسر نہوئی کہا ساتھ مدد خدائے غالب بزرگ کے جس ملک کو میں نے لیا رعیت اوسکی کو نہ آزردہ کیا

و رسوم خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاهان جز به نکوئی نبردم

اور رسمیں نیکیوں گذری ہوؤں کی برباد نکیں اور نام بادشاہوں کا سوا نیکی کے نہ لیا

بیت بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد قطعه این همه

بزرگ اوسکو نہیں کہتے صاحب عقل کہ نام بزرگوں کا ساتھ زبونی کے لیوے یہ سب

هیچ است چون می بگذرد + بخت و تخت و امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان

ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیب تخت کا اور حکم کرنا اور منع کرنا اور پکڑنا اور دھرنا نام نیک گیے ہوؤں کا

ضایع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار باب دوم در اخلاق درویشان

ضایع مت کر تا رہے نام نیک تیرا قایم باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چگوئی در حق فلان عابد

ایک نے بزرگوں سے کہا ایک فقیر کو تئیں کیا کہتا ہے تو بیچ حق فلانے عابد کے

که دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاهرش عیب نمی بینم و در

کہ دوسروں نے بیچ حق اوسکے کے ساتھ طعنہ کی باتیں کہیں ہیں کہا اوپر ظاہر اوسکے کے عیب نہیں دیکھتا ہوں میں اور بیچ

باطنش غیب نمیدانم قطعه هرکرا جامه پارسا بینی * پارسا دان و نیک مرد انگار

باطن اوسکے کے غیب نہیں جانتا ہوں جس کسی کے تئیں جامہ پرہیزگار دیکھے تو پارسا جان اوسکو اور نیک مرد معلوم کر

ور ندانی که در نهانش چیست * محتسب را درون خانه چه کار حکایت درویشی را

جو نجانے تو کہ بیچ پوشیدگی اوسکی کے کیا ہے کوتوال کے تئیں بیچ گھر کے کیا کام ایک فقیر کے تئیں

دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و همی گفت یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول

دیکھا میں نے کہ سر اوپر چوکھٹ کعبہ کی ملتا تھا اور کہتا تھا

چه آید قطعه عذر تقصیر خدمت آوردم * که ندارم بطاعت استظهار * عاصیان

کیا آوے لایا ہوں میں کہ نہیں رکھتا ہوں ساتھ بندگی کے پشتی گنہگار

از گناه توبه کنند * عارفان از عبادت استغفار * عابدان جزای طاعت خواهند

گناہ سے توبہ کرتے ہیں عارف بندگی سے استغفار کرتے ہیں عابد بدلا بندگی کا چاہتے ہیں

و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت و بدریوزه آمده ام

اور سوداگر مول پونجی کا میں بندہ امید لایا ہوں میں نہ بندگی ساتھ گدائی کے آیا ہوں میں

نه بتجارت اصنع بی ما انت اهله گر کشی ور جرم بخشی روی

و سر بر آستانم * بنده را فرمان نباشد هرچه فرمائی بر آنم قطعه بر در کعبه سائلی دیدم

که همیگفت و میگرستی خوش

خلق در ملک خدا از همه جلبی باشد · صالحان فخر و مگیر که ما بدنامیم · هر

خلق بیچ ملک خدا کے سب طلبی ہی ہو تو ہیں · ایک نیک بخت عیب نکر و تم کہ ہم رند ہیں · ہر

کسی را عملی هست و امیدی از او · ما گدائیم و در ملک نه بازرگانیم · حکایت

کسی کو بیچ ایک کام ہی اور امید رکھتا ہی · ہم فقیر ہیں اس ملک میں نہ سوداگر ہیں ہم

عبد القادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حصا نهاده بود و میگفت

عبد القادر گیلانی کو دیکھا رحمت ہو اوپر اسکے خدا کی اوپر اسکے بیچ خانہ کعبہ کو منہ اوپر سنگریزوں کو رکھا تھا اور کہتا تھا

ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا در قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان

ای صاحب بخش کر · اور اگر لایق عذاب کے ہوں میں میرے تئیں بیچ قیامت کی اندھا اٹھا تا بیچ منہ نیکوں کے

شرمسار نباشم · قطعه · روی بر خاک عجز میگویم · هر سحرگه که باد می آید · ای که

شرمندہ نہوں میں · منہ اوپر خاک عاجزی کے کہتا ہوں میں · ہر صبح کے وقت کہ ہوا آتی ہے · اے میں

هرگز فراموشت نکنم · هیچت از بنده یاد می آید · حکایت · دزدی بخانه پارسائی

ہرگز فراموش تجکو نکروں میں · کچھ تجکو بندہ سے یاد آتی ہے · ایک چور بیچ گھر ایک پارسا کے

درآمد چندانکه طلب کرد چیزی نیافت دلتنگ شد پارسا را خبر شد گلیمی که برو خفته

آیا جتنا کہ طلب کیا · کچھ نہ پایا · دلتنگ ہوا · فقیر کو معلوم ہوا · کملی کہ اوپر اسکے سوتا

بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود · قطعه · شنیدم که مردان راه خدا · دل

تھا بیچ راہ چور کے ڈالی تا بےنصیب نجاوے · سنا میں نے کہ مردان راہ خدا نے · دل

دشمنان را نکردند تنگ · ترا کی میسر شود این مقام · که با دوستانت خلافست و جنگ

دشمنوں کا نکیا تنگ · تجکو کب میسر ہووے یہ مقام · کہ ساتھ دوستوں کے تیرے خلاف ہے اور لڑائی

مودت اهل صفا چه در روی و چه در قفا نه چنانکه از پست عیب گیرند و پیشت میرند

دوستی اہل صفا کی برابر ہی روبرو و پیٹھ پیچھے · نہ اسطرح کہ پیچھے تیرے عیب پکڑیں اور آگے تیرے مریں

در برابر چو گوسفند سلیم · در قفا همچو گرگ مردم خوار · هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد

بیچ برابر کے مانند بکری بے بدی کے · بیچ پیچھے مانند بھیڑیا آدمی کھانیوالے کے · جو کوئی عیب اوروں کا آگے تیرے لایا اور گنا

ای لایق وستون یافته نمی شود ۱۲ ـ این قطعه در بیکی … ای طالب عفو و درازی طالب · کرامات و مقامات … شهره آفاق است ۱۲ · … بسیار است … ۱۲

بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد حکایت چند از روندگان متفق

بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاویگا کئی لوگ سالکون سے اتفاق کرنیوالے

در سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم

بیچ سیر کے تھے اور شریک بیچ رنج اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرون ساتھ انکے موافقت نکی کہا مین یہ بیچ

اخلاق بزرگان بدیع است روی از صحبت درویشان بگردانید و فایده دریغ داشتن که من

اخلاق بزرگون سے نادر ہے منہ صحبت سے فقیرون کی پھیرنا اور فائدہ افسوس رکھنا کسواسطے کہ مین

در نفس خویش اینقدر قوت سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار

بیچ ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہون کہ بیچ خدمت مردون کے یار شیخ ہون نہ بوجھ

خاطر شعر ان لم اکن راکب المواشی اسعی لکم حامل الغواشی یکی از آن میان

خاطر کا اگرچہ نہین ہون مین سوار جانورون کا دوڑونگا بیچ واسطے تمہارے اٹھانیوالا زین پوشونکا ایک نے

گفت ازین سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان

کہا اس سخن سے کہ سنا تونے دل تنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنون کے ایک چور صورت فقیرون کے

برآمده بود و خود را در سلک صحبت ما منتظم کرده شعر چه دانند مردم که در جامه کیست نویسنده

نمایاں ہوا تھا اور اپنے تئین بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرو لیا تھا کیا جانتے ہین آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا

داند که در نامه چیست از آنجا که سلامت حال درویشان است گمان فضولش نبردند و بیاری

جانتا ہے کہ بیچ نامہ کے کیا ہے بسبب اس بات کے کہ سلامت حال فقیرون کا ہے گمان زیادہ گوئی اسکی کا نکیا اور یاری

قبولش کردند مثنوی صورت حال عارفان دلق است اینقدر بس که روی در خلق است

قبول اسکو کیا ظاہر حال عارفون کا گدڑی ہے اتنا ہی کافی ہے منہ بیچ خلق کے ہے

در عمل کوش هرچه خواهی پوش تاج بر سر نه و علم بر دوش ترک دنیا و شهوت است

بیچ عمل نیک کے کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کے چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا

و هوس پارسائی نه ترک جامه و بس در کزاگند مرد باید بود بر مخنث سلاح جنگ چه سود

اور حرص کا پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہے اور فقط بیچ چلتے کے مرد چاہیے ہونا اوپر مخنث کے ہتیار لڑائی کا کیا فائدہ

روزی تا بشب رفته بودیم و شبانگه بپای حصاری خفته که دزدی بی توفیق ابریق

ایک روز رات تک چلتے رہے تھے ہم اور رات کیوقت نیچے ایک قلعہ کے سوئے کہ چور بے توفیق نے چھاگل

رفیق برداشت که بطهارت میروم و بغارت میرفت فرد پارسا بین که خرقه در برکرد

یار کی اوٹھائی کہ واسطے طہارت کے جاتا ہوں اور لوٹنے کو جاتا تھا دیکھو پارسا کو کہ گدڑی پہنی

جامهٔ کعبه را جل خر کرد چندانکه از نظر درویشان غایب شد به برجی برفت و درجی بدزدید

جامہ کعبہ کو جھول گدھے کی کی جب آنکھ سے درویشوں کی غائب ہوا ایک برج پر گیا اور ایک ڈبا چرایا

تا روز روشن شد آن تاریک مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را

تو روز روشن ہوا وہ اندھیرا بہت سا راستہ چلا گیا تھا اور یار بیگناہ سوتے تھے صبح کو ہم سب کو

بقلعه در آوردند و بزدند و بزندان کردند از ان تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت

بیچ قلعہ کے لائے اور مارا اور بیچ قید خانے کے کیا اوس تاریخ سے چھوڑ دیا صحبت کا اور راہ گوشہ نشینی کی

گرفتیم قطعه چو از قومی یکی بیدانشی کند نه که را منزلت ماند نه مه را نمی بینی که گاوی

پکڑی جب ایک قوم سے ایک نادانی کرے نہ چھوٹے کی قدر رہتی ہے نہ بڑے کی نہیں دیکھتا تو کہ ایک بیل

در علفزار بیالاید همه گاوان ده را گفتم سپاس و منت خدای را عز و جل که از

بیچ سبزہ زار کے آلودہ کرتا ہے تمام بیلوں گانو کے کہا میں نے شکر اور احسان اوس خدا کا کہ غالب اور بزرگ ہے کہ

خوان درویشان محروم نماندم اگر چه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که

دسترخوان درویشوں کے محروم نہیں رہا میں اگرچہ ظاہر میں صحبت سے جدا پڑا میں ساتھ اس بات کے کہ

گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید مثنوی بیک ناتراشیده

کہی تو نے فائدہ مند ہوا میں اور مانند میرے کو تمام عمر یہ نصیحت کام آوے ساتھ ایک بے تمیز کے

در مجلسی برنجد دل هوشمندان بسی اگر برکه پر کنند از گلاب سگی در وی

بیچ مجلس کے رنجیدہ ہوتے ہیں دل ہوشمندوں کے بہت اگر حوض کو بھر دیں گلاب سے ایک کتا بیچ اوسکے

افتد شود منجلاب حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام

پڑے ہو جاوے ناپاک ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا جب کھانا کھانے کے

بنشستند کمتر زان خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر از آن

[illegible]

کرد که عادات او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند فرد ترسم نرسی بکعبه

[illegible]

ای اعرابی، کین ره که تو میروی بترکستانست، چون بمقام خود آمد سفره خواست

[illegible]

تا تناولی کند پسری صاحب فراست داشت گفت ای پدر باری بمجلس سلطان

[illegible]

طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزی نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که

[illegible]

چیزی نکردی که بکار آید قطعه ای هنرها نهاده بر کف دست، عیبها برگرفته زیر بغل

[illegible]

تا چه خواهی خریدن ای مغرور، روز درماندگی بسیم دغل، حکایت یاد دارم که در ایام

[illegible]

طفولیت متعبد بودمی و شب خیز و مولع زهد و پرهیز، شبی در خدمت پدر رحمة الله علیه

[illegible]

نشسته بودم و همه شب دیده بر هم نبسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته و طایفه‌ای گرد ما

[illegible]

خفته پدر را گفتم ازینان یکی سر بر نمیدارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده‌اند

[illegible]

که گویی نخفته‌اند که مرده‌اند گفت جان پدر تو نیز اگر بخفتی به از آنکه در پوستین خلق

[illegible]

[illegible]

آفتی قطعه نبیند مدعی جز خویشتن را + که دارد پرده پندار در پیش + گرت چشم خدابینی

آفت تھا نہیں دیکھتا ہے مدعی سوا اپنے کسی کو کہ رکھتا ہے پردہ پندار کا آگے اگر تجھکو آنکھ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نبینی هیچکس عاجزتر از خویش حکایت یکی از بزرگان بمحفلی اندر همی‌ستودند

بخشیں تو نہ دیکھیگا کسی کو عاجز زیادہ اپنے سے ایک کو بزرگوں میں سے بیچ ایک مجلس کے تعریف کرتے تھے

و در اوصاف جمیلش مبالغه همیکردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم شعر

اور بیچ صفتوں اچھی اوسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اوٹھایا اوسنے اور کہا میں وہ ہوں کہ میں جانتا ہوں

کفیت اذی یا من تعد محاسنی + علانیتی هذا و لم تدر باطنی

کفایت کیا گیا ہے تو ایذا کو میری اے وہ شخص کہ شمار کرتا ہے تو خوبیاں میری یہ ظاہر میرا ہے اور نہیں دریافت کیا تو نے باطن

قطعه شخصم بچشم عالمیان خوب منظر است + وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش +

ذات میری بیچ آنکھ خلق کے اچھی ہے اور سبب خباثت باطن کے سر شرمندگی کا رکھے ہوا ہوں آگے

طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق + تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش

طاوس کو سبب نقش و نگار کے جو ہے اوسکے تحسین کرتے ہیں خلق اور وہ شرمندہ ہے پاؤں برے سے

حکایت یکی از صلحای لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات

ایک صالح لبنان سے کہ بزرگی اوسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات اوس کی

مشهور بجامع دمشق درآمد بر کنار برکه کلاسه طهارت همیساخت پایش بلغزید

مشہور طرف دمشق کے آیا اور کنارہ حوض کے وضو کرتا تھا پاؤں اوسکا پھسلا

و بحوض درافتاد و بمشقت بسیار از آن جایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور بیچ حوض کے گرا اور ساتھ محنت بہت کے اوس جگہ سے خلاصی پایا جب نماز سے فارغ ہوئے

یکی از جمله اصحاب گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت

ایک نے سب اصحاب سے کہا کہ مجھکو ایک مشکل ہے اگر حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا

یاد دارم که شیخ بروی دریای مغرب رفت و قدمش تر نشد امروز در چه حالت بود که درین

یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر دریا مغرب کے گیا اور قدم اوسکا نہ بھیگا آج کے دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس

قایمی آب زلال جستی بماند شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تأمل بسیار

قایمی کہ مرادی کہ نہ پایا شیخ بیچ اس فکر کرنے کے ایک ساعت ڈوب گیا پیچھے فکر بہت سے

سر بر آورد و گفت نشنیده که سید عالم صلی الله علیه وسلم گفت لی مع الله وقت

سر اوٹھایا اور کہا تو نے نہیں سنا کہ سید عالم [illegible] نے کیا فرمایا کہ میرے واسطے خدا کی ایک وقت ہے

لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل و نگفت علی الدوام وقتی چنین بود

کہ گنجائش نہیں کرتا ہے میرے بیچ اوس وقت کے فرشتہ مقرب اور نبی مرسل اور نہ کہا ہمیشگی کہ ایک وقت ایسا ہوتا

که به جبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت با حفصه و زینب درساختی

کہ ساتھ جبرئیل و میکائیل کے نہ مشغول ہوتے اور دوسرے وقت ساتھ حفصہ و زینب کے موافقت کرتے

مشاهدة الابرار بین التجلی والاستتار می‌نمایند و می‌ربایند شعر دیدار می‌نمایی

دکھلاتے ہیں اور چھپاتے ہیں درمیان تجلی اور پوشیدگی کے [illegible] دیدار دکھلاتا ہے تو

و پرهیز می‌کنی بازار خویش و آتش ما تیز می‌کنی قطعه اشاهد من اهوی بغیر وسیلة

اور پرہیز کرتا ہے تو بازار اپنا اور آگ ہماری تیز کرتا ہے تو دیکھتا ہوں میں [illegible] کو بغیر وسیلہ کے

فیلحقنی شأن اضل طریقا یؤجج نارا ثم یطفی برشة لذاک ترانی

پس لاحق ہوتا ہے مجھ کو ایک حال کہ گم کرتا ہوں راہ [illegible] بجھاتا ہے ساتھ ایک چھینٹے کے اس واسطے دیکھتا ہے تو مجھ کو

محرقا و غریقا مثنوی یکی پرسید ازان گم کرده فرزند که ای روشن گهر پیر خردمند

سوختہ اور غرق ہوا ایک نے پوچھا اوس گم کیے ہوئے فرزند سے کہ اے روشن ذات بوڑھے عقلمند

ز مصرش بوی پیراهن شنیدی چرا در چاه کنعانش ندیدی بگفت احوال ما

مصر سے تو نے بو پیراہن کی سونگھی تو نے کیوں نہ بیچ کنوئیں کنعان کے اوس کو دیکھا تو نے کہا احوال ہمارا

برق جهان است دمی پیدا و دیگر دم نهان است گهی بر طارم اعلی نشینیم گهی بر پشت

بجلی چمکنے والی ہے ایک دم ظاہر اور دوسرے دم چھپا ہے کبھی اوپر بلند برج کے بیٹھتا ہوں کبھی اوپر پیٹھ

پای خود نبینیم اگر درویش در حالی بماندی سر دست از دو عالم برفشاندی حکایت

پاؤں اپنے کو نہیں دیکھتا ہوں اگر فقیر اوپر ایک حال کے رہتا سرِ دست دونوں عالم سے جھاڑتا

در جامع بعلبک وقتی کلمه‌ای همی‌گفتم بطریق وعظ با جماعتی افسرده دل‌مرده راه از

[illegible]

عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم در نمی‌گیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم

[illegible]

تربیت ستوران و آینه‌داری در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسله سخن دراز و در معنی

[illegible]

این آیت که و نحن اقرب الیه من حبل الورید سخن بجائی رسانیده بودم که گفتم

[illegible]

قطعه

دوست نزدیکتر از من بمن است · وین عجب‌تر که من از وی دورم

[illegible]

چه کنم با که توان گفت که او · در کنار من و من مهجورم

[illegible]

من از شراب این سخن مست بودم

[illegible]

و فضاله قدح در دست که رونده‌ای بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد و نعره زد که دیگران

[illegible]

[illegible]

[illegible]

با خبر در حضور و نزدیکان بی‌بصر دور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسکین پیاده چند رود + کز تحمل ستوه شد بختی + تا شود جسم فربهی لاغر + لاغری مرده

غریب پیادہ کہاں تک چلے کہ بار برداری سے عاجز ہوا اونٹ جبتک ہووے جسم ایک فربہ کا دبلا ایک دبلا مر

باشد از سختی گفت ای برادر حرم در پیشست و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی

ہووے سختی سے کہا ای بھائی کعبہ آگے ہے اور ڈاکو پیچھے سے اگر گیا تو لیگیا اور جو سویا تو مرا

و نشنیده که گفته اند بیت خوشست زیر مغیلان براه بادیه خفت + شب رحیل

اور نہیں سنا تونے کہ کہا ہے خوش ہے بہت ببولوں کے بیچ راہ جنگل کے سونا رات کوچ کی

ولی ترک جان بباید گفت حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ

ولیکن چھوڑنا جان کا سکے کہنا ایک فقیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کے کہ زخم چیتے کا

داشت و بهیچ دارو به نمیشد مدتها دران رنجور بود و شکر خدای عزوجل علی الدوام

رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اوسکے رنجور تھا اور شکر خدا کا اوپر ہمیشہ

گفتی پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت شکر آنکه بمصیبتے گرفتارم نه بمعصیتے قطعه

کہتا تھا پوچھا اوسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اوسکا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں نہیں بیچ گناہ کے

اگرم زار بکشتن دهد آن یار عزیز + تا نگوئی که دران دم غم جانم باشد + گویم از بنده مسکین

اگر مجھ لاغر کو واسطے مارنے کے حکم دیوے وہ یار عزیز ہرگز نہیں کہے تو کہ بیچ اوس دم کے غم جان کا ہووے مجھکو کہونگا میں بندہ مسکین سے

چه گنه صادر شد + کو دل آزرده شد از من غم اینم باشد + بلی مردان خدا مصیبت را

کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجھ سے اوسکا غم ہووے ہاں ہیں مردان خدا مصیبت کو

بر معصیت اختیار کنند چنانکه یوسف صدیق در چنین حالت گفت رب

اور گناہ کے اختیار کرتے ہیں جیسا کہ یوسف صدیق نے بیچ ایسی حالت کے کہا

السجن احب الی مما یدعوننی الیه حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد گلیمی از

زندان ... ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی

خانه یاری بدزدید حاکم فرمود که دستش ببرند صاحب گلیم شفاعت

گھر دوست کے ... چرائی ... حاکم نے فرمایا ... ہاتھ اوسکا ... صاحب کملی نے ... شفاعت ...

گرد که من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت این چه فرمودی

کہا کہ مین اوسکے تئین چھوڑ دیا کہا ساتھ شفاعت تیری کی نہین حد شرع کو چھوڑ دونگا مین کہا یہ کیا فرمایا

راست است ولیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نباشد که الفقیر لا یملک

تو نے سچ ہے ولیکن جو کوئی مال خیرات سے ایک چیز چراوے کاٹنا اوسکا لازم نہین فقیر نہین مالک کسیکا

هر چه درویشان راست وقف محتاجان است حاکم از وی دست بداشت و ملامت

جو کچھ فقیرون کے تئین ہے معاف محتاجون کا ہے حاکم نے ہاتھ اوس سے اوٹھایا اور ملامت

کردن گرفت که جهان بر تو تنگ آمده بود که دزدی نکردی الا از خانه چنین یاری

کرنا پکڑا کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گھر ایسے یار کی سے

گفت ای خداوند نشنیده که گفته اند خانه دوستان بروب و در دشمنان مکوب

کہا اے صاحب نہ سنا ہے تو نے کہ کہا ہے گھر دوستون کا جھاڑ اور دروازہ دشمنون کا مت کھٹکھٹا

شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده + دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین

جب سختی مین رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے دشمنون کی کھال کھینچ اور دوستون کے تئین پوستین

حکایت یکی از پادشاهان پارسایی را دید گفت هیچت از ما یاد می آید گفت

ایک بادشاہ نے ایک فقیر کو دیکھا کہا کبھی تجھکو ہم سے یاد آتا ہے کہا

بلی وقتیکه خدا را فراموش میکنم فرد هر سو دود آنکش ز در خویش براند

ہان جس وقت کہ خدا کے تئین بھلاتا ہون مین ہر طرف دوڑتا ہے وہ کہ اوسکو دروازے سے نکال دیتا ہے

وانرا که بخواند بدر کس ندواند حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاهی

اور جسکو بلاتا ہے دروازے کسی کے نہین دوڑاتا ایک نیک نے بیچ خواب کے دیکھا ایک بادشاہ

را در بهشت و پارسایی را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات

کو بیچ بہشت کے اور فقیر کو بیچ دوزخ کے پوچھا کہ سبب درجون اوسکے کا کیا ہے اور سبب

آن چیست که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت درویشان

اوسکا کیا کہ آدمی برخلاف اوسکے سمجھتے تھے آواز آئی کہ یہ بادشاہ ساتھ خواہش کرنی فقیرون کے بیچ بہشت کے ہے

واین پاره با تقرب پادشاهان در دوزخ فی لطف بکار آید و تسبیح و مرقع

اور یہ فقیر ہیبت قربت کرنے بادشاہوں کی بیچ دوزخ کے گدڑی تیری بیچ کس کام کی آتے اور تسبیح اور

خود از عملهای نکوهیده بری دار + حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست + درویش

اپنے تئیں کاموں برے سے پاک رکھ حاجت ساتھ ٹوپی برکی کی رکھنا تجکو نہیں ہے فقیر کے

صفت باش و کلاه تتری دار حکایت پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از

مانند رہ اور کلاہ تاتاری کی رکھ ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتھ قافلہ حجاز کے

کوفه بدر آمد و همراه ما شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت

کوفہ سے باہر آیا اور ساتھ ہمارے ہوا نظر کی میں نے اوس کے پاس نہ رکھتا تھا خوش رفتار جاتا تھا اور کہتا تھا

قطعه نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم + نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم

نہ اوپر اونٹ کی سوار ہوں نہ مانند اونٹ کے نیچے بوجھ کے ہوں نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہوں میں

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسی میزنم آسوده و عمری بسر آرم اشترسواری

غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہیں رکھتا ہوں میں ایک دم مارتا ہوں میں آسودہ اور ایک عمر اوس گزار تا ہوں میں ایک

گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد

اوسکو کہا ای فقیر کہاں جاتا ہے تو پھر کہ ساتھ سختی کے مریگا تو نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا

و برفت چون بنخله محمود رسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد

اور گیا جو بیچ گاؤں کھجور کے پہنچے ہم دولتمند کو موت آ پہنچی فقیر اوس کے سرہانے اوسکی کے نزدیک آیا

گفت ما بسختی نمردیم و تو بر بختی بمردی بیت شخصی همه شب بر سر بیمار گریست

اور کہا ہم ساتھ سختی کے نہ مرے ہم اور تو اوپر اونٹ کے مر گیا ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست قطعه ای بسا اسب تیزرو که بماند که خر لنگ

جب دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا ای بہت گھوڑے تیز چلنے والے کہ رہ گئے کہ گدھا لنگڑا

جان بمنزل برد بس که در خاک تندرستان را + دفن کردیم و زخم خورده نمرد

جان بیچ منزل کے لے گیا بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کو بیچ خاک کے دفن کیا ہم نے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا

حکایت عابدی را پادشاهی طلب کرد اندیشید که داروئی بخورم تا ضعیف شوم

ایک عابد کو ایک بادشاہ نے بلایا اندیشہ کیا کہ ایک دوا کھاؤں تا کہ ناتوان ہو جاؤں

مگر اعتقادی که در حق من دارند زیادت کند آورده‌اند که داروی قاتل بود بخورد و بمرد

مگر ایک اعتقاد کہ بیچ حق میرے کے رکھتے ہیں زیادہ کرے نقل کرتے ہیں کہ دوا قتل کرنیوالی تھی کھائی اور مرا

قطعه آنکه چون پسته دیدمش همه مغز ٭ پوست بر پوست بود همچو پیاز

وہ شخص کہ مانند پستہ کے دیکھا میں نے اسکو تمام مغز پوست اوپر پوست کی تھا مانند پیاز کے

پارسایان روی در مخلوق ٭ پشت بر قبله می‌کنند نماز

فقیر منہ بیچ خلق کے پیٹھ اوپر قبلہ کے کرتے ہیں نماز

فرد چون بنده خدای خویش خواند ٭ باید که بجز خدا نداند

جو بندہ خدا اپنے کو پکارے چاہیے کہ سوا خدا کے نہ جانے

حکایت کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بی قیاس ببردند

ایک قافلہ کو بیچ زمین یونان کے مارا اور نعمت بے حساب لے گئے

بازرگانان گریه و زاری بسیار کردند و خدا و پیمبر را شفاعت آوردند فایده نبود

سوداگروں نے رونا اور زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو شفیع لائے فائدہ نہ ہوا

شعر چو پیروز شد دزد تیره روان ٭ چه غم دارد از گریهٔ کاروان لقمان حکیم

جب فتحیاب ہوا چور کالا دل کیا غم رکھتا ہے رونے قافلہ سے لقمان حکیم

اندر آن کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان مگر اینان را نصیحتی کنی و موعظه‌ای گویی

تا طرفی از مال ما دست بدارند که دریغ باشد چندین نعمت که ضایع شود

گفت دریغ کلمهٔ حکمت با ایشان گفتن

قطعه آهنی را که موریانه بخورد ٭ نتوان برد از او به صیقل زنگ

با سیه‌دل چه سود گفتن وعظ ٭ نرود میخ آهنین در سنگ

در بابِ رکہ چہ خاطر شکیبا نگردانند ٭ چو سایل از تو بزاری طلب کند چیزی

پہچان کہ چہرتا خاطر غریب کا بلا کو پھیرتا ہی جو سوال کرنیوالا تجھسے ساتہ زاری کی طلب کرے کچھ چیز

بده وگرنہ ستمگر بزور بستاند **حکایت** چندانکہ مرا شیخ ابوالفرج بن جوزی

دے وگرنہ ظالم ساتہ زور کی لیویگا جسقدر کہ میری تئین شیخ بزرگ ابوالفرج بیٹا جوزی

رحمۃ اللہ علیہ ترک سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردی عنفوان شبابم

رحمت خدا کی او پر اوسکے واسطے چھوڑنے راگ کے کہا اور تنہائی واسطے تنہا بیٹھنے کے اور گوشہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے

غالب آمدی و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمی چند برفتمی و از سماع

غالب آتا اور حرص و ہوس کرنیوالی خواہ مخواہ بخلاف عقل تربیت کرنیوالی کے قدم کتنی چلتا تہا میں اور

و مخالطت حظی بر گرفتمی و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی قاضی ار با ما نشیند برفشاند

راگ اور بیٹھنے سے خوشی پکڑتا تہا میں اور جو نصیحت شیخ کی مجکو یاد آتی کہتا میں قاضی اگر ساتھ ہمارے بیٹھے

دست را محتسب گر می خورد معذور دارد مست را تا شبی بمجمع قومی برسیدم که در آن میان

جہاڑے ہاتہ کو محتسب اگر شراب پیوے معذور رکھے مست کو تاکہ ایک رات بیچ جماعت ایک قوم کی

مطربی دیدم بیت گوئی رگ جان میگسلد زخمۂ ناسازش ناخوشتر از آوازهٔ مرگ پدر

پہنچا ایک مطرب کو دیکھا میں گویا رگ جان کی توڑتا ہی زخمہ ناموافق اوسکا ناخوش بات آواز مرگ باپ کی

آوازش ٭ گاہی انگشت حریفان از و در گوش و گہی بر لب که خاموش نهاج الی

آواز اوسکی کبہی انگلی مجلس والوں کی اوس سے بیچ کان کے اور کبہی اوپر لب کے کہ خاموش رہ ہم شوق

صوت الاغانی لطیبها ٭ و انت مغن ان سکت نطیب نبیند کسی

اور راگ کی اچھائی اوسکی سے اور تو مغنی ہے اگر چپ ہووے تو خوش ہوتے ہیں ہم نہ دیکہی کوئی

سماعت خوشی مگر وقت رفتن که دم در کشی چون در آواز آمد

راگ تیری کی خوشی مگر وقت جانے کے کہ چپ رہے تو جب آواز میں آیا

کدخدا را گفتم از بهر خدای زیبقم در گوش کن تا نشنوم یا درم بگشای تا بیرون روم

صاحب خانہ کو کہا میں واسطے خدا کے پارہ میرے کان میں کر تاکہ نہ سنوں میں یا دروازہ کھول تاکہ باہر جاؤں

فی الجمله پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی چند بمحنت بروز آوردم قطعه چون ... نالد

حاصل کلام کہ پاس خاطر یاروں کی تئیں موافقت کی میں نے اور کئی رات محنت سے ... صبح کی لا میں اون

نی هنگام برداشت بپندارند که چنبر شرگین شب نشست ❊ درازی شب از مژگان من پرس

بیغمبر نے ... کہ گویا ... گذرتی تھی ❊ درازی رات کی پلکوں میری سے پوچھ

که یکدم خواب در چشمم نگشت ❊ بامدادان بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بگشادم

کہ ایک ساعت خواب بیچ آنکھوں میری کے نہیں پھرا ❊ صبح دم ساتھ حکم تبرک کے ایک پگڑی سر سے اور ایک دینار کمر سے

و پیش مغنی نهادم و در کنار گرفتم و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی خلاف عادت

کھول کر آگے گانے والے کے رکھا اور گود میں لیا اور بہت شکر کیا یاروں نے ارادت میری بیچ حق اوس کے خلاف

دیدند و بر خفت عقلم بخندیدند یکی از آن میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کرد

دیکھا اور اوپر سبکی عقل میری کے ہنسے ایک نے بیچ میں سے زبان طعنہ کی دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا

که این حرکت مناسب رای خردمندان نکردی خرقه مشایخ بچنین مطربی دادی که در همه عمرش درمی

کہ یہ حرکت مناسب عقلمندوں کے نہ کی تو نے خرقہ مشایخوں کا ایسے گانے والے کو دیا کہ تمام عمر اوسکے ایک

بر کف نبوده است و قراضه در دف مثنوی مطربی دور ازین خجسته سرای کس دوبارش ندیده در یک جای

درم ہاتھ پر نہ ہوا اور ریزہ زر کا بیچ دف کی ❊ ایک مطرب دور اس مبارک گھر سے کسی نے دو مرتبہ اوسکو

راست چون بانگش از دهن برخاست خلق را موی بر بدن برخاست مرغ

ایک جگہ نہ دیکھا ❊ ٹھیک جب آواز اوسکی منہ سے اوٹھی ❊ خلق کے تن پر بال کھڑے ہوئے

ایوان ز هول او بپرید مغز ما برد و حلق خود بدرید گفتم زبان تعرض مصلحت آنست که کوتاه

مرغ ایوان کا ڈر سے اوسکے اوڑ گیا ❊ مغز ہمارا لے گیا اور حلق اپنا پھاڑا ❊ کہا میں نے زبان طعن کی مصلحت یہ ہے کہ کوتاہ

کنی که مرا کرامت این شخص ظاهر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا همچنین تقرب

کرو کہ مجھ کو کرامت اس شخص کی ظاہر ہوئی کہا مجھ کو اوپر کیفیت اوسکی واقف کر تاکہ میں بھی تقرب

نمایم و بر مطایبتی که کردم استغفار گفتم بعلت آنکه شیخ اجلم بارها بترک سماع فرموده است

کروں اور اوپر ٹھٹھے کے کہ کیا میں نے استغفار کروں کہا میں نے سبب اسکے کہ شیخ بزرگ میرے نے بارہا ترک سماع کا فرمایا ہے

دیها واعظ بلیغ گفته و در سمع قبول من نیامده تا امشب که چرا طالع میمون رخت
اور نصیحتیں بہت کیں ابہی تک ان قبول نہ کیں یہاں تک کہ آج کی رات کہ میری نیک نصیب مبارک اور
همایون بدین بقعه رهبری کرد و بدست این توبه کردم که بقیت زندگانی گرد
ہمایوں اس جگہ کو راہ لایا اور ہاتھ اس کے اپنی راگ سے توبہ کی میں نے کہ باقی عمر گرد
سماع و مخالطت نگردم قطعه آواز خوش از کام و دهان لب شیرین گر نغمه کند
راگ و اختلاط کی نہ پھروں گا آواز خوش گوارا منہ اور لب شیرین سے جو گانا کرے
ور نکند دل بفریبد ور پرده عشاق و خراسان و حجاز است از حنجره مطرب مکروه نزیبد
اور جو نہ کرے دل فریفتہ ہوتا ہے اور جو پردہ عشاق و خراسان و حجاز کا ہو گلے مطرب بدشکل سے اچھا نہیں لگتا
حکایت لقمان را گفتند که ادب از که آموختی گفت از بی ادبان هر چه
لقمان سے کسی نے کہا کہ ادب کس سے سیکھا تو کہا بے ادبوں سے جو کچھ
از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرهیز کردم قطعه نگویند از سر بازیچه حرفی
اونہوں سے بیچ نظر کے ناپسند آیا کہ اوس کے کرنے سے پرہیز کیا نہیں کہتے ہیں کھیل سے ایسی بات
کزان پندی نگیرد صاحب هوش و گر صد باب حکمت پیش نادان بخوانند آیدش بازیچه در گوش
کہ اوس سے ایک نصیحت نہیں پکڑتا ہے صاحب ہوش اور جو سو باب حکمت کے آگے نادان کے پڑھیں تو اوس کے کان میں کھیل آوے
حکایت عابدی را حکایت کنند که شب ده من خوردی و تا سحر ختمی بکردی صاحبدلی
ایک عابد سے نقل کرتے ہیں کہ رات کو دس سیر کھاتا اور صبح تک ایک ختم کرتا ایک صاحبدل
شنید و گفت اگر نیم نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودی قطعه اندرون از طعام خالی
نے سنا اور کہا جو آدھی روٹی کھاتا اور سوتا بہت اس سے فاضل زیادہ ہوتا پیٹ کو کھانے سے خالی
دار تا درو نور معرفت بینی تهی از حکمتی بعلت آن که پری از طعام تا بینی
رکھ تاکہ بیچ اوس کے نور معرفت دیکھے تو خالی حکمت سے ہے اس سبب سے کہ بھرا ہوا ہے کھانے سے ناک تک
بخشایش الهی گم شده را در مناهی چراغ توفیق فرا راه داشت تا بحلقه اهل تحقیق
رحمت اللہ ایک گم ہوئے کو بیچ گناہوں کے چراغ توفیق کا آگے راہ کے رکھا بیچ گروہ اہل تحقیق کے

ببین قدم درویشان و صدق نفس ایشان که تمام اخلاق او بحمیده مبدل گشت
ساتھ برکت قدم فقیروں کے اور سچائی ذات انکی کی برائیاں خو اوسکی کے ساتھ بھلائیوں کے بدلا گئی ہیں
از ہوا و ہوس کوتاہ کرده و زبان طاعنان در حق وی ہمچنان دراز که بقاعده اول است
حرص اور حرص سے کوتاہ کیا اور زبان طعنہ کرنیوالوں کی بیچ حق اوسکے اوسیطرح دراز کہ اوپر قاعدہ پہلے کے
و زہد و صلاحش نامقبول فرد بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدای + ولیکن نمی توان
اور زہد اور نیکی اوسکے نہ لے اعتقاد   ساتھ عذر اور توبہ کر سکیے چھوٹنا عذاب خدا کے سے
از زبان مردم رست + طاقت جور زبانہا نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد
زبان آدمی سے خلاص ہونا   طاقت جور زبانوں کے نہ لایا   اور شکایت آگے پیر طریقت کے لیگیا
از زبان مردم برنجم جوابش داد که شکر این نعمت چگونہ گزاردی که بہتر از آنی که پندارندت
زبان آدمیوں کے سے بیچ رنج کے ہوں میں جواب اوسکو دیا کہ شکر اس نعمت کا کیونکر ادا کیا تو کہ بہتر اس سے ہے تو کہ
قطعہ چند گوئی که بد اندیش و حسود + عیب گویان من مسکینند + گہ بخون ریختنم
کب تک کہیگا تو کہ بد چاہنے والا اور حسد کرنیوالا   عیب کہنے والے مجھ غریب کے ہیں   کبھی بہانے خون کے میرے
برخیزند گہ بد خواستنم بنشینند + نیک باشی و بدت گوید خلق + بہ که بد باشی و نیکت بینند
اٹھتے ہیں کبھی واسطے برا چاہنے میرے کے بیٹھتے ہیں   نیک ہووے تو اور برا کہے تجھے خلق   بہتر کہ بد ہووے تو اور نیک دیکھیں
لیکن مرا حسن ظن خلائق در حق من بکمال است و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ
لیکن مجھے دیکھ کہ خوبی گمان خلق کی بیچ حق میرے بکمال ہے   اور میں بیچ نہایت نقصان کے روا ہے
کردن و تیمار خوردن شعر انی لمستتر من عین جیرانی + واللہ یعلم اسراری و اعلانی
کرنا اور غم کہانا   تحقیق کہ میں چھپا ہوں آنکھ ہمسائی کی سے   اور اللہ جانتا ہے پوشیدہ میرا
و اعلانی قطعہ در بستہ بروی خود ز مردم + تا عیب نگسترند ما را + در بستہ چہ سود
اور ظاہر میرا   دروازہ بند کیا اوپر منہ اپنے کے آدمیوں سے   تو کہ عیب نہ پھیلاویں ہمارے   دروازہ بند کیا کیا فائدہ
عالم الغیب + دانای نہان و آشکارا + حکایت پیش یکی از مشایخ گلہ کردم
جاننے والا غیب کا   جاننے والا چھپے اور ظاہر کا   آگے ایک شیخوں بزرگ کے گلہ کیا میں نے

که فلان در حق من بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن باشی
کہ فلانی نے بیچ حق میرے کے ساتھ فساد کے گواہی دی ہے کہا ساتھ نیکی کے اوسکو شرمندہ کر
تو نیکو روش باش تا بدسگال * بنقص تو گفتن نیابد مجال * چو آهنگ بربط بود مستقیم
تو نیک چال رہ تو بد اندیشہ کرنیوالا ساتھ نقص تیرے کے کہنا نپاوے طاقت جو آواز بربط کے ہووے درست
کی از دست مطرب خورد گوشمال حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند حقیقت
کب ہاتھ گویّے سے کہاوے گوشمال ایک کو شیخون سے پوچھا کہ اصل بات
تصوف چیست گفت ازین پیش طائفه بودند در جهان بصورت پراگنده و بمعنی
تصوف کی کیا ہے کہا اس سے آگے ایک گروہ تھے بیچ جہان کے بیچ ظاہر کے پریشان اور بیچ معنی کے
جمع واکنون خلقی اند بظاهر جمع وبباطن پراگنده قطعه چو هر ساعت از تو بجای
جمع اور اب ایک خلق ہے بیچ ظاہر کے جمع اور ساتھ دل کے پریشان جو ہر ساعت تجہہ سے ایک جگہ
رود دل * بتنهائی اندر صفائی نبینی * ورت مال و جاه است و زرع و تجارت
جاوے دل بیچ تنہائی کے صفائی نہ دیکھے تو جو تجکو مال اور مرتبہ ہو اور کھیتی اور سوداگری
چو دل با خدا است خلوت نشینی حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب
جو دل ساتھ خدا کے ہے خلوت کا بیٹھنے والا ہے تو یاد رکھتا ہوں میں ایک رات بیچ ایک قافلے کے تمام رات
رفته بودم وسحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود نعره
چلا تھا میں اور صبح کو اوپر کنارے ایک جنگل کی سویا ایک دیوانہ کہ بیچ اوس سفر کے ساتھ ہمارے تھا ایک نعرہ
وراه بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چه حالت بود گفت
اور راہ جنگل کی پکڑی اور ایکدم بہر آرام نپائی جب دن ہوا کہا میں نے اوسکو وہ کیا حالت تہی کہا
بابلبلان دیدم که بنالش در آمده بودند از درخت وکبکان از کوه وغوکان از آب وبهایم
بلبلوں کے تئیں دیکہا میں نے کہ بیچ نالہ کرنے کے آتی تہیں درخت سے اور چکور پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور چوپائے
از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در تسبیح و من بغفلت خفته باشد قطعه
جنگل سے اندیشہ کیا میں نے کہ مروت نہ ہووے سب بیچ تسبیح کے اور میں بیچ غفلت کے سویا ہوا

دوش مرغی بصبح مینالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش + یکی از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تھی عقل اور صبر لے گئی اور طاقت اور ہوش ایک دوستوں سے

مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم که ترا + بانگ مرغی چنین

خالص کے شاید آواز میری پہونچی بیچ کان کے کہا اعتبار نہ رکھتا تھا میں کہ تیری پہنچی آواز ایک چڑیا

کند مدهوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش

کرے گی بیہوش کہا میں نے یہ شرط آدمیت کے نہیں ہے مرغ تسبیح پڑھنے والے اور میں چپ

حکایت

وقتی در سفر حجاز طایفه جوانان صاحبدل همدم من بودند و همقدم وقتها زمزمه

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانان صاحبدل کا ہمدم ہمارا تھا اور ساتھ ہمارے کئی وقت خوش آوازی

بکردندی و بیتی محققانه بگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان بود و

کرتے اور بیت حقیقت والی کی مانند کہتے اور ایک عابد بیچ راہ منکر حال فقیروں کے تھا اور

بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدر آمد و

بیخبر درد انکی سے تا پہونچے ہم بیچ باغ کہ بنی ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ عرب سے باہر آیا اور

آوازی برآورد که مرغ از هوا در آورد اشتر عابد را دیدم که برقص اندر آمد و عابد را

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا ہوا سے گرا لی اونٹ عابد کی دیکھا میں نے کہ بیچ ناچ کے آیا اور عابد

بینداخت و راه بیابان گرفت گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا همچنان

کو گرایا اور راہ جنگل کی لی اور کہا میں نے اے شیخ بیچ حیوان کے اثر کیا اور تیرے تئیں ویسا ہی [illegible]

تفاوت نمیکند + دانی چه گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چه آدمیی

[illegible]

اشتر به شعر عرب در حالتست و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

[illegible]

وعند هبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان لا الحجر الصلب

[illegible]

[illegible]

بذکرش هر چه بینی در خروشست + دلی داند درین معنی که گوشست + نه بلبل بر
بیچ ذکر اوسکی کی جو کچھ کہ دیکھے تو بیچ شور کے ہے ولیکن جانی بیچ اس معنی کے کہ کان ہے نہیں فقط بلبل اوپر
گلش تسبیح خوانیست + که هر خاری بتسبیحش زبانیست حکایت یکی را از
گل اوسکی کی تسبیح پڑھنے والی ہے کہ ہر ایک کانٹا بیچ تسبیح اوسکے کی ایک زبان ہے ایک کے تئیں
ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامی نداشت وصیت کرد که بامدادان نخستین
بادشاہوں سے مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا تھا نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے
کسیکه از شهر درآید تاج شاهی بر سر وی نهند و تفویض مملکت بوی کنند اتفاقاً
جو کوئی کہ دروازے شہر سے آوے تاج بادشاہی کا اوپر سر اوسکے کے رکھیں اور سونپنا بادشاہی کا ساتھ اوسکے کریں
اول کسیکه درآمد گدائی بود همه عمر لقمه اندوخته و رقعه دوخته ارکان دولت و
از روی اتفاق کے پہلے جو شخص کہ آیا کنگال تھا تمام عمر اوسنے لقمے جمع کیے اور گدڑی سی سردار دولت کے اور
اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزاین کردند
سردار درگاہ کی آخری کہنا بادشاہ کا بجا لائے اور سونپنا کنجیوں قلعوں اور خزانوں کا ساتھ اسکے
و مدتی ملک راند تا بعضی امرای دولت گردن از اطاعت او بپیچانیدند و ملوک
اور ایک مدت بادشاہی کی تو بعضے امیروں دولت کی نے گردن بندگی اوسکی سے پھیری اور بادشاہ
از هر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجمله
ہر طرف سے واسطے جھگڑے کے اٹھنے لگے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کرنا پکڑا حاصل کلام سپاہ اور رعیت
بهم برآمدند و برخی طرف بلاد از قبضه تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعه
غصے میں آئے اور تھوڑا سا طرف شہروں سے قبضہ اختیار اوسکے سے گیا فقیر اس حال سے خستہ
خاطر همی بود تا یکی از دوستان قدیمش که در حالت درویشی قرین بود از سفر باز آمد
خاطر ہوتا تھا تو ایک دوستوں قدیم اوسکے سے کہ بیچ حالت فقیری کے ہمنشین تھا سفر سے پھر آیا
و در چنان مرتبه دیدش گفت منت خدایرا عز و جل که گلت از خار برآمد
اور بیچ ایسے مرتبے کے دیکھا اوسکو کہا احسان ہے خدا کو کہ گل تیرا کانٹے سے باہر آیا

رهبری کرد و اقبال و سعادت یاوری تا بمراد رسید

راہ دکھایا اور اقبال اور نیکبختی نے یاوری کی یہاں تک کہ مراد کو پہنچا

شکوفه گاه شکفته است و گاه خوشیده + درخت وقت برهنه است و وقت پوشیده

کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی خشک — درخت ایک وقت ننگا ہے اور ایک وقت ڈھکا ہوا

گفت ای عزیز تعزیتم گوی کجای تهنیت است آنگه که تو دیدی غم نانی داشتم و

کہا — اے عزیز ماتم پرسی میری کر کہ جگہ مبارکبادی کی نہیں ہے، اس وقت کہ تو نے دیکھا تھا غم ایک روٹی کا رکھتا تھا

امروز غم جهانی **مثنوی** اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمهرش پای بندیم

آج کے دن غم ایک جہان کا — جو دنیا نہ ہووے درد مند ہوں ہم — اور جو ہووے ساتھ محبت اس کے گرفتار ہیں

بلائی زین جهان آشوب‌تر نیست + که رنج خاطرست ار هست و گر نیست **قطعه**

کوئی بلا اس جہان سے زیادہ نہیں ہے، کہ رنج خاطر کا ہے اگر ہے اور اگر نہیں ہے

مطلب گر توانگری خواهی + جز قناعت که دولتیست هنی + گر غنی زر بدامن افشاند

مت چاہ جو دولتمند چاہے تو — سوای قناعت کہ دولت گوارا ہے — جو دولتمند سونا دامن سے بکھیرے

در ثواب او نکنی + کز بزرگان شنیده‌ام بسیار + صبر درویش به که بذل غنی

بیچ ثواب اس کے نظر کر کہ بزرگوں سے سنا میں نے بہت — صبر فقیر کا بہتر ہے خرچ دولتمند کا

اگر بریان کند بهرام گوری + نه چون پای ملخ باشد ز موری **حکایت** ابوهریره رضی الله عنه

بہرام ایک گورخر — نہ مانند پاؤں ٹڈی کے ہووے ایک چیونٹی کا — ابوہریرہ راضی ہو اللہ اس سے

هر روز بخدمت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم آمدی گفت یا اباهریره زرنی غبّا

ہر روز بیچ خدمت مصطفی کے درود بھیجے اللہ اس پر اور اس کی آل پر اور سلام — کہا اے ابوہریرہ

تزدد حبّا یعنی هر روز میا تا محبت زیادت شود صاحبدلان گفتند بدین خوبی

تا بڑھے محبت یعنی ہر روز مت آ تو تو محبت زیادہ ہووے — اور صاحب دلوں نے کہا

که آفتابست نشنیده‌ایم که کسی مر او را دوست گرفته است و عشق آورده گفت برای آنکه

نہیں سنا ہم نے کہ کسی نے اسے دوست پکڑا ہے اور عشق لایا — کہا واسطے اس کے کہ

هر روز نتوانش دید مگر در زمستان که محبوبست و محبوب شعر بدار مردم شنیدن غیبت

ہر روز سکے اوسکو دیکھنا مگر بیچ جاڑے کے کہ چاہا گیا ہے اور دوست ...

ولیکن نخید انکه گویند بس اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن کس را

اور لیکن نہ ہنستا کہ کہیں بس اگر اپنی تئیں ملامت کرے تو ملامت نہ چاہیے سننا کسو سے

حکایت یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت

ایک کی تئیں بزرگوں سے ہوا مخالف نے بیچ پیٹ کے پیچ پکڑا اور طاقت

ضبط آن نداشت پس بی اختیار از وی صادر شد گفت ای دوستان مرا

سنبھالنے اوسکی کی نہ رکھتا تھا پس بے اختیار اوس سے ہوئی ... کہا ای دوستو میرے تئیں

در آنچه کردم اختیاری نبود و بزه‌ای بر من ننوشتند و راحتی بدرون من رسید

بیچ اوسکے کہ کیا میں نے اختیار نہ تھا اور گناہ اوسکا اوپر میرے لکھا اور ایک خوشی بیچ شکم میرے کے پہنچی

بکرم معذور دارید شعر شکم زندان بادست ای خردمند + ندارد هیچ عاقل ...

ساتھ بخشش کے معاف رکھو پیٹ قیدخانہ ہوا کا ہے ای عقلمند نہیں رکھتا ہے کوئی عقلمند ...

چو باد اندر شکم پیچد فرو هل + که باد اندر شکم بار است بر دل + حریف گران جان ناسازگار

جو ہوا بیچ شکم کے پیچ کرے چھوڑ دے کہ ہوا بیچ پیٹ کے ایک بوجھ ہے اوپر دل کے یار سخت جان ...

چو خواهد شدن دست پیشش مدار حکایت از صحبت یاران دمشق ملالتی پدید آمد

جو چاہے جانا ہاتھ آگے اوسکے مت رکھ صحبت یاروں دمشق سے مجھکو ایک اکتاہٹ ظاہر ہوئی

بود سر در بیابان قدس نهادم با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر فرنگ شدم

... جنگل قدس کے رکھا میں نے اور ساتھ حیوانوں کے دوستی پکڑی یہانتک کہ قید ہوا فرنگ کا

در خندق طرابلس با جهودانم بکار گل داشتند یکی از رؤسای حلب که سابقه

... ایک ... کا مٹی کی کرکے ایک سرداروں ... سے ...

معرفتی ... گفت این چه حالتست که ... ملالت گفتم چه گویم شعر

... کہا ... یہ کیا حالت ہے ... زندگی ...

همی گریختم از مردمان بکوه و بدشت • که از خدای نبودم بدیگری پرداخت • قیاس

بہاگتا تہا مین آدمیون سے بیچ پہاڑ و جنگل کے • کہ خدا سے نہ تہی مجکو دوسری کی موافقت • اندازہ

کن که چه حالم بود درین ساعت • که در طویله نامردمم بباید ساخت • فرد پای در زنجیر

کر کہ کیا حال ہووے میرا بیچ اس ساعت کے • کہ بیچ طویلہ نامردون کے مجکو چاہیے سازش کرنا • پانون بیچ زنجیر کے

پیش دوستان • به که با بیگانگان در بوستان • بر حالت من رحمت آورد و بده دینار

آگے دوستون کے بہتر کہ ساتہ بیگانون کے بیچ باغ کے • اوپر حالت میرے کے مہربانی لایا اور ساتہ دس دینار

از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من درآورد

قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتہ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکہتا تہا بیچ نکاح میرے کے لایا

چون مدتی برآمد بدخوی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت

جو ایک مدت گذری بدخوئی اور لڑائی کا منہ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا

و عیش مرا منغص میداشت • زن بد در سرای مرد نکو • هم درین عالم است دوزخ او

اور خوشی زندگی میری کی تنگ کر رکہتی تہی • عورت بد بیچ گہر مرد نیک کی • بہی بیچ اسی عالم کے ہے دوزخ اوسکا

زنهار از قرین بد زنهار • وقنا ربنا عذاب النار • باری زبان تعنت دراز

پناہ پکڑ ہمنشین بد سے پناہ • نگاہ رکہ ہمین ای پروردگار ہمارے عذاب دوزخ سے • ایکبار زبان بدگوئی کی دراز

کرده همی گفت تو آن نیستی که پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید

کرکے کہتی تہی تو وہ نہیں ہے کہ باپ میرے نے تجہکو فرنگ سے مول لیا کہا مین نے ہان مین وہی ہون کہ ساتہ دس دینار کے

فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد • شنیدم گوسفندی را بزرگی

فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتہ سو دینار کے بیچ ہاتہ تیرے کے گرفتار کیا • سنا مین نے کہ ایک بکری کو کسی بزرگ نے

رهانید از دهان و دست گرگی • شبانگه کارد بر حلقش بمالید • روان گوسفند

چہڑایا منہ اور ہاتہ ایک بہیڑیے کے سے • رات کو وقت چہری در حلق اوسکے کی ملی • روح بکری کی اوس سے

از وی بنالید • که از چنگال گرگم در ربودی • چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

روئی کہ چنگل بہیڑیے کے سے مجکو لیگیا تو • جو دیکہا مین نے آخر آپ بہیڑیا تہا تو

حکایت یکی از پادشاهان عابدی را پرسید که عیالان چگونه و وقت اوقات عزیز

ایک بادشاہ نے ایک عابد کی تئیں پوچھا کہ لڑکی بالی اور جورو کتنا وقت عزیز

چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و همه روز در بند

کیونکر گذرتا ہے کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبح کو بیچ دعا اور حاجتوں کے اور تمام دن بیچ فکر

اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف او معین

خرچ دنیا کی بادشاہ کو تئیں مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینہ اوسکے کو مقرر

دارند و بار عیال از دل او برخیزد مثنوی ای گرفتار پای بند عیال + دیگر

رکھیں اور بوجھ لڑکوں کا دل اوسکے سے اوٹھے ای گرفتار پای بند لڑکون کے پھر

آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامه و قوت + بازت آرد ز سیر در ملکوت

آزادگی کا مت باندھ خیال غم لڑکوں اور روٹی اور کپڑی اور غذا کا پھر تجکو لاوے سیر بیچ ملکوت کے

همه روز اتفاق میسازم + که بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز بربندم

تمام روز اتفاق کرتا ہوں میں کہ رات کو ساتھ خدا کے موافقت کروں میں رات کو جو نیت نماز کی باندھتا

چه خورد بامداد فرزندم حکایت یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی

خیال آتا ہے کہ صبح کو کیا کھاویگا فرزند میرا ایک عبادت کرنیوالا بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تھا

و برگ درختان خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر

اور پتی درختوں کے کھاتا تھا ایک بادشاہ ساتھ حکم زیارت کے نزدیک اوسکی گیا کہا اگر

مصلحت بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت از این به

مصلحت دیکھتا ہے تو بیچ شہر کے واسطے تیرے ایک مقام بناؤں میں کہ فراغت عبادت کی اس سے بہتر

دهد و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما اقتدا

ہووے اور دوسرے بھی ساتھ برکت دمون تمہارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتھ نیک عمل تمہارے کے پیروی

کنند زاهد را این سخن قبول نیامد و بجاافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر

کریں زاہد کو تئیں یہ بات قبول نہ آئی ایک نے وزیروں سے کہا اوسکو نگہبانی خاطر

ملک را روا باشد که روزی بشهر آیی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر
بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دن بیچ شہر کے آوے تو اور کیفیت مکان کی معلوم کرے پس اگر
صفای وقت عزیزان از صحبت اغیار کدورتی پذیرد اختیار باقیست آورده اند
صفائی وقت عزیزوں کی بیچ صحبت غیروں کے سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہیں
که عابد در آمد و بستانسرای ملک دیده اند مقامی دلگشای روان آسای
کہ عابد بیچ شہر کے آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام
چون بهشت مثنوی گل سرخش چو عارض خوبان سنبلش همچو زلف محبوبان
مانند بہشت کے گل سرخ اوسکا مانند رخسار معشوقوں کے سنبل اوسکا مانند زلف معشوقوں کے
همچنان از نهیب برد عجوز شیر ناخورده طفل دایه هنوز شعر و افانین علیها
اوسی طرح دہشت سردی بڑھیا کی جاڑے کے دودھ نہ پیا دائی کے لڑکے نے ابتک اور شاخیں اوپر اوسکے
جلنار علقت بالشجر الاخضر نار ملک در حال کنیزکی ماهروی پیش او
گل انار معلق کیے ہیں اوپر درخت سبز کی آگ بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہرو اوسکی عابد کے
فرستاد که وصفش بیت شعر از این مه پاره عابد فریبی ملائک صورتی
بھیجی کہ تعریف اوسکی یہ ہے ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کو فریب دینے والی فرشتوں کی سی صورت
طاوس زیبی که بعد از دیدنش صورت نبندد وجود پارسایان را شکیبی همچنان در
طاوس کی سی زیب کہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھے وجود پارسایوں کو صبر اوسی طرح
عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعه هلک الناس حوله عطشا
پیچھے اوسکے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اوسکے از روی پیاس
و هو ساق یری ولا یسقی دیده از دیدنش نگشتی سیر همچنان کز فرات
اور وہ ساقی ہو دکھلائی دیتا ہو اور نہیں پلاتا ہے آنکھ دیکھنے اوسکے سے سیر نہ ہوتی جیسے کہ فرات
مستسقی عابد طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر
پہننا پکڑی اور میوہ جات اور خوشبویات اور مٹھائیوں سے بہرہ ور ہونا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کی نظر
کردن خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک
کرنا اور دانایوں نے کہا ہے زلف خوبصورتوں کی زنجیر پاؤں عقل کی ہے اور جال چڑیا عقلمند کا
بیت در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش مرغ زیرک بحقیقت منم امروز و تو
بیچ سر اور کام تیری کی کیا میں نے دل اور دین باوجود تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت میں آج کے دن ہوں میں اور تو
دامی یعنی بجلد دولت وقت مجموع بزوال آمد چنانچه گویند قطعه هر که هست
جال ہی حاصل کلام کا دولت وقت اطمینان کی اوپر زوال کی آئی جیسا کہ کہتے ہیں جو کوئی کہ ہے
از فقیه و پیر و مرید و زبان آوران پاک نفس چون بدنیای دون فرود آمد
عالم اور پیر اور مرید سے اور شاعروں پاک دم سے جس وقت بیچ دنیای کمینی کے وارد ہوا
بعسل در بماند پای مگس باری دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت
بیچ شہد کے رہا پاؤں مانند مکھی کے بار دوسری بادشاہ نے ساتھ دیکھنے اوسکے رغبت کی عابد کو دیکھا صورت
نخستین بگردیده و سرخ و سپید برآمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری
پہلی سے پھرا اور سرخ و سپید ہوا اور موٹا ہوا اور اوپر بالش کی تکیہ مارے اور غلام پری
پیکر بمروحه طاؤسی بر بالا سر ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا
ساتھ پنکھا طاؤسی کے اوپر سر کے کھڑا اوپر سلامت حال اوسکی کی خوشی کی اور ہر ایک مقدمہ سے بات کی تو
ملک بانجام سخن گفت چنین که من این هر دو طائفه را دوست میدارم کس ار دیگر علما
بادشاہ نے ساتھ آخر سخن کے کہا جیسا کہ میں ان دونوں گروہوں کو دوست رکھتا ہوں نہیں کوئی جیسا عالم
و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند
اور دوسرا زاہد وزیر دانا جہاں دیکھا ہوا استاد کہ ساتھ اوسکی تھا کہا ای صاحب
شرط دوستی آنست که با هر دو طایفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند
شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتھ ہر دونوں گروہ کی نیکی کرے تو عالموں کو زر دے تاکہ زیادہ پڑھیں

و زاهدان را چیزی بده تا زاهد بمانند **قطعه** خاتون خوبصورت پاکیزه روی را

اور زاہدوں کو کچھ دے تو زاہد رہیں عورت خوبصورت پاکیزہ منہ کی تئیں

نقش و نگار و خاتم فیروزه گو مباش ۔ درویش نیک سیرت و فرخنده روی را

نقش اور نقش بیل اور انگوٹھی فیروزی کی کچھ مت ہو فقیر نیک خصلت اور مبارک منہ کے تئیں

نان رباط و لقمهٔ دریوزه گو مباش **فرد** تا مرا هست و دیگرم باید + گر نخوانند

روٹی سرای کی اور لقمہ گدائی کا کچھ مت ہو جب تک میری تئیں ہی ہیات اور دوسری مجھکو چاہئے جو پڑھیں

زاهدم شاید **حکایت** مطابق این سخن چنین پادشاهی را مهمی پیش آمد

زاہد مجھکو لائق ہے مطابق اس بات کے ہی اسیطرح ایک بادشاہ کی تئیں ایک کام مشکل آگیا

گفت اگر انجام این حالت بمراد من برآید چندین درم دهم زاهدان را

کہا اگر آخر ہونا اس حالت کا موافق مراد میری کی ہووے اتنے درم دونگا زاہدوں کے تئیں

چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط

جب حاجت اسکی بر آئی اور فکر خاطر اسکی سے گئی پورا کرنا نذر کا اسکو ساتھ وجود شرط کے

لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسهٔ هزار درم داد تا بزاهدان صرف کند

لازم آیا ایک کی تئیں غلاموں خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی تو زاہدوں کو بانٹ دے

گویند غلامی عاقل هشیار بود همه روز بگردید و شبانگه باز آمد و درمها را بوسه داد

کہتے ہیں غلام دانا اور ہشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کے وقت پھر آیا درموں کی تئیں بوسہ دیا

و پیش ملک بنهاد و گفت زاهدان را چندانکه طلب کردم نیافتم گفت اینچه

اور آگے بادشاہ کے رکھا اور کہا زاہدوں کی تئیں جتنا کہ طلب کیا میں نے نہ پایا کہا یہ کیا

حکایت است آنچه من دانم درین ملک چهار صد زاهد است گفت ای خداوند جهان

بات ہے جو کچھ میں جانتا ہوں بیچ اس ملک کے چار سو زاہد ہیں کہا ای صاحب جہان

آنکه زاهد است نمی ستاند و آنکه میستاند زاهد نیست ملک بخندید ندیمان را گفت چندانکه مرا در حق

وہ کہ زاہد ہی نہیں لیتا ہے اور وہ کہ لیتا ہے زاہد نہیں بادشاہ ہنسا اور مصاحبوں کی تئیں کہا جتنا کہ میرے

درویشان و رضای پریشان ارادت ست ما قرار این شوخ دیده با عداوت
فقیروں اور خدا پرستوں سے کہ خواہش ہے اور ماقرار اس شوخ دیدہ کی بیچ دشمنی ہے
و انکار و حق بجانب اوست شعر زاهد که درم گرفت و دینار * زاهدتر ازو یکی
اور انکار اور حق طرف اوسکی ہے زاہد کہ روپے لیے اور اشرفی زاہد زیادہ اوس سے
بدست آر حکایت یکی از علمای راسخ را پرسیدند چه گوئی در نان وقف
ایک کو عالموں ہوشیار سے پوچھا کیا کہتا ہے تو بیچ روٹی خیرات کے
ہاتھ کے لا
گفت اگر نان از بهر جمعیت خاطر می ستاند حلالست و اگر جمع از بهر نان
کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہے حلال ہے اور جو جمعی ہی واسطے روٹی کے
می نشیند حرام شعر نان از برای کنج عبادت گرفته اند * صاحبدلان
بیٹھتا ہے حرام روٹی واسطے گوشہ عبادت کی اختیار کی ہے صاحبدلوں نے
نه کنج عبادت برای نان حکایت درویشی بمقامی درآمد که صاحب آن
نہیں گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے ایک فقیر بیچ ایک مقام کی آیا کہ صاحب اوس
بقعه کریم النفس بود طایفه اهل فضل و صحبت او هریک بذله و لطیفه همی گفتند
جگہ کا نیک ذات تھا ایک گروہ صاحب بزرگی کا بیچ صحبت اوسکی کے ہر ایک ناطق اور لطیفے کہتے تھے
و درویش راه بیابان قطع کرده بود و مانده و چیزی نخورده یکی از آن میان بطریق
اور فقیر نے راہ جنگل کی کاٹی تھی اور ماندہ ہوا اور کچھ نہ کھایا ایک نے اوس درمیان سے بطور راہ
ظرافت گفت ترا هم چیزی بباید گفت گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست
خوش طبعی کے کہا تجھ کو بھی ایک چیز چاہیے کہنا کہا مجھ کو مانند اوروں کی بزرگی اور ادب نہیں ہے
و چیزی نخوانده ام بیک بیت از من قناعت کنید همگنان برغبت گفتند بگوی گفت
اور کچھ نہیں پڑھا ہے ایک بیت پر مجھ سے قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کے کہا کہو کہا
شعر من گرسنه در برابر سفره نان * همچو عزبم بر در حمام زنان * یاران نهایت عجز او بدانستند
میں بھوکا بیچ برابر دسترخوان روٹی کا مانند مجرد کے ہوں بیچ دروازہ حمام عورتوں کے یاروں نے نہایت عاجزی اوسکی جانی

و سفره پیش او آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم
اور دسترخوان آگے اوسکے لائے صاحب دعوت نے کہا اے یار ایک ساعت توقف کرو کہ خدمتگار میرے
کوفته بریان همی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر کوفته بر سفرهٔ من گو
کوفتے بھونا کرتے ہیں فقیر سر اوٹھایا اور ہنسا اور کہا کوفتہ اوپر دسترخوان میرے کہو
مباش + کوفته را نان تهی کوفته ست حکایت مریدی گفت پیر را چه کنم
مت ہو بھوکے کو تہی روٹی کوفتہ ہے ایک مرید نے کہا پیر کو میں کیا کروں
کز خلائق برنج اندرم از بسکه بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد
کہ خلقوں سے رنج میں ہوں از بسکہ واسطے زیارت میری کی آتی ہیں اور اوقات میری بیچ آنے جانے
ایشان تشویش میباشد گفت آنچه درویشانند مر ایشانرا وامی بده و آنچه توانگرانند
انکی کی پریشانی ہوتی ہے کہا جو کوئی فقیر ہیں اونکو قرض دے اور جو کہ تونگر ہیں
از ایشان چیزی بخواه که دیگر یکی گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود
اون سے کچھ سوال کر کہ دوسرا ایک گرد تیری نہ پھرے جو بھیک مانگنے والا آگے چلنے والا لشکر اسلام کا ہووے
کافر از بیم توقع برود تا در چین حکایت فقیهی پدر را گفت هیچ ازین
کافر ڈر سوال کے سے جاوے چین تک ایک عالم نے باپ کو کہا کچھ ان
سخنان دلاویز رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکه نمی بینم مر ایشانرا فعلی موافق گفتار
باتوں دل لبھانے والی رنگین کلام کرنے والوں سے بیچ میرے اثر نہیں کرتی ہیں بسبب اسکے کہ نہیں دیکھتا ہوں انکا کام موافق کلام کے
ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم و غله اندوزند
چھوڑنا دنیا کا لوگوں کو سکھلاتے ہیں آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں
عالمی را که گفت باشد و بس هرچه گوید نگیرد اندر کس
جس عالم کا کہ فقط کہنا ہووے اور بس جو کچھ کہے اثر نہ کرے گا کسی میں
عالم آنکس بود که بد نکند نه بگوید بخلق و خود نکند
عالم وہ ہووے کہ برا نہ کرے نہ کہے واسطے خلق کے اور آپ نہ کرے
أتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم بیت عالم که کامرانی و تن پروری کند
کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور بھلا دیتے ہو آپ کو عالم کہ مقصد پوری کرے اور تن پروری کرے

کند. او خود اشتن کلمت گرا رهبری کند. پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال

کرے وہ آپ گمراہ ہے کسکو نہیں راہ بتایا کرے باپ نے کہا اے بیٹے برفور اس خیال

باطل نشاید روی از تربیت ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت

بیہودہ کی نہ چاہیے منہ نصیحت کرنے والوں سے پھیرنا اور عالموں کی نہیں چاہیے گمراہی سے

منسوب کردن و در طلب عالم معصوم از فواید علم محروم ماندن همچو نابینایی که

نسبت کیا گیا کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدوں علم سے بے نصیب رہنا مانند ایک اندھے کی ہے کہ

شبی در وحل افتاده بود و میگفت آخر یکی از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید

ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک مسلمانوں سے ایک چراغ آگے راہ میری کے رکھو

زنی فاجره بشنید و گفت تو که چراغ نبینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ

اور ایک عورت بدکار نے سنا اور کہا تو کہ چراغ نہیں دیکھتا ہے تو ساتھ چراغ کے کیا دیکھیگا تو ویسی ہی مجلس

چون کلبه بزاز ست آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی نیاوری

مانند دکان بزاز کے ہے اوس جگہ جبتک نقد نہ دیگا تو اسباب نہ لیگا تو اور یہاں جبتک خواہش نہ لاویگا تو

سعادتی نبری قطعه گفت عالم بگوش جان بشنو ور نماند بگفتنش کردار باطلست

ایک نیکبختی نہ لیجاویگا تو کہنا عالم کا ساتھ کان جان کے سن جو نہیں موافق کہنے اوسکے کی عمل بیہودہ ہے

آنچه مدعی گوید خفته را خفته کی کند بیدار مرد باید که گیرد اندر گوش ور نبشتست پند

جو کچھ مدعی کہتا ہے سوئے ہوئے کو نہیں سویا کب کریگا جاگتا مرد چاہیے کہ پکڑے بیچ کان کے جو لکھی ہے نصیحت

بر دیوار قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه بشکست عهد صحبت اهل طریق را

اوپر دیوار کے ایک صاحبدل بیچ مدرسہ کی آیا گوشہ عبادت سے توڑا قول اور صحبت اہل طریق کی کو

گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود تا کردی اختیار از آن این فریق را +

کہا میں نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا تو کیا تو نے اختیار اوس سے اس فریق کو

گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج وین جهد میکند که بگیرد غریق را حکایت

کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہے لہر سے اور یہ کوشش کرتا ہے کہ پکڑے ڈوبنے والے کو

یکی بر سر راهی خفته بود و زمام اختیار از دست رفته عابدی بر وی گذر کرد و

ایک شخص بیہوش سر راہ کی سوتا تھا اور باگ اختیار کی ہاتھ سے گئی ایک عابد نے اوپر اوسکی گذر کیا اور

در آن حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر برآورد و گفت و اذا مروا

بیچ اوس حالت بری اوسکی کے نظر کی جوان نے خواب مستی سے سر اوٹھایا اور کہا جو وقت کہ گذرتے ہیں ساتھ

باللغو مروا کراما شعر اذا رأیت اثیما کن ساترا و حلیما یا من تقبح

بیہودہ کے گذر جاتے ہیں بزرگی سے جس وقت دیکھے تو گنہگار کو تو ہو پردہ پوش اور بردبار اے جو برا کرتا

امری لم لا تمر کریما قطعه متاب ای پارسا روی از گنهگار ببخشایندگی

کام میرا کیوں نہیں گذرتا جوانمرد مت پھیر اے پرہیزگار منہ گنہگار سے ساتھ بخشش کے

در وی نظر کن اگر من ناجوانمردم بکردار تو بر من چون جوانمردان گذر کن

بیچ اوسکے نظر کر اگر میں ناجوانمرد ہوں بیچ کام تو اوپر میرے مانند جوانمردوں کے گذر کر

حکایت طائفه رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند

ایک گروہ خلاف شرع جھگڑے ایک فقیر کے باہر آئی اور باتیں نالائق کہیں

و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد که چنین

اور مارا اور ستایا گلہ بیطاقتی سے آگے پیر راہ طریقت کے لے گیا کہ ایسا

حالی رفت گفت ای فرزند خرقه درویشان جامه رضاست هر که درین

حال گذرا کہا اے بیٹے گدڑی فقیروں کی جامہ رضا کا ہے جو کوئی بیچ

کسوت تحمل بی‌مرادی نکند مدعیست و خرقه بر وی حرامست قطعه دریای فراوان نشود

تیره بسنگ عارف که برنجد تنک آبست هنوز قطعه گر گزندت رسد تحمل کن که بعفو از گناه

پاک شوی ای برادر چو عاقبت خاکست خاک شو پیش از آنکه خاک شوی حکایت

حکایت شنو که در بغداد
یہ بات سن کہ بیچ شہر بغداد کے

رایت و پرده را خلاف افتاد
جھنڈی اور پردہ کی بیچ خلاف پڑا

رایت از گرد راه و رنج رکاب
جھنڈی نے گرد راہ اور رنج سواری کی سے

گفت با پرده از طریق عتاب
کہا ساتھ پردہ کی راہ غصے سے

من و تو هر دو خواجه تاشانیم
میں اور تو دونوں غلام ایک مالک کے ہیں ہم

بندهٔ بارگاه سلطانیم
خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم

من ز خدمت دمی نیاسودم
میں خدمت سے ایک دم نہیں آسودہ ہوا ہوں

گاه و بیگاه در سفر بودم
وقت بے وقت بیچ سفر کی ہوتا ہوں میں

تو نه رنج آزموده نه حصار
تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ

نه بیابان و باد و گرد و غبار
نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار

قدم من بسعی پیشتر است
قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے

پس چرا عزت تو بیشتر است
پس کس واسطے آبرو تیری زیادہ ہے

تو بر بندگان مه روئی
تو پاس غلامان خوبصورت کی ہے تو

با غلامان یاسمن بوئی
ساتھ غلامان چنبیلی کی بو کی ہے تو

من فتاده بدست شاگردان
میں پڑا بیچ ہاتھ سپاہیوں کے

بسفر پای بند و سرگردان
بیچ سفر کی مقید اور سرگردان

گفت من سر بر آستان دارم
کہا میں نے سر اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہوں میں

نه چو تو سر بر آسمان دارم
نہ مانند تیری سر اوپر آسمان کے رکھتا ہوں میں

هر که بیهوده گردن افرازد
جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے

خویشتن را بگردن اندازد
اپنے تئیں گردن کی بل گراوے

حکایت یکی از صاحبدلان
ایک نے صاحبدلوں سے

زورآزمائی را دید بهم برآمده و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالتست گفتند
ایک پہلوان کو دیکھا غصہ میں آیا ہوا اور کف اوپر منہ کے ڈالے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے کہا

فلان دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنی
فلانے نے گالی دی اسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اوٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی

نمی آرد لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی
نہیں لاتا ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مردی کا چھوڑ عاجز نفس کمینہ کیا مرد ہے کیا عورت

گرت از دست برآید دهنی شیرین کن مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی
جو تیرے ہاتھ سے ہو سکے کوئی منہ میٹھا کر مردی نہیں کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر منہ کسی کے

قطعه اگر خود بردرد پیشانی پیل ÷ نه مردست آنکه در وی مردمی نیست ÷ بنی آدم

اگرچہ قطعًا کہپاڑی پیشانی ہاتھی کے نامردی وہ کہ بیچ اوسکے مروت نہیں ہے اولاد آدم کی

سرشت از خاک دارند ÷ اگر خاکی نباشد آدمی نیست حکایت بزرگی را پرسیدم

خمیر خاک سے رکہتے ہیں جو خاکساری نکری آدمی نہیں ہے ایک بزرگ کو پوچھا

از سیرت اخوان صفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد

خصلت بہائیوں صفاکی سے کہا کمترین وہ بات ہے کہ مقصد خاطر یاروں کا اوپر مصلحتوں اپنی کے مقدم رکہے

حکما گفته اند برادر که در بند خویشست نه برادرست و نه خویشست فرد

حکیموں نے کہا ہی بہائی کہ بیچ فکر اپنے کے ہے نہ بہائی ہے اور نہ اپنا ہے

همره اگر شتاب کند همره تو نیست ÷ دل در کسی مبند که دلبسته تو نیست فرد چون

ساتہی جو جلدی کرے ہمراہ تیرا نہیں ہے دل بیچ اوس کسی کی مت باندہ کہ دل لگا تیرا نہیں ہے جس جو

نبود خویش را دیانت و تقوی ÷ قطع رحم بهتر از مودت قربی ÷ یاد دارم که

نہو واسطے اپنے دینداری اور پرہیزگاری قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سی عزیزوں کی یاد رکہتا ہوں میں کہ ایک

مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی در کتاب

مدعی نے بیچ اس بیت کے اوپر قول میری کی طعنہ کیا تہا اور کہا کہ حق تعالے نے بیچ کتاب

مجید از قطع رحم نهی کرده است و بمودت ذوا القربی فرموده و آنچه تو گفتی مناقض آنست

پاک کی قطع کرنے قرابت سے منع کیا ہی اور ساتہ قرابت دوستی صاحب قرابت کو فرمایا ہی اور جو تو نے کہا اوسکی ضد ہی

گفتم وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما

کہا میں نے اور اگر کوشش کریں تیرے ماں باپ اوپر اس بات کی کہ شرک کرے تو ساتہ میری جسکی تجکو خبر نہیں پس مت کہنا مان انکا

بیت هزار خویش که بیگانه از خدا باشد ÷ فدای یک تن بیگانه کاشنا باشد

ہزار رشتہ دار کہ بیگانہ خدا سے ہو تصدق ایک تن بیگانے کے کہ آشنا ہو

حکایت منظوم پیرمردی لطیف در بغداد ÷ دخترک را بکفشدوزی داد

ایک پیرمرد خوش طبع نے بیچ بغداد کی چھوٹی لڑکی اپنی ایک جوتی والے کو دیا

[illegible]

مردک سنگدل چنان بگزید	لب دختر که خون ازو بچکید	بامدادان پدر چنان دیدش
اوس مرد بخیل کہ سنگدل تھا ایسا کاٹا	لب لڑکی کا کہ خون اوس سے ٹپکا	صبحکو باپ نے ایسا دیکھا اوسکو
پیش داماد رفت و پرسیدش	کای فرومایه این چه دندان است	چند خائی لبش نه انبان است
آگے داماد کے گیا اور پوچھا اوسکو	کہ اے کمینے یہ کیا دانت ہین	کیتک چبائی تو لب اوسکے نہیں چمڑہ کا تھیلا
بمزاحت نگفتم این گفتار	هزل بگذار و جد ازو بردار	خوی بد در طبیعتی که نشست
ساتھ خوش طبعی کے نکہی مین نے یہ بات	بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اوس سے اوٹھا	خوی بد بیچ جس طبیعت کی کہ بیٹھے
ندهد جز بوقت مرگ از دست		
نہین چھوڑتی سوای وقت موت کی ہاتھ سے		

حکایت آورده اند که فقیهی دختری داشت بغایت
کہتے ہین کہ ایک دانا ایک لڑکی رکھتا تھا نہایت
زشت روی بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی در مناکحت او رغبت نمیکرد
بدشکل جگہ عورتون کے پہونچی باوجود دولت کی کوئی نکاح مین لاتے اوسکی رغبت نہین کرتا تھا

زشت باشد دبیقی و دیبا + که بود بر عروس نازیبا + فی الجمله بحکم ضرورت
زبون ہوتی دبیقی اور دیبا + کہ ہووی اوپر دولھن بدشکل کی حاصل کلام کا ساتھ حکم ضرورت کے
با ضریری عقدش ببستند و آورده اند که حکیمی دران تاریخ از سرندیب
ساتھ ایک اندھے کی نکاح اوسکا باندھا کہتے ہین کہ ایک حکیم بیچ اوس تاریخ کے سرندیپ سے
آمده بود که دیده نابینا را روشن همیکرد فقیه را گفتند داماد خود را علاج نکنی
آیا تھا کہ آنکھ اندھے کی روشن کرتا تھا دانشمند کو کہا داماد اپنے کو کیون علاج نہین کرتا ہے تو
گفت ترسم که بینا شود و دخترم را طلاق دهد شوی زن زشت روی نابینا به
کہا ڈرتا ہون کہ دیکھنے والا ہو اور لڑکی میری کو طلاق دیوی خاوند بدشکل عورت کا اندھا بہتر ہے

حکایت پادشاهی بدیده استحقار در طائفه درویشان نظر کرد یکی از آنمیان بفراست
بادشاہ ایک نے ساتھ آنکھ حقارت کی بیچ گروہ فقیرون کے نظر کیا ایک اون مین سے ساتھ دانائی کے
بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش خوشتریم
دریافت کیا اور کہا اے بادشاہ ہم بیچ اس دنیا کے ساتھ زندگانی کی تجھ سے خوشتر ہین ہم اور ساتھ فوج کی تجھ سے کمتر ہین ہم

و برکه بر ابراهیم و بقیامت بهتر انشاء الله تعالی **مثنوی** اگر کشور خدای کامرانست
اور سلامتی کی بنا پر جیسے ہم اور ہیچ قیامت کے بہتر اگر چہ بادشاہ ہو تو نے — اگر ایک ملک کا صاحب مقدور ہے
وگر درویش حاجتمند نانست • دران ساعت که خواهند این و آن مرد • نخواهند از
اور اگر فقیر حاجتمند روٹی کا ہے — پیچھے اوس ساعت کی کہ چاہینگے یہ اور وہ مرنا — نچاہینگے
جهان بیش از کفن برد • چو رخت از مملکت بربست خواهی • گدائی بهترست از پادشاهی
جہان سے زیادہ کفن کے لیجانا — جو اسباب بادشاہی کا باندھا چاہے تو — فقیری بہتر ہے بادشاہی
طریقت ظاهر درویشی جامهٔ ژندست و موی سترده و حقیقت آن دل زنده
ظاہر فقیری کا جامہ گدڑی کا ہے اور بال مونڈی ہوئی اور حقیقت اوسکی دل جیتا
و نفس مرده **قطعه** نه آنکه بر در دعوی نشیند از خلقی • وگر خلاف کنندش بجنگ
اور نفس مرا ہوا — نہ وہ کہ اوپر در دعوی کی بیٹھے خلق سے — اگر چھوڑ کرین اوسکو واسطے لڑائی کر
برخیزد • که گر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگی • نه عارفست که از راه سنگ برخیزد **طریقت**
اوٹھے — کہ گر پہاڑ سے نیچے ڈہلکی ایک پتھر — نہ عارف ہی کہ راہ سے اوٹھے — رستہ
طریق درویشان ذکرست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید
راہ فقیروں کی ذکر کرنا خدا کا ہی اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور خیرات کرنا اور کم خوری اور
و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها که گفتم موصوفست بحقیقت درویشست و اگر
اور نگاہ رکھنا اوسی پر اور ماننا اور برداشت کرنا جو کوئی ساتھ ان صفتوں کے کہا میں تعریف کیا گیا ہے حقیقت کے فقیر ہے اور اگر
در قباست اما هرزه گردی بی نماز هوا پرست هوس باز که روزها بشب آرد در بند شهوت
بیچ قبا کی ہے — لیکن بیہودہ پھرنیوالا بی نماز اور شہوت پرست اور حرص کھیلا کہ دنوں کو رات تک لاوے بیچ فکر شہوت
و شبها روز کند در خواب غفلت و بخورد هر چه در میان آید و بگوید هر چه بر زبان
اور راتوں کو دن کرے بیچ خواب غفلت کی اور کھاوے جو کچھ کہ سامنے آوے اور بولے جو کچھ اوپر زبان
آید رندست و اگر در عباست **قطعه** ای درونت برهنه از تقوی • کز برون جامهٔ ریا داری
آوے رند ہے اور جو بیچ گدڑی کی ہے — ای دل تیرا ننگا پرہیزگاری سے — کہ باہر جامہ مکر کا رکھتا ہی تو

پرده هفت رنگ در بگذار
پردہ سات رنگ کا دروازی پر مت چھوڑ

دیدم گل تازه چند دسته
دیکھا میں نے پھول تازی کتنے دستے

تا در صف گل نشیند او نیز
تو بیچ قطار پھولونکی بیٹھے وہ بھی

گر نیست جمال و رنگ و بویم
جو نہیں ہے صورت اور رنگ اور بو مجکو

پرورده نعمت قدیمم
پالی ہوئی نعمت کی قدیم کی ہوں میں

با آنکه بضاعتی ندارم
باوجود اسکی کچھ اسباب نہیں رکھتی ہوں میں

چون هیچ وسیلتش نماند
جو کچھ وسیلہ اوسکو نہ رہے

ای بار خدای عالم آرای
ای بار خدا عالم کی آراستہ کرنیوالی

ای مرد خدا ره خدا گیر
ای مرد خدا کی راہ خدا کی لے

تو که در خانه بوریا داری
تو کہ بیچ گھر کے بوریا رکھتا ہی تو

بر گنبدی از گیاه بسته
اوپر گنبد کی گھاس سے بندھی ہوئے

بگریست گیاه و گفت خاموش
روئی گھاس اور کہا خاموش

آخر نه گیاه باغ اویم
آخر نہ گھاس باغ اوسکی کی ہوں میں

گر بی هنرم وگر هنرمند
جو بی ہنر ہوں میں اور جو عقلمند

سرمایه طاعتی ندارم
پونجی عبادت کی نہیں رکھتی ہوں میں

رسم است که مالکان تحریر
رسم ہی کہ مالک آزاد کرنیکی تحریر صاحبان دفتر

بر سعدی پیر خود ببخشای
اوپر سعدی بڈھی اپنی کی بخشش کر

بدبخت کسی که سر بتابد
بدبخت وہ شخص ہے کہ سر پھیرے

مثنوی

گفتم چه بود گیاه ناچیز
کہا میں نے کیا ہووی گھاس بے حقیقت

صحبت نکند کرم فراموش
صحبت نہیں کری کرم بھلانا

من بنده حضرت کریمم
میں بندہ درگاہ خدا کا ہوں میں

لطف است امیدم از خداوند
مہربانی کی ہی امید مجکو صاحب سے

او چاره کار بنده داند
وہ تدبیر کام بندہ کی جانتا ہے

آزاد کنند بنده پیر
آزاد کریں بندہ بڈھے کو

سعدی ره کعبه رضا گیر
ای سعدی راہ کعبہ رضامندی کی لے

زین در که دری دگر نیابد
اس در سے کہ وہ اور در دوسرا نہ پاوے

حکایت حکیمی را پرسیدند سخاوت و شجاعت کدام بهتر است گفت آنکس
ایک حکیم کی تئیں پوچھا سخاوت اور شجاعت سے کون بہتر ہے کہا اوس شخص نے

که سخاوت است بشجاعت حاجت نیست **فرد** نبشته است بر گور بهرام گور
کہ سخاوت ہے شجاعت کی احتیاج نہیں ہے لکھا ہے اوپر قبر بہرام گور کے

[illegible]

کرم دست کرم به که بازوی زور ٭ نماند حاتم طائی ولیک تا باید بماند نام

کرم کا ہاتھ بخشش کا بہتر کہ بازو سے قوت والا — نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام

بلندش به نیکوی مشهور ٭ زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را ٭ چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

بلند اوسکا ساتھ نیکی کے مشہور — زکات مال کی باہر کر کہ بڑھی شاخ انگور کی تئیں جب باغبان کاٹے زیادہ دے انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهنده مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت

ایک سوال کرنیوالا مغرب کا بیچ بازار کپڑا بیچنیوالوں حلب کے کہتا تھا ای صاحبوں مال کے

اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

اگر تمہاری تئیں انصاف ہوتا اور ہمارے تئیں قناعت رسم سوال کی جہان سے اٹھ جاتی

قطعه ای قناعت توانگرم گردان ٭ که ورای تو هیچ نعمت نیست ٭

ای قناعت دولتمند مجکو کر — کہ سوای تیری کوئی دولت نہیں ہے

کنج صبر اختیار لقمان است ٭ هر کرا صبر نیست حکمت نیست حکایت

گوشہ صبر کا اختیار لقمان کا ہے — جس شخص کو نہیں صبر نہیں ہے حکمت نہیں ہے

دو امیرزاده در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکی

دو امیرزادے مصر میں تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک بڑا علامہ

علامهٔ عصر گشت و آن دگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی

زمانے کا ہوا اور وہ دوسرا عزیز مصر کا ہوا پس یہ دولتمند آنکھ حقارت کی بیچ عالم کی نظر کرتا تھا اور کہتا تھا

من بسلطنت رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری

میں بیچ سلطنت کے پہنچا اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا کہا ای بھائی شکر نعمت خدا کا

عز اسمه همچنان افزون‌تر است بر من که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید یعنی ملک مصر

نام اسکا ایسا ہی زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے یعنی علم اور تیری تئیں میراث فرعون و ہامان کی پہنچی یعنی ملک مصر

افزونتر انصاف وادن زکوۃ ودرصفات بیم درقناعت و بلاسے موجب قناعت [illegible]

یعنی ملک مصر (مثنوی) من آن مورم که در پایم بمالند ۔ نه زنبورم که از

یعنی ملک مصر کا ۔ میں وہ چیونٹی ہوں میں کہ بیچ پانوں کے مجکو ملتے ہیں ۔ نہ بھڑ ہوں میں کہ

نیشم بنالند ۔ کجا خود شکر این نعمت گزارم ۔ که زور مردم آزاری ندارم

ڈنک میرے سے روتے ہیں ۔ کہاں تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کروں میں ۔ کہ زور آدمی کی آزار دینے کا نہیں رکھتا ہوں

حکایت درویشی را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت و خرقه بر خرقه میدوخت و

ایک فقیر کو میں نے سنا ہے کہ بیچ آگ فاقہ کے جلتا تھا اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا

تسکین خاطر خود را میگفت (شعر) بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق که بار

اور تسلی خاطر اپنی کو یوں کہتا تھا ۔ ساتھ روٹی سوکھی کے قناعت کرتے ہیں ہم اور جامہ گدڑی کے کہ بوجھ

محنت خود به که بار منت خلق ۔ کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم

محنت اپنی کا بہتر ہے بوجھ احسان خلق سے ۔ کسی نے کہا اسکو کیا بیٹھا ہے تو کہ فلانا بیچ اس شہر کے طبیعت سخی رکھتا ہے

و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت

اور کرم عام کمر بیچ خدمت آزادوں کے باندھے ہوئی اور اوپر دروازہ دلوں کے بیٹھا اگر اوپر صورت

حالت چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان منت دارد و

حال تیرے کی جیسا کہ ہے خبردار ہووے نگہبانی خاطر عزیزوں کی رکھنا احسان رکھے اور

غنیمت شمارد گفت خاموش که در پستی مردن به که حاجت پیش کسی بردن

غنیمت گنے ۔ کہا چپ کہ بیچ پستی کے مرنا بہتر کہ حاجت کسی کے آگے لیجانی سے

(قطعه) هم رقعه دوختن به و الزام کنج صبر ۔ کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت

ٹکڑا سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا ۔ کہ واسطے کپڑے کے رقعہ اوپر آقاؤں کے لکھنا

حقا که با عقوبت دوزخ برابر است ۔ رفتن بپایمردی همسایه در بهشت ۔ حکایت

قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے برابر ہے ۔ جانا ساتھ مدد ہمسایہ کے بیچ بہشت کے

یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق بخدمت مصطفی صلی الله علیه وسلم فرستاد سالی در دیار

ایک بادشاہوں عجم سے ایک طبیب دانا کو بیچ خدمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا ایک سال بیچ ملک

عرب بود کسی تجربه پیش وی نیاورد و معالجتی از وی درخواست پیش پیغمبر

عرب کے تھا کوئی آزمایش آگے اوسکے نہ لایا اور ایک علاج اوس سے نچاہا آگے پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گلہ کرد کہ مرین بندہ را بہر معالجت اصحاب فرستادہ اند

درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام آیا اور گلہ کیا کہ خاص کر اس بندہ کو تئیں واسطے علاج کرنے یاروں کے بھیجا ہے

درین مدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معین است بجای آرد رسول علیہ السلام

بیچ اس مدت کے کسی نے مہربانی نہ کی تا وہ خدمت کہ اوپر بندہ کی معین ہے بجا لاوے رسول نے اوپر انکے سلام

گفت این طایفہ را طریقتی ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ

کہا اس گروہ کو تئیں ایک راہ ہے کہ جب تک بھوک غالب نہ ہووے نہیں کھاتے ہیں اور ابھی بھوک باقی ہو کہ

از طعام بدارند حکیم گفت اینست موجب تندرستی زمین ببوسید و برفت مثنوی سخن آنگہ کند حکیم

کھانے سے ہاتھ کھینچتے ہیں حکیم نے کہا یہی ہے سبب تندرستی کا زمین خدمت کی چومی اور گیا بات اوس وقت کرتا ہے حکیم

آغاز یا سر انگشت سوی لقمہ دراز کہ ز ناگفتنش خلل زاید یا ز ناخوردنش بجان آید

شروع یا سرا انگلی کا طرف لقمہ کی دراز کہ نہ کہنے اوسکی سے خلل پیدا ہووے یا نہ کھانے اوسکی سے جان پر آ بنے

لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است

ناچار حکمت اوسکی ہووے کہنا کھانا اوسکا تندرستی لاوے پھل بیچ کتاب تواریخ اردشیر بابکان کے آیا ہے

کہ حکیم عرب را پرسید کہ روزی چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت اینقدر چہ

کہ حکیم عرب کو تئیں پوچھا کہ ایک دن کتنا طعام چاہیے کھانا کہا سو درم بھر وزن کفایت کرتا ہے کہا اس قدر کیا

قوت دہد گفت هذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حامله

قوت دیوے کہا اسقدر اوٹھا لیگا تیرے تئیں اور جسقدر کہ زیادہ کیا او جو اس مقدار سے پس تو اوٹھانے والا

یعنی اینقدر ترا بپای همی دارد و هر چه برین زیادت کنی حمال آنی شعر خوردن برای زیستن

یعنی اسقدر تیرے تئیں قایم رکھتا ہے اور جو کچھ اوپر اسکے زیادہ کرے تو اوٹھانے والا اوسکا ہے تو کھانا واسطے جینے

و ذکر کردنست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست حکایت دو درویش خراسانی

اور ذکر کرنے کے ہے تو معتقد کہ جینا واسطے کھانے کے ہے دو فقیر خراسان کے بیچ ہمراہ

ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود که بهر دو شب افطار کردی و دیگر قوی

لازم یعنی والی صحبت آپس کے سفر کرتی تھی ایک ضعیف تھا کہ دو رات میں روزہ کھولتا کرتا تھا اور دوسرا زبردست

که روزی سه بار خوردی اتفاقاً بر در شهری بتهمت جاسوسی گرفتار آمدند هر دو را بخانه در کردند

کہ ایک دن میں تین بار کھاتا اتفاق سے اوپر دروازہ ایک شہر کے ساتھ تہمت جاسوسی کی گرفتار آئی ہر دونوں کی تئیں ایک گھر میں

و بگل برآوردند بعد از دو هفته معلوم شد که بیگناهند قوی را دیدند مرده و ضعیف جان

اور ساتھ مٹی کی چن دیا پیچھے دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بے گناہ ہیں زور آور کے تئیں دیکھا مرا اور ضعیف جان

بسلامت برده مردم درین عجب ماندند حکیمی گفت خلاف این عجب بودی کاین یکی

سلامت لے گیا آدمی بیچ اس تعجب کے تھے ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے تعجب ہوتا کہ یہ ایک بہت

بسیار خوار بوده است طاقت بینوائی نیاورد هلاک شد وآن دیگر خویشتن دار بود لاجرم

بہت کھانیوالا تھا طاقت بی توشہ ادوقی کی نہ لایا اور مر گیا اور وہ دوسرا قناعت کرنیوالا تھا ضرور کر

بر عادت خود صبر کرده بسلامت خلاصی یافت **قطعه** چو کم خوردن طبیعت شد کسی را

اوپر خو اپنی کے صبر کیا اور ساتھ سلامتی کی خلاصی پائی جب کم کھانا کسی کی طبیعت ہوئی

چو سختی پیشش آید سهل گیرد وگر تن پرورست اندر فراخی چو تنگی بیند از سختی بمیرد **حکایت**

جب سختی آگی اوسکی آوی سہج پکڑی اور جو تن پالنی والا ہی بیچ فراغت کے جب تنگی دیکھی سختی سی مر جاوی

یکی از حکما پسر را نهی همیکرد از بسیار خوردن که سیری مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی

ایک حکیموں میں سی بیٹے کی تئیں منع کرتا بہت کھانی سے کہ آسودگی آدمی کے تئیں بیمار کرتی ہی کہا ای باپ بھوک

خلق را بکشد نشنیده که ظریفان گفته اند بسیری مردن به که گرسنگی بردن گفت اندازه نگهدار

خلق کی تئیں مارتی ہی نہیں سنا ہو تو نی کہ خوش طبع کہتے ہیں آسودگی سے مرنا بہتر ہی کہ بھوک لیجانا کہا اندازہ نگاہ رکھ

کلوا واشربوا ولا تسرفوا **قطعه** نه چندان بخور کز دهانت برآید نه چندان که از ضعف جانت

کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو نہ اتنا کھا کہ منہ تیری سے نکل آوے نہ اتنا کہ ناتوانی سے جان تیرا

برآید **قطعه** با آنکه در وجود طعام است عیش نفس رنج آورد طعام که بیش از قدر بود

برآوی باوجود اسکی کہ بیچ ہونی کھانیکی ہی خوشی نفس کی رنج لاتا ہی کھانا کہ زیادہ اندازہ سے ہووے

گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند ⁂ ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود حکایت

جو گلقند ساتھ تکلف کی کھاوے تو نقصان کرے ⁂ اور جو روٹی خشک دیر کر کھاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد شعر معده چو کژ گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے ⁂ کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے ⁂ معدہ جو ٹیڑھا ہوا اور درد شکم

درد خواست ⁂ سود ندارد همه اسباب راست حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان

اور اٹھا فائدہ نہ کرے تمام اسباب درست ⁂ ایک کنجڑی کی تھین چند درم کتنی اوپر صوفیوں کے

گرد آمده بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب

قرض آتی تھی بیچ شہر واسط کے ہر روز مانگتا تھا اور باتین ساتھ سختی کے کہتا اور یار

از تعنت او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آن میان گفت نفس را

اس کی ملامت سے رنجیدہ خاطر ہوتے تھے اور برداشت کرنی سے علاج نہ تھا ایک صاحبدل بیچ اوس درمیان کے کہا نفس کے تئین

وعده دادن بطعام آسانتر است که بقال را بدرم قطعه ترک احسان خواجه اولیتر

ساتھ کھانے کے ... آسان زیادہ ہے کہ کنجڑی کی تئین ساتھ پیسوں کے چھوڑنا ⁂ احسان صاحب کا بہتر زیادہ ہے

کاحتمال جفای بوابان ⁂ به تمنای گوشت مردن به ⁂ که تقاضای زشت قصابان حکایت

اوٹھانا ظلم دربانوں سے ⁂ بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر ⁂ کہ تقاضی بری قصابوں کے ⁂ سخی

جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر

ایک سخی کو بیچ لڑائی تاتار کی ایک زخم ہوا کسی نے کہا ⁂ فلانا سوداگر نوشدارو رکھتا ہے ⁂ اگر

بخواهی باشد که دریغ ندارد و گویند بازرگان به بخل معروف بود شعر گر بجای نانش اندر سفره

مانگے تو شاید کہ دریغ نہ کرے ⁂ اور کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخل کے مشہور تھا ⁂ جو کچھ بجائے روٹی کی اوس کے دسترخوان

بودی آفتاب ⁂ تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان ⁂ جوانمرد گفت اگر دارو خواهم

ہوتا آفتاب ⁂ قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے ⁂ جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہوں

دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن از وی زهر کشنده است شعر

وہ دیوے یا نہ دیوے اور اگر دیوے فائدہ کرے یا نہ کرے ⁂ بہر صورت مانگنا اوس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بمنت خواستی ٭ در تن افزودی و از جان کاستی ٭ و حکیمان

جو کچھ کمینوں سے ساتھ احسان کے مانگا تونے بدن میں کی تو بڑھایا اور جان سے گھٹایا تو اور حکیموں نے

گفته اند اگر آب حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی

کہا ہے اگر آب زندگانی بیچیں کہاوت میں ساتھ آبرو کے دانا نہ خریدے کہ مرنا ساتھ بیماری کی بہتر زندگانی

بمذلت ٭ شعر ٭ اگر حنظل خوری از دست خوش خوی ٭ به از شیرینی از دست ترش روی

ساتھ ذلت کی ہے ٭ اگر اندرائن کھاوے تو ہاتھ سے خوش خو کی سے بہتر شیرینی ہاتھ سے ترش رو کی سے

حکایت ٭ یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان که معتقد او

ایک عالم کو عیال بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کو بزرگوں میں سے کہ اوسکا معتقد

بود بگفت روی از توقع او درهم کشید و تعرض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آ[مد]

تھا کہا منہ امید اوسکی سے غصہ میں کھینچا اور آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اوسکی کے برا آیا

قطعه ٭ ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز ٭ مرو که عیش بر او نیز تلخ گردانی ٭

نصیب سے منہ کڑوا کیے ہوئے سے آگے یار عزیز کے مت جا کہ زندگانی اوپر اوسکی بھی تلخ کرے تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو ٭ فرو نبندد کار گشاده پیشانی ٭ آورده اند

واسطے جس حاجت کی کہ جاوے تو تازہ منہ اور ہنستا جانا نہیں بند ہوتا کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ

که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چون پس از

[illegible] نے اوسکی کی زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم کی عالم نے جب بعد

چند روز مودت معهود بر قرار ندید گفت ٭ شعر ٭ بئس المطاعم حین الذل تکسبها

چند روز کے دوستی معہودہ برقرار نہ دیکھی کہا بدترین کمایا وقت ذلت کی حاصل کرے تو اوسکو

القدر منتصب و القدر مخفوض ٭ نانم افزود و آبرویم کاست ٭

ہانڈی چڑھی ہوئی ہے اور مرتبہ پست روٹی میری زیادہ کی اور آبرو میری گھٹا

بینوایی به از مذلت خواست ٭ حکایت ٭ درویشی را ضرورتی پیش آمد گفته

[illegible]

[illegible]

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای

فلانا نعمت رکھتا ہے کامل اور بخشش ذاتی شامل اگر اوپر حاجت تیری کی واقف ہووے بیشک یقین کہ بیچ جاری کرنے

آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفتم منت رهبری کنم دستش گرفت

اوسکی کی درنگ روا نرکھی کہا مین نے اوسکو نہین جانتا ہون کہا مین تیری نہین راہ لیجاتا کرونگا پکڑا اوسکا ہاتھ

تا بمنزل آن شخص در آوردم یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت

تو بیچ منزل اوس شخص کے لایا ایک کو دیکھا لب لٹکائی اور تند بیٹھا پھرا اور بات نہ کہی

کسی گفتش چه کردی گفت عطای او را بلقای او بخشیدم قطعه مبر حاجت

کسی نے کہا اوسکو کیا کیا تو نے کہا بخشش اوسکی کی نہین ساتھ شکل اوسکی کی بخشا مین نے مت لیجا حاجت

بنزدیک ترشروی که از خوی بدش فرسوده گردی اگر حاجت بری نزد کسی بر که از رویش

آگے ترش رو کے کہ خصلت بد اوسکی سے ایذا پایا گیا ہووے تو تو جو حاجت لیجاتا ہے تو نزدیک اوس شخص کے لیجا کہ منہ

بنقد آسوده گردی حکایت خشکسالی باسکندریه پدید آمد و عنان طاقت از دست

فوراً آسودہ ہووے تو ایک خشکسالی بیچ اسکندریہ کی ظاہر آیا اور باگ طاقت کی ہاتھ

درویش رفته بود و درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد اهل زمین بآسمان پیوسته قطعه نماند

فقیر سے گئی تھی اور دروازے آسمان کے اوپر زمین کے بند ہوئے اور فریاد اہل زمین کی اوپر آسمان کے ملی ہوئی نہ رہا

جانور از وحش و طیر و ماهی و مور که بر فلک نشد از بیمرادی افغانش عجب که دود دل خلق

کوئی جانور جنگلی اور پرند اور مچھلی اور چیونٹی کہ اوپر آسمان کے گئی نامرادی سے فریاد اوسکا عجب ہے کہ دھوان دل خلق

جمع می نشود که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش در چنین سالی مخنثی دور از دوستان

جمع نہین ہوتا ہے کہ بدلی ہووے اور سیلاب دیدے کا مینہ اوسکا بیچ ایسے سال کی ایک نامرد دور دوستون سے

که سخن در وصف او ترک ادبست خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اهمال ازان درگذشتن

کہ بات بیچ تعریف اوسکی کی چھوڑنا ادب کا ہے خصوصاً بیچ درگاہ بزرگون کے اور بطریق سہل کرنیکے اوس سے گذرنا

هم نشاید که طایفه بر عجز گوینده حمل کنند بدین بیت اختصار کنیم که اندک دلیل بسیار

نہ چاہیے کہ ایک گروہ اوپر عاجزی کہنے والے کی قیاس کرین اور اس بیت پر مختصر کرتا ہون کہ تھوڑی دلیل بہت کی

بسیار باشد و مشتی نمونه خرواری شعر گر تتری بکشد آن مخنث را تتری را دگر نباید کشت

اور تھوڑی بہتوں کی ایک گونسی — اگر تتار کا [illegible] اس ہیجڑے کو مار ڈالے تو پھر کسی تتاری کو [illegible] نہ مارنا

چند باشد چو جسر بغدادش آب در زیر و آدمی بر پشت چنین شخصیکه یکطرف از نعت

کب تک ہووے مانند پل بغداد کی وہ پانی نیچے اور آدمی اوپر پیٹھ کے — ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑی تعریف

او شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادی و مسافران

اوسکی سنی تونے — بیچ اس سال کی نعمت بہت رکھتا تھا تنگدستوں کو تھیں چاندی اور سونا دیتا اور مسافروں کو

را سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت رسیده بودند آهنگ

دسترخوان رکھتا — ایک گروہ فقیروں کا ظلم فاقہ سے بیچ طاقت کی پہونچا تھا — قصد

دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم گفتم قطعه نخورد

دعوت اوسکی کا کیا اور مشورت میرے پاس لائے سر موافقت سے پھیرا میں نے اور کہا میں نے — نہیں کھاتا ہے

شیر نیمخورده سگ گر بسختی بمیرد اندر غار تن به بیچارگی و گرسنگی بنه و دست پیش سفله

شیر جوٹھا کتے کا — جو سختی سے مرے بیچ غار کے — تن ساتھ بیچارگی اور بھوک کی رکھ اور ہاتھ آگے کمینے کے

مدار گر فریدون شود بنعمت و ملک بی هنر را بهیچکس مشمار پرنیان و نسیج بر نااهل

مت رکھ — جو فریدون ہووے ساتھ دولت اور ملک کے — بے ہنر کو تئیں ساتھ کسو آدمی کی مت شمار کر — پرنیان اور نسیج اوپر نالائق کے

لاجورد و طلاست بر دیوار حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت

لاجورد اور طلا ہے اوپر دیوار کے — حاتم طائی کو تئیں کہا آپ سے بزرگ ہمت زیادہ

در جهان دیده یا شنیده گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب

بیچ جہان کے دیکھا ہے تونے یا سنا ہے تونے — کہا ہاں ایک دن چالیس اونٹ ذبح کیے تھے میں نے واسطے امیروں عرب کے

را پس بگوشه صحرائی بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشته خار فراهم آورده

پھر بیچ ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت کے باہر گیا تھا میں ایک لکڑہارے کو دیکھا میں نے گٹھا لکڑیوں کا جمع لایا

گفتمش بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت فرد

کہا میں نے اوسکو مہمانی حاتم کی کیوں نہیں جاتا ہے تو کہ ایک خلق اوپر دسترخوان اوسکے جمع آئی ہیں کہا

هر که نان از عمل خویشتن خورد · منت حاتم طائی نبرد · انصاف دادم که من او را

جو کوئی کہ روٹی کام اپنے سے کماوے · احسان حاتم طائی کا نہ لیجاوے · انصاف دیا میں نے کہ میں نے اوسکو

بهمت و جوانمردی پیش از خود دیدم · حکایت · موسی علیه السلام درویشی را دید

ہمت اور جوانمردی کی زیادتی اپنے سے دیکھا میں نے · موسی علیہ السلام نے ایک فقیر کے تئیں دیکھا

از برهنگی به ریگ اندر شده · گفت ای موسی دعا کن تا خدای عز و جل مرا کفافی دهد

ننگے پن سے بیچ ریت کے گھس گیا · کہا اے موسی دعا کر تو خدا بزرگ اور برتر میری تئیں روزی دیوے

که از بیطاقتی بجان آمدم · موسی دعا کرد و برفت · پس از چند روز که باز آمد از مناجات

کہ بیطاقتی سے نہایت تنگ آیا ہوں · موسی نے دعا کی اور گیا · پیچھے چند روز کے پھر آیا دعا مانگنے سے

مرد را دید گرفتار و خلقی انبوه برو گرد آمده · گفت این چه حالت است · گفتند خمر خورده

مرد کو دیکھا گرفتار اور ایک خلق بہت گرد جمع آئی · کہا کیا حالت ہے · کہا شراب پی

و عربده کرده و کسی را کشته · اکنون بقصاص فرموده اند · شعر · گربه مسکین اگر پر داشتی

اور لڑائی کی اور کسیکو قتل کیا · اب واسطے بدلے کے فرمایا ہے · بلی غریب جو پر رکھتی

تخم گنجشک از جهان برداشتی · عاجز باشد که دست قوت یابد · برخیزد و دست عاجزان

نسل چڑیا کی جہان سے اوٹھا لے · عاجز ہووے کہ ہاتھ قوت کا پاوے · اوٹھے اور ہاتھ عاجزوں کا

برتابد · وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ

اور جو کشادہ کرتا اللہ روزی کے تئیں واسطے بندوں اپنے کے البتہ فساد کریں

ماذا أخاضك یا مغرور فی الخطر · حتی هلکت فلیت النمل لم یطر

بیچ زمین کے · کس چیز نے بیچ ڈالا تجھے اے مغرور بیچ خطر کے یہاں تک کہ ہلاک ہوا · پس کاش کہ چیونٹی نہ اوڑتی

رباعی · سفله چو جاه آمد و سیم و زرش · سیلی خواهد بضرورت سرش

کمینہ جو مرتبہ پایا اور چاندی اور سونا اوسکو · گردنی چاہی ساتھ ضرورت کے سر اوسکا

آن نشنیدی که فلاطون چه گفت · مور همان به که نباشد پرش

وہ نہیں سنا تونے کہ افلاطون نے کیا کہا · چیونٹی وہی بہتر کہ نہووں پر اوسکے

[illegible]

حکمت پدر را اصل بسیارست ولیکن پسر گدی وارست . آنکس که توانگرت
باپ کی شین شبیہ بہت ہے اور لیکن بیٹا گری وار ہے وہ شخص کہ توانگر تجھے نہین
نمیگرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند **حکایت** اعرابی را دیدم در حلقہ جوہریان
نہین کرتا ہی وہ مصلحت تیری تجھسے بہتر جانتا ہے ایک عرب کی بصری والی کی نبین دیکھا بیچ حلقہ
بصرہ کہ حکایت میکرد کہ وقتی در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معنی چیزی
بصری کی جوہری والی کہ حکایت کرتا تہا کہ ایکوقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تہی مین نے اور خرچ مقرری سے کوئی چیز
با من نماندہ و دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پر از مروارید ہرگز آن
پاس میرے نہ رہی دل اوپر ہلاک کے رکہا کہ یکایک ایک تہیلی پائی مین نے بہری ہوئی موتیون سے ہرگز وہ
ذوق و شادی فراموش نکنم کہ پنداشتم گندم بریانست باز آن تلخی و نومیدی
مزا اور خوشی بہولتا نہین کہ جانا مین نے کہ گیہون بہنے ہین پہر وہ تلخی اور نومیدی
کہ معلوم کردم کہ مروارید ست **قطعہ** در بیابان خشک و ریگ روان تشنہ را در
کہ معلوم کی مین نے کہ موتی ہین بیچ جنگل خشک اور ریگ رواں کے پیاسے کی بیچ
دہان چہ در چہ صدف . مرد بی توشہ کافتاد ز پای بر کمربند او چہ زر چہ خزف
منہ کے کیا موتی کیا سیپی مرد بیاسباب کہ گرا پاون سے اوپر کمربند اوسکی کیا سونا کیا ٹہیکری
حکایت یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت **شعر**
ایک عرب کی جنگل والون سے بیچ ایک جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تہا
یا لیت قبل منیتی یوما افوز بمنیتی ، نہر تلاطم رکبتی و اظل املأ قربتی
ای کاش کہ پہلی موت اپنی سے ایک دن پاؤن مین مراد اپنا یعنی نہر پانی اوسکا میری زانون تک پہونچے اور ہمیشہ بہرون اپنا مشکیزہ
حکایت ہمچنان درویشی در قاع بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماندہ درمی چند
ویسی ہی ایک فقیر بیچ ایک جنگل بڑی کی گم ہو کہانا اور قوت اوسکی نہ رہے درم چند
داشت بسیار بگردید رہ بجائی نبرد پس بسختی ہلاک شد و طائفۂ برسیدند
رکہتا تہا بہت پہرا راہ کہین نہ لے گیا پس ساتھ سختی کی مر گیا اور ایک گروہ نے پہنچا

درمی چند پیش روی نهاده و بر خاک نبشته **قطعه** گر همه زر جعفری دارد

درم چند آگے منہ کے رکھے اور اوپر خاک کے لکھا ہوا — اگر تمام زر جعفری رکھے

مرد بی توشه بر نگیرد گام — در بیابان فقیر سوخته را شلغم پخته به که نقره خام

مرد بے توشہ نہیں اٹھاتا ہے قدم — بیچ جنگل کی فقیر ہوئے کی تئیں شلغم پکا بہتر ہے کہ نقرہ خام سے

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده بودم و روی از گردش ایام درهم نکشیده

ہرگز گردش زمانہ سے نہیں شکوہ کیا میں اور گردش آسمان سے روئی نہیں کھینچا

مگر وقتی که پایم برهنه مانده بود و استطاعت پای پوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم

مگر وقتی کہ پاؤں میرے ننگے تھے اور طاقت جوتہ پہننے کی نہ رکھتا تھا بیچ مسجد کوفہ کے آیا میں

دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی

دل تنگ ایک کو دیکھا میں کہ پاؤں نہ رکھتا تھا شکر نعمت حق کا بجا لایا میں اور اوپر جوتہ نہ ہونے کے

کفشی صبر کردم **قطعه** مرغ بریان بچشم مردم سیر — کمتر از برگ تره بر خوانست

صبر کیا میں — مرغ بھونا ہوا آنکھ مرد آسودہ کے کمتر ہے ساگ کی پتے اوپر دسترخوان کے

وانکه را دستگاه و قدرت نیست — شلغم پخته مرغ بریانست **حکایت**

اور جس کی کہ قدرت اور دستگاہ نہیں ہے شلغم پکا ہوا مرغ بھونا ہوا ہے

یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہ چند خاصوں کے ساتھ بیچ ایک شکارگاہ کی جاڑے میں عمارت سے دور پڑا

تا شب درآمد خانه دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما

تا رات ہوئی گھر ایک دہقان کا دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو وہاں چلیں تا تکلیف جاڑے کی

نباشد یکی از وزرا گفت لایق قدر بلند پادشاهان نیست بخانه دهقانی رکیک

نہ ہو ایک وزیر نے کہا لائق قدر بلند بادشاہوں کی نہیں ہے گھر ایک دہقان کمینہ کے

التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش کنیم دهقان را خبر شد ما حضری که داشت

التجا کرنا ہم یہیں خیمہ کھڑا کریں اور آگ جلاویں دہقان کو خبر ہوئی جو کچھ حاضر تھا

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل
درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ سلامت اس انداز کی اور نیچا
نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد
نہ ہوتا لیکن چاہتے تھے کہ مرتبہ کسان کا بلند ہو بادشاہ کو یہ بات کہنی اوسکی پسند آیا
شبانگه بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود و شنیدمش که قدمی چند
شام کی وقت پہنچا کر اوسکی گھر کیا صبح کو اوسکو خلعت اور نعمت بادشاہ نے دیا اور سنا اوسکو کہ قدم کتنے ایک
در رکاب سلطان بود و همی گفت قطعه ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم از
بیچ سواری بادشاہ کی تہا اور کہتا تہا مرتبی اور دبدبے سے بادشاہ کے نہ ہوا کچھ کم
التفات بمهمانسرای دهقانی کلاه گوشه دهقان بآفتاب رسید که سایه بر سرش
مہربانی سے بیچ مہمانسرای کسان کی کلاہ گوشہ کسان کا پہنچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اوسکی کے
انداخت چو سلطانی حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته
ڈالا تیسے بادشاہ نے ایک فقیر خوفناک کی یہیں نقل کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی
بود یکی از پادشاهان گفتش همی نماید که مال بیکران داری و ما را مهمی است اگر برخی از آن
تھی ایک نے بادشاہوں میں سے کہا اوسکو دکھائی دیتا ہے کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئین ایک کام ضروری ہے اگر کچھ
بدستگیری کنی چون ارتفاع رسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین
دستگیری کرے تو جب محصول پہنچے گا ادا کیا جائیگا اور شکر کیا جائیگا کہا اوسنے اے صاحب روی زمین کے
لائق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی آلوده کردن
لائق مرتبہ بزرگ بادشاہ کے نہیں ہے ہاتھ ارادے کا بیچ مال مجھ ایسے کنگال کے آلودہ کرنا
که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات للخبیثین
کہ جو جو فقیری سے جمع کیا ہے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں
شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست جهود مرده میشوئی چه باکست
اگر پانی کنوئیں نصرانی کا نہیں پاک ہے یہودی مردے کو دھوتا ہے کیا خوف ہے

[illegible]

شعر فکم عجبًا کم لیس بطاهر فقلنا یسند به شقوق المبرحا

کما او نہوں نے خیر جو ہمکا نہیں ہے ایک کہا ہمنے بند کرینگے ساتھ اوسکے شگافوں یا غار نے کو

شنیدم که سرهنگی از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن بفرمود

سنا مینے کہ سرہنگ فرمانبرداری بادشاہ سے پھیرا اور حجت لانا پکڑا اور بیحیائی کرنا فرمایا

تا مضمون خطابش را از روی زجر و توبیخ مخلص کردند **مثنوی** بلطافت چو

تو مضمون خطاب کی تنبیہ اور سختی ساتھ جھڑکی کے جدا کرین ساتھ خوبی کے جو

بر نیاید کار ✣ سر به بی‌حرمتی کشد ناچار ✣ هر که بر خویشتن نبخشاید ✣ گر نبخشد

نہ نکلے کام سر بیادبی کی کھینچتا ہی لاچار جو کوئی اوپر اپنے بخشش نہ کرے اگر بخشش کرے

بر وی کسی شاید **حکایت** بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار داشت و چهل

اوپر اوسکی اور کوئی لائق ہے ایک سوداگر کو مین دیکھا مینے کہ ایک سو پچاس اونٹ بوجھ رکھتا تھا اور چالیس

بنده و خدمتگار در جزیرهٔ کیش مرا بحجرهٔ خویش برد همه شب نیارامید از سخنهای

تابعدار اور خدمت کرنیوالی بیچ جزیرہ کیش کے میری تئین بیچ کوٹھری اپنی کے لیگیا تمام رات آرام کیا باتین

پریشان گفتن که فلان انبارم بترکستان است و فلان بضاعت بهندوستان

پریشان کہنے سے کہ فلانا انبار میرا بیچ ترکستان کی ہے اور فلانی پونجی بیچ ہندوستان

و این قبالهٔ فلان زمین است و فلان چیز را فلان کس ضمین است گاه

اور یہ قبالہ فلانی زمین کا ہے اور فلانی چیز کے تئین فلانا شخص ضامن ہے کبھی

گفتی که خاطر اسکندریه دارم که هوای خوش است باز گفتی نه که

کہتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکھتا ہوں کہ ہوا اوس کی خوش ہے پھر کہتا نہیں کہ

دریای مغرب مشوش است سعدیا سفری دیگرم در پیش است اگر آن

دریا ے مغرب کا تشویش والا ہے اے سعدی ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ

کرده شود بقیت عمر خویش بگوشه‌ای بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر است

کیا جاوے تو باقی عمر اپنی بیچ گوشہ کے بیٹھوں اور قناعت کرونگا کہا مینے وہ کون سفر ہے

گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتی عظیم دارد و کاسہ چینی
کہا گندہک فارس کی چاہتا ہوں لیجانا بیچ چین کے کہ سنا ہین نے کہ قیمت بڑی رکہتی ہے اور برتن چینی
بروم آرم و دیبای رومی بہند و پولاد ہندی بحلب آبگینہ حلبی بیمن و برد
بیچ روم کے لاؤنگا اور کپڑی روم کے بیچ ہند کی اور فولاد ہند کا بیچ شہر حلب کے اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر
یمانی بپارس وزان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین ماخولیا
یمن کی بیچ فارس کے اور اوسکے پیچہے چہوڑنا سفر کا کرونگا اور بیچ ایک دکان کے بیٹہونگا انصاف اس مالیخولیا سے
چندان فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو ہم سخنی
اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اوسکو نرہی کہا اے سعدی تو بہی ایک بات
بگوی ازان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور
کہہ اون باتون سے کہ دیکہا ہے تونے یا سنی ہے تونے کہا مین نے وہ سنا ہے تونے کہ بیچ جنگل غور کے
بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت
اسباب ایک سوداگر کا گر پڑا گدہی سے کہا آنکہہ حریص دنیادار کے تئین یا قناعت
پر کند یا خاک گور حکایت مالداری را شنیدم کہ بنجل اندر جہان معروف
بہرتی ہے یا خاک قبر کی ایک مالدار کے تئین سنا مین نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا معروف
بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بنعمت دنیا آراستہ و خست نفس
تہا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اوسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی ذات کی
جبلی ہمچنان در وی متمکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجانی ندادی
ایسی بیچ اوسکے قرار پکڑنی والی تہی یہانتک پہنچی کہ ایک روٹی کو ہاتہ سے عوض ایک جان کے نہ دیتا
و گربہ ابوہریرہ را بلقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختی
اور بلی ابوہریرہ کی تئین ساتہ ایک لقمہ کی سرفراز نکیا اور کتی اصحاب کہف کی تئین ایک ہڈی نہ ڈالتا
فی الجملہ خانہ او را کس ندیدی در گشادہ و سفرہ او را سر گشادہ
حاصل کلام کہ اوسکے گہر کو کسی نے نہ دیکہا دروازہ کہلا ہوا اور دسترخوان اوسکی کے تئین کہلا ہوا

طعامش نشنیدی + مرغ از پس نان خوردن او ریزه نچیدی + شنیدم

کہانے اوسکے کی بو کو سنتا تہا چڑیا پیچہے کہانا کہانے اوسکے کے ریزہ نہ چنتے سنا مین نے

که بدریای مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر حتی

کہ بیچ دریای مغرب کی راہ مصر کی آگی لیگئی تہی اور خیال فرعون کا بسبب کثرت مال کے بیچ سر کے یہانتک کہ

اذا ادرکه الغرق بادی مخالف بکشتی برآمد چنانکه گویند فرد با طبع

لیا اوسکو تئین غرق ہونے نے ایک ہوا مخالف بیچ کشتی کی آئی جیسا کہ کہتے ہین ساتھ طبیعت

ملولت چه کند دل که نسازد + شرطه همه وقت نبود لایق کشتی + دست دعا

ملول تیری کے کیا کرے دل کہ موافقت نکرے ہوا موافق سب وقت نہووے لائق کشتی کے ہاتھ دعا کے

برآورد و فریاد بی فایده خواندن گرفت فاذا رکبوا فی الفلک دعوا الله

اوٹہایا اور فریاد بیفائدہ پڑہنے پکڑی جسوقت سوار ہوئے بیچ کشتی کے پکارا خدا کو

مخلصین له الدین شعر دست تضرع چه سود بنده محتاج را + وقت دعا

خالص کرتے ہوئے اوسکے واسطے دین کو ہاتہ زاری کا کیا فائدہ بندہ محتاج کے تئین وقت دعا کے

بر خدا وقت کرم در بغل قطعه از زر و سیم راحتی برسان + خویشتن هم تمتعی

اور چاندی سے خوشی پہنچاؤ آپ بہی ایک بہرہ لو

برگیر وانگه این خانه کز تو خواهد ماند + خشتی از سیم و خشتی از زر گیر + آورده اند

ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی

که در مصر اقارب درویش داشت بعد از هلاک وی به بقیت مال وی توانگر شدند و جامه ها

کہ بیچ مصر کے ... ساتہ باقی مال اوسکے کی دولتمند ہوئے کپڑے

کهن بمرگ او بدریدند و خز و دمیاطی بریدند هم در آن هفته یکی را دیدم

از ایشان بر بادپایی روان غلامی در پی دوان قطعه وه که گر

بازکردی + بسرای قبیله و پیوند + در میراث سخت تر بودی + وارثانرا ز مرگ

بہت پہرتا پیچ قبائل اور رشتہ داروں کی بیچ میراث کا مشکل زیادہ ہوتا وارثوں کی بیچ مرگ

خویشاوند + بسابقۂ معرفتی که درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم بیت

اپنے عزیز وں کے ساتھ اگلی اوس پہچان کہ درمیان ہمارے تہی آستین اوسکی پکڑی میں نے اور کہا

بخور ای نیک سیرت سره مرد + کان فرومایه گرد کرد و نخورد حکایت صیادی

کہا ای نیک خصلت خالص مرد کہ اوس کمینہ نے جمع کیا او نکہایا ایک شکاری

ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت ماهی بر وی غالب آمد

ضعیف کو بیچ ایک مچھلی زور آور بیچ جال کی پڑی طاقت نگاہ رکہنی اوسکی کی نہ رکہتا تہا مچھلی اوپر اوسکی غالب آئی

و دام از دستش در ربود و برفت شد غلامی که آب جوی آرد + آب جوی آمد و غلام ببرد

اور جال ہاتہ اوسکے سے لیگئی گیا غلام کہ پانی ندی کا لاوے پانی ندی کا آیا اور غلام کو لیگیا

دام هر بار ماهی آوردی + ماهی این بار رفت و دام ببرد صیاد هر بار

جال ہر مرتبہ مچھلی کو لاتا تہا مچھلی اس مرتبہ گئی اور جال لیگئی شکاری ہر مرتبہ

شکاری ببرد + باشد که یکی روز پلنگش ببرد + دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند

شکار لیجاوے ہو کہ ایکدن شکار اوسکو بہاڑ کہاوے دوسرے شکاری افسوس کیا اور ملامت اوسکو کی

که چنین صیدی در دامت افتاد و ندانستی نگاه داشتن گفت ای برادران چه توان کرد

کہ ایسا ایک شکار بیچ جال تیرے کے پڑا نجانا تو نے نگاہ رکہنا کہا ای بہائی کیا سکیے کر سکتے ہیں

مرا روزی نبود و ماهی را همچنان روزی مانده بود حکمت صیاد بی روزی در دجله نگیرد و ماهی

رزق نہیں تہی اور واسطے مچھلی کے ابہی رزق باقی رہا تہا شکاری بے رزق بیچ دجلہ کے نہ پکڑے اور مچھلی

بی اجل بر خشک نمیرد حکایت دست و پا بریده هزار پایی بکشت صاحبدلی

بے موت اوپر خشکی کے نہ مرے ایک ہاتہ اور پانون کٹے ہوئے نے ایک کنکہجورے کو مار ڈالا ایک صاحبدل

بر وی بگذشت و گفت سبحان الله با هزار پای که داشت چون اجلش فرا رسید

اوپر اوسکے گذرا اور کہا پاک ہے اللہ ساتہ ہزار پانوں کے کہ رکہتا تہا جب اجل اوسکی آ پہنچی

[illegible]

گریختن نتوانست مثنوی چو آید ز پی دشمن جانستان ✿ ببندد اجل پای مرد
بھاگ نہ سکا — جو آوے پیچھے سے دشمن جان لینے والا — باندھ دیوے موت پانوں مرد
دوان ✿ در آن دم که دشمن پیاپی رسید ✿ کمان کیانی نشاید کشید حکایت
دوڑنیوالا کا — بیچ اوس دم کے کہ دشمن جلد پہونچا — کمان کیانی نہیں چاہیے کھینچنا
ابلهی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری بر سر کسی گفت سعدی
ایک احمق کو دیکھا میں نے موٹا ایک خلعت قیمتی بیچ بدن کے اور گھوڑا تازی نیچے اور ایک چادر مصری اوپر سر کے
چگونه همی بینی این دیبای معلم برین حیوان لایعلم گفتم شعر قد شابه بالوری
اے سعدی کیونکر دیکھتا ہے تو یہ کپڑا بوٹیدار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا میں نے — تحقیق کہ مشابہ ہے ساتھ خلقت
حمارا عجلا جسدا له خوار ✿ گفته اند یک خلقت زیبا به از هزار خلعت دیبا قطعه
گدھے کی گاے کا بچہ ہے ایک جسم ہے بغیر روح واسطے اوس کے آواز کہا ہے ایک شکل اچھی بہتر ہزار خلعت دیبا کی
شریف اگر متضعف شود خیال مبند ✿ که پایگاه بلندش ضعیف خواهد بود
بزرگ اگر ناتوان ہووے — خیال مت باندھ — کہ مرتبہ بلند اوسکا ضعیف ہووے گا
ور آستانه سیمین بمیخ زر بندد ✿ گمان مبر که یهودی شریف خواهد بود قطعه
اور جو چوکھٹ چاندی کی ساتھ میخ زر کی باندھے — گمان مت لیجا کہ یہودی شریف ہوگا
بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان ✿ مگر دراعه و دستار و نقش بیرونش
ساتھ آدمی کے نہیں کہنا — مانند ہے یہ جانور کے — مگر کرتہ اور پگڑی اور نقش باہر اوسکے کا
بگرد در همه اسباب ملک و هستی او ✿ که هیچ چیز نبینی حلال جز خونش حکایت
پھر بیچ تمام اسباب ملک اور وجود اوسکی کے — کہ کچھ چیز نہ دیکھے گا تو حلال سوا خون اوسکے
دزدی گدائی را گفت شرم نداری که از برای جوی سیم دست پیش هر لئیم دراز کنی
ایک چور نے ایک فقیر کو کہا — شرم نہیں کرتا ہے تو واسطے ایک جو چاندی کے ہاتھ آگے ہر کمینہ کے دراز کرے
گفت بیت دست دراز از پی یک حبه سیم ✿ به که ببرند بدانگی و نیم حکایت
فقیر نے کہا — ہاتھ پھیلانا واسطے ایک جو چاندی کے — بہتر کہ کاٹیں اوس واسطے ڈیڑھ دانگ کے

را حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان آمده بود و حلق فراخ از دست تنگ بجان

نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تھا اور حلق فراخ تنگی سے جان

رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

ہو گیا تھا شکایت آگے باپ کے لیگیا اور اجازت چاہی کہ ارادہ سفر کا رکھتا ہوں مگر ساتھ زور بازو کے

دامن کامی فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند بیت فضل و هنر ضایع است تا ننمایند

دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤں کہ بزرگوں نے کہا ہے بزرگی اور ہنر ضایع ہے جب تک نہ دکھلاویں

عود بر آتش نهند و مشک بسایند پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای

عود کو آگ کے اوپر رکھتے ہیں اور مشک کو پیستے ہیں باپ نے کہا اے لڑکے خیال مشکل سر سے باہر کر اور پاؤں

قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدن است

صبر کا بیچ دامن سلامتی کے کھینچ کہ عقلمندوں نے کہا ہے دولت نہ ساتھ کوشش کرنیکے ہے

چاره کم جوشیدن است شعر کس نتواند گرفت دامن دولت بزور کوشش بیفایده است

علاج کم جوش کرنا ہے کوئی نہیں پکڑ سکتا دامن دولت کا ساتھ زور کے کوشش بیفائدہ ہے

وسمه بر ابروی کور اگر بهر سر مویت دو صد هنر باشد هنر بکار نیاید چو بخت

خضاب اوپر بھوؤں اندھی کے جو بیچ ہر بال تیری کے دو سو فضل ہوویں عقل بیچ کام کے نہ آوے جو نصیب

بد باشد پسر گفت ای پدر فواید سفر بسیار است از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجایب

برا ہو لڑکے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت ہیں تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدوں کا اور دیکھنا عجائبات کا

و شنیدن غرایب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکسب

اور سننا عجیب باتوں کا اور سیر شہروں کی اور ہمسائیگی دوستوں کی اور حاصل کرنا مرتبہ اور ادب اور زیادتی مال اور کسب

و معرفت یاران و تجربت روزگاران چنانکه سالکان طریقت گفته اند ریاعی تا بدکان

اور معرفت یاروں کی اور تجربہ زمانوں کا جیسا کہ چلنے والوں راہ طریقت نے کہا ہے جب تک بیچ دکان

و خانه در گروی هرگز ای خام آدمی نشوی برو اندر جهان تفرج کن پیش از آنکه از جهان

اور گھر کے گرو ہے تو ہرگز اے کچے آدمی نہ ہووے گا جا بیچ جہان کی خوشی کر پہلے اس سے کہ جہان سے

[illegible]

بروی پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین که گفتی بی شمارست ولیکن مسلم پنج

بتادی تو باپ نے کہا اے بیٹے فائدے سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بے حد ہیں ولیکن مسلم ہیں واسطے پانچ

طایفه راست نخستین بازرگانی را که با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزکان دارد

گروہ کے پہلا سوداگر کے تئیں کہ باوجود نعمت اور مال کے اور غلاموں اور لونڈیوں اور

شاگردان چابک هر روز بشهری و هر شب بمقامی و هر دم بتفرجگاهی از نعیم دنیا

شاگردوں چالاک کے ہر دن بیچ ایک شہر کے اور ہر رات کو بیچ ایک مقام کے اور ہر دم بیچ ایک تماشے کی جگہ کے نعمتوں دنیا

متمتع قطعه منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه

بہرہ ور ہے دولتمند بیچ پہاڑ اور میدان اور جنگل کے مسافر نہیں ہے جہاں کہیں کہ گیا خیمہ لگایا اور بارگاہ

ساخت + وان که بر مراد جهان نیست دسترس + در زاد و بوم خویش غریبست

بنائی اور وہ شخص کہ اوپر مراد جہان کے نہیں ہے دسترس بیچ وطن اپنے کے غریب ہے

و ناشناخت دوم عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایه بلاغت هر جا که رود

اور ناپہچان دوسرے عالم کہ ساتھ گویائی شیرین اور قوت فصاحت کی اور پونجی بلاغت کے جہاں کہیں جاوے

بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند قطعه وجود مردم دانا مثال زر طلاست

بیچ خدمت اسکی کے پیش آویں اور عزت اور تعظیم کریں وجود آدمی عقلمند کا مانند سونے کھرے کی ہے

که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند + بزرگزاده نادان بشهر وا ماند + که در دیار غریبش

کہ جس جگہ کہ جاوے قدر اور قیمت اسکی جانتے ہیں بڑے آدمی کا لڑکا نادان بیچ شہر کے عاجز ہے کہ بیچ شہر پردیس کے

بهیچ نستانند سوم خوبروئی که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان گفته اند

ساتھ کچھ نہیں لیتے ہیں تیسرے خوبصورت کہ دل صاحبدلوں کے طرف ملنے اسکے کی خواہش کرے کہ بزرگوں نے کہا ہے

اندکی جمال به از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است و کلید درهای

تھوڑا جمال بہتر ہے بہت مال سے اور کہتے ہیں کہ صورت اچھی مرہم دلوں خستوں کا ہے اور کنجی دروازوں

بسته لاجرم صحبت او همه جا غنیمت شناسند قطعه شاهد آنجا که رود عزت و حرمت بیند

بندوں کی ناچار صحبت اسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہیں معشوق جس جگہ کہ جاوے عزت اور حرمت دیکھتا ہے

[illegible marginal notes]

در برابر نقش بهشت رو و خویش چو طاوس در اوراق مصاحف دیدم گفتم این

اور جو کمال دین مخصوص ہوا اسکو باپ زبان اور رشتہ … مصحفون کی دیکھا مین نے کہا مین نے

منزلت از قدر تو می بینیم بیش گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد هر کجا پای

مرتبہ اندازے تیری سے کہتا ہون مین زیادہ … کہا چپ رہ کہ جو کوئی ایک صورت رکھتا ہے جہان کہین پاؤن

نهد دست بدارندش پیش قطعه چون پسر موافق و دلبری بود اندیشه نیست

رکھے اند کہین دیکھے آگے … جو لڑکا بیچ اتفاق کرتا اور دل لیجاتا ہو وے اندیشہ نہیں ہے

گر پدر از وی بری بود او جوهریست گو صدف اندر میان مباش در یتیم را همه

جو باپ اوس سے بیزار ہو وے وہ جوہر ہے کہ اندر سیپ کی مت … موتی بیمانند کی سبھی

مشتری بود چهارم خوش آوازی که بحنجره داودی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد

خریدار ہو وے چوتھے خوش آواز کہ ساتھ حلق داود علیہ السلام کی کہ پانی جانے سے اور چڑیان اوڑنے سے باز رکھے

پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او

پس ساتھ وسیلے اوس بزرگی کی دل مشتاقون کا شکار کرے اور صاحب معنی ہمنشینی اوسکے سے رغبت کرین

و بانواع خدمت کنند شعر سمعی الی حسن الاغانی من ذا الذی

اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرین … کان میرا طرف خوبی راگ کا ہو وے کے … وہ شخص کہ

جس المثانی قطعه چه خوش باشد آواز نرم حزین بگوش حریفان مست صبوح

بجاتا ہے دو تارے کی تانت … کیا خوب ہو وے آواز نرم اور دردناک … بیچ کان یارون مست ایسے

به از روی زیباست آواز خوش که این حظ نفس است و آن قوت روح یا کمینه پیشه ور

بہتر منہ اچھے سے ہے آواز … اچھے کہ یہ خوشی نفس کی ہے اور وہ … غذا روح کی یا کمترین پیشہ ور

که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته اند

کہ ساتھ کوشش بازو کی روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمے کے ضائع نہ ہو وے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے

قطعه گر بغریبی رود از شهر خویش سختی و محنت نبرد پینه دوز ور بخرابی فتد از ملک

جو ساتھ غریبی کی جاوے شہر اپنے سے سختی اور محنت نہ اوٹھاوے ٹانکا لگانے والا اور جو ساتھ خرابی گرے ملک

خویش گرسنه خسپد ملک نیمروز+ چنین صفتها که بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت

اپنی سے بھوکا سووے بادشاہ نیمروز کا — ایسی تعریفیں کہ بیان کیں میں نے ای بیٹے بیچ سفر کی سبب جمعیت

خاطرست و داعیهٔ طیب عیش و آنکه ازین جمله بی بهره است بخیال باطل در جهان برود

خاطر کا ہے اور باعث خوشی زندگانی کا اور وہ کہ ان سب سے بے نصیب ہے ساتھ خیال باطل کے جہان میں جاوے اور

و دیگر کسش نام و نشان نشنود + قطعه + هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست + بغیر مصلحتش

دوسرا کوئی اوسکا نام اور نشان نہ سنے — وہ شخص کہ گردش دنیا کی واسطے دشمنی اوسکی کی اٹھی بغیر مصلحت

رهبری کند ایام + کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید + قضا همی بردش تا بسوی دانه و

راہ بتلاوے گی زمانہ — اوس کبوتر کو کہ اور آشیانہ نہ دیکھیگا — قضا لیجاتی ہے اوسکو طرف دانے اور

دام + پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسوم

جال کی لڑکے نے کہا ای باپ قول حکیموں کے میں کیونکر خلاف کروں کہ کہا ہے رزق اگرچہ قسمت کیا گیا

باسباب حصول آن تعلق شرطست و بلا اگرچه مقدورست از ابواب دخول آن حذر کرد

ساتھ اسباب حاصل ہونے اوسکی کے تعلق شرط ہے اور بلا اگرچہ تقدیر کی گئی ہے دروازوں داخل ہونے اوسکی سے پرہیز

واجب + قطعه + رزق اگرچه بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درها + ور چه کس

واجب ہے — رزق اگرچہ بیشک پہنچیگی — شرط عقل کی ہے ڈھونڈنا دروازوں سے — اگرچہ کوئی

بی اجل نخواهد مرد + تو مرو در دهان اژدرها + درین صورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان

موت بن نہ مریگا — تو مت جا بیچ منہ اژدہا کے — بیچ اس صورت کے کہ میں ہوں ہاتھی مست سے لڑوں اور شیر غضبناک سے

پنجه در افکنم پس مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم کزین بیش طاقت بینوائی

پنجہ کروں پس مصلحت یہی ہے ای باپ کہ سفر کروں کہ اس سے زیادہ طاقت بے سامانی کی

نمی آرم + قطعه + چون مرد در فتاد ز جای و مقام خویش + دیگر چه غم خورد همه آفاق

نہیں رکھتا — جب مرد گرا اپنی جگہ اور مقام سے — پھر کیا غم کھاوے تمام دنیا

جای اوست + شب هر توانگری بسرایی همی روند + درویش هر کجا که شب آمد سرای او

جگہ اوسکی ہے — رات کو ہر مالدار گھر میں جاتے ہیں — فقیر جہاں کہیں کہ رات آئی گھر اوسکا

[illegible marginal notes]

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت

یہ کہا اور باپ سے تئیں رخصت کیا اور ہمت چاہی اور روانہ ہوا اور دل سے کہتا تھا

شعر هنرور چو بختش نباشد بکام + بجائی رود کش ندانند نام + تا برسید بکنار

ہنرمند جو نصیب اوسکا ہووے بیچ کام کی جہان کہیں جاوی کوئی اوسکا جانی نام تو پہنچا اوپر کنار

آبیکه سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش بفرسنگ میرفت + بیت

پانی کے کہ پتھر صدمی اوسکے سے اوپر پتھر کے آتا تھا اور شور اوسکا کوسون تک جاتا تھا

سهمگین آبیکه مرغابی درو ایمن نبودی + کمترین موج آسیاسنگ از کنارش

ہیبت ناک وہ دریا کہ مرغابی بیچ اوسکی بیڈر نہیں ہوتی تھی چھوٹی سی لہر چکی کا پتھر کنارے اوسکی سے

در ربودی + گروهی مردمان را دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته

بہاتی تھی ایک گروہ آدمی کی تئیں دیکھا ہر ایک ساتھ ریزہ زر کی بیچ کشتی کے بیٹھے ہوئے اور اسباب سفر کا باندھے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا بگشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند

جوان کی تئیں ہاتھ بخشش کا بندھا تھا زبان تعریف کی کھولی جتنا کہ زاری کی دستگیری نہ کی

ملاح بیمروت ازو بخنده برگردید و گفت شعر بی زر نتوانی که کنی با کس زور + ور زر

ملاح بیمروت اوس سے ساتھ ہنسی کے پھرا اور کہا بے زر نہیں سکتا ہے کہ کرے تو اوپر کسی کے زور اور جو زر

داری بزور محتاج نه + شعر زر نداری نتوان رفت بزور از دریا + زور ده مرد چه

رکھتا ہے تو ساتھ زور کے محتاج نہیں ہے + زر نہیں رکھتا ہے تو نہیں سکے جانا ساتھ زور کے دریا سے زور دس مرد کا کیا

باشد زر یکمرد بیار + جوان را دل از طعنه ملاح بهم برآمد خواست که ازو انتقامی کشد

ہووے زر ایک مرد کا لاؤ + جوان کی تئیں دل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اوس سے بدلا لے

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ

کشتی گئی تھی آواز دی اور کہا جو ساتھ ایک جامے کے کہ پہنے ہوں قناعت کرے تو افسوس

نیست ملاح طمع کرد و کشتی بازگردانید بیت بدوزد طمع دیده هوشمند در آرد

نہیں ہے ملاح نے طمع کی کشتی پھیری + سیدی طمع دیدہ ہوشمند کی لاتی ہے

طمع مرغ و ماهی به بند، چندانکه ریش و گریبانش بدست جوان ملاح افتاد و بخود درکشید

طمع مچھلی اور چڑیا کو پھندے میں پھنساتی ہے، یہاں تک کہ داڑھی اور گریبان اوسکا ہاتھ جوان ملاح کے پڑا طرف اپنے کھینچا

و بی‌محابا فرو کوفت یارانش از کشتی بدر آمدند که پشتی کنند همچنین درشتی دیدند پشت بگردانیدند

اور بے ملاحظہ ٹھونکا یار اوسکے کشتی سے باہر آئے کہ مدد کریں ویسے ہی سختی دیکھی پیٹھ پھیری

جز این چاره ندیدند که با او مصالحت کردند و به اجرت کشتی مسامحت نمایند

سوا اسکے علاج نہ دیکھا کہ ساتھ اوسکے صلح کریں اور مزدوری کشتی کی میں درگذر کریں

چو پرخاش بینی تحمل بیار که سهلی ببندد در کارزار بشیرین زبانی و لطف و خوشی

جب لڑائی دیکھے تو برداشت لا کہ سہل باندھے دروازہ لڑائی کا ساتھ شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی کے

توانی که پیلی بمویی کشی لطافت کن آنجا که بینی ستیز نبرد قز نرم را تیغ تیز

سکے تو کہ ایک ہاتھی کو ساتھ ایک بال کے کھینچے نرمی کر وہاں جگہ کہ دیکھے تو لڑائی نہ کاٹے ریشم نرم کو تلوار تیز

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسه چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند

اسلئے عذر اگلی کے بیچ قدم اوسکے گر پڑے اور بوسے کئی ساتھ دشمنی کے اوپر سر اور آنکھ اوسکی کے دیئے پس بیچ کشتی کے

و روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارات یونان در آب ایستاده ملاح گفت کشتی را

اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک ستون پر عمارت یونان کے بیچ پانی کے کھڑا ملاح نے کہا کشتی کو ایک خلل ہے

خللی هست یکی از شما که دلاورتر است باید که بدین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم

ایک تم میں سے کہ زور آور ہو چاہیے کہ اس ستون پر جاوے اور رسی کشتی کی پکڑے تاکہ درست کریں

جوان بغرور دلاوری که در سر داشت از خصم دل آزرده نیندیشید و قول حکما نگرفت که گفته اند هر کرا

جوان ساتھ غرور دلاوری کے کہ بیچ سر کے رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے نہ ڈرا اور قول حکیموں کا نہ پکڑا کہ کہا ہے جس کسی کو

رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش

رنج بیچ دل کے پہنچایا اگر پیچھے اوسکے سو خوشی پہنچاوے بدلے اوس ایک رنج کے بے خوف مت ہو

که پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند بیت چه خوش گفت بکتاش با خیل تاش

کہ پیکان زخم سے باہر آتا ہے اور آزار بیچ دل کی رہتا ہے کیا خوب کہا بکتاش نے ساتھ صاحبوں کے

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش قطعه مشو ایمن که تنگدل گردی چون ز دست
دلی به تنگ آید سنگ بر باره حصار مزن که بود کز حصار سنگ آید چندانکه مقدور
کشتی لبانید بچابکی بر بالای ستون شد ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند
بیچاره متحیر بماند روزی دو بلا و محنت کشید و سختی دید سیوم روز خوابش گریبان گرفت و بآب انداخت
بعد از شبانروزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقی مانده بود برگ درختان
خوردن گرفت و بیخ گیاهان برآوردن تا اندکی قوت یافت سر در بیابان نهاد و برفت تا تشنه
و بیطاقت شد بسر چاهی رسید قومی برو گرد آمده شربت آبی به پشیزی همی آشامیدند
جوان را پشیزی نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز
کرد میسر نشد چند را فرو کوفت مردان غلبه کردند و بی محابا بزدندش مجروح
قطعه پشه چو پر شد بزند پیل را با همه تندی و صلابت که اوست مورچگان را چو بود اتفاق
شیر ژیان را بدرانند پوست بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت شبانگه

از دزدان پرخطر بود کاروانیان را ازو بیم لرزه بر اندام افتاد و دل بهلاک نهاده گفت

چہرہ ان سی خطرناک تہا قافلے والوں کی تئین [illegible] لگا کانپنا اور بدن کے [illegible] اور دل اوپر ہلاک کی رکہا کہا

اندیشه مدارید که درین میان یکی منم که تنها پنجاه مرد را جواب گویم و دیگر جوانان

اندیشہ نکرو کہ بیچ اس درمیان کی ایک مین ہون کہ اکیلے پچاس آدمی کی تئین جواب کہون مین اور دوسرے جوان

یاری کنند این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی

مدد کرین یہ کہا اور آدمی قافلے کی ساتھ گالہ زنی اوسکے کے پوری دل ہوی اور ساتھ صحبت اوسکی کی خوشی

کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود

کی اور کہانے اور پینے کی مدد واجب جانی جوان کی تئین آگ پیٹ کی نے بلندی پکڑی تہی

و عنان طاقت از دست رفته لقمه چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب در

اور باگ طاقت کی ہاتہ سی گئی تہی لقمے کئی سر [illegible] کہا گئے اور ایک دم کئی پانی بیچ

سر آن کشید تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیرمردی جهاندیده دران کاروان بود

اوسکی کی پیا تا دیو پیٹ اوسکی نی آرام کیا اور سو رہا ایک بوڑہا جہاندیدہ بیچ اوس قافلہ کے تہا

گفت ای جماعت من ازین بدرقه شما اندیشناکم بیش از آن که از دزدان چنانکه

کہا اے گروہ میں سی [illegible] تمہاری کی اندیشہ کرنیوالا ہون زیادہ اوس سی کہ چوروں سے جیسا کہ

حکایت کنند عربی را درمی چند گرد آمده بود و شب از تشویش لوریان در خانه

نقل کرتے ہیں ایک عرب کی تئین درم کئی جمع آئے تہی اور رات کو [illegible] لولیوں کی بیچ گہر

تنها خفتن نیارستی یکی را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهایی بدیدار او منصرف

تنہا [illegible] ایک کی تئین دوستوں [illegible] اپنے پاس بلایا تا وحشت تنہائی کی [illegible] دیدار اوسکی

کند شبی چند در صحبت او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر

کرے راتین کئی بیچ صحبت اوسکی کی رہا [illegible] اوسکی کی واقف ہوا لے گیا اور کہایا اور سفر کیا

بامدادان دیدند عرب را گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای ترا

صبح کو دیکہا عرب کی تئین روتا ہوا اور ننگا کسی نے کہا حال کیا ہے شاید [illegible] درم تیرے کی

[illegible]

دزد و بر گفت لا والله بد بردم **قطعہ** هرگز ایمن ز مار ننشستم + تا بدانستم آنچہ

چور نے کہا نہیں قسم خدا کی ساتھی لیگیا ہرگز بےخوف سانپ سے نہ بیٹھا میں جب سے جانا میں نے جو

عادت اوست + زخم دندان دشمنی بتر است + کہ نماید بچشم مردم دوست

خو اسکی ہے زخم دانت دشمنوں کا تیز ہے کہ دکھلائی دیتا آنکھ آدمیوں کے دوست

چہ دانید اگر همین از جملہ دزدان است بعیاری در میان ما تعبیہ شدہ تا بوقت فرصت

کیا جانتے ہو تم کہ یہ بھی سب چوروں میں سے ہو ساتھ عیاری کے درمیان ہمارے پوشیدہ ہو تو بیچ وقت فرصت کے

یاران را خبر کند مصلحت آن بینم کہ این خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جوانان

[illegible]

تدبیر پیر استوار آمد و مهابتی از مشتزن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را

[illegible]

خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش در کتف تافت سر برآورد کاروان رفتہ

[illegible]

دید بیچارہ بسی بگردید و رہ بجائی نبرد تشنہ و بینوا روی بر خاک و دل بر ہلاک

[illegible]

نہادہ میگفت **شعر** مَن ذا یُحَدِّثُنِی وَزُمَّ العِیسُ + مَا لِلغَرِیبِ سِوَی

[illegible]

الغَرِیبِ اَنِیسُ **فرد** درشتی کند با غریبان کسی + کہ نابودہ باشد بغربت بسی

[illegible]

مسکین درین سخن بود کہ پادشاہ پسری بصید از لشکریان دور افتادہ بود بالای

[illegible]

سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیئتش نگہ کرد ظاہرش پاکیزہ و صورت حالش

[illegible]

[illegible]

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه چون افتادی برخی از آنچه برسر او رفته
حال اوسکا پریشان پوچھا کہ کہاں کا ہے اور اس جگہ میں کیونکر پڑا تو ایک تھوڑا سا جو کچھ اوس کے سر پر گذرا تھا
بود اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدی را
بیان کیا بادشاہزادے کو اوسکے حال تباہ پر مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک معتمد کو
با وی بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت
ساتھ اوسکے بھیجا تو بیچ شہر اپنے کے پھر آیا باپ ساتھ دیکھنے اوسکے خوشی کی اور اوپر سلامت
حالش شکر گفت شبانگه ز آنچه برسر او رفته بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای
حال اوسکی کے شکر کیا رات کو وقت جو کچھ اوسکے سر پر گذرا تھا حالت کشتی اور ظلم ملاح اور سختی
روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر میگفت پدر گفت ای پسر
دیہاتیوں کی اوپر سر کنوئیں کے اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کے ساتھ باپ کے کہتا تھا باپ نے کہا اے بیٹے
نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجه شیری شکسته
نہ کہا تھا میں نے تجھکو وقت جانیکے کہ مفلسوں کا ہاتھ دلیری کا بندھا ہے اور پنجہ شیری کا ٹوٹا
چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور + جوی زر بهتر از پنجاه من زور +
کیا خوب کہا اوس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ہے پچاس من زور سے
پسر گفت ای پدر هر آینه تا رنج نبری گنج برنداری تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی
بیٹے نے کہا اے باپ البتہ جب تک رنج نہ اوٹھاوے خزانہ نہ اوٹھاوے اور جب تک جان بیچ خطرے کے نہ رکھے اوپر دشمن کے فتح نہ پاوے
و تا دانه پریشان نکنی خرمن برنگیری نبینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت
اور جب تک دانہ پریشان نہ کرے کھلیان نہ اوٹھاوے نہیں دیکھتا ساتھ تھوڑے سے رنج کے کہ اوٹھایا میں نے کیا حاصل کی راحت
کردم و بنیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم بیت گرچه بیرون ز رزق نتوان خورد
کی میں نے اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کھایا میں نے کیا شہد لایا میں اگرچہ باہر رزق سے نہ کھا سکے
در طلب کاهلی نشاید کرد فرد غواص اگر اندیشه کند کام نهنگ + هرگز نکند در
بیچ طلب کے سستی نہ چاہیے کرنی غوطہ لگانیوالا اگر اندیشہ کرے تالو نہنگ کا ہرگز نہ کرے موتی

گرانمایه چو سنگ + آسیا زیرین سنگ نیست لاجرم تحمل بار گران میکند و چه خورد
بھاری قیمت کا بیچ مانند + چکی کے نیچے کا پاٹ خواہ نخواہ برداشت بوجھ بھاری کی کرتا ہے کیا کھاوے
شیر شرزه در بن غار + باز افتاده را چه قوت بود + گر تو در خانه صید خواهی کرد
شیر مست بیچ جڑ غار کے باز عاجز کے تئیں کیا خوراک ہووے گا اگر تو بیچ گھر کے شکار چاہے کرنا
دست و پایت چو عنکبوت بود + پدر گفت ای پسر اندرین صورت فلک یاوری
ہاتھ اور پاؤں تیرے مانند مکڑی کے ہو دیں باپ نے کہا کہ بیٹا اس صورت میں آسمان نے مدد
کرد و اقبال رهبری صاحب دولتی بتو رسید و بر تو ببخشائید و کسر حالت را بتفقدی
کی اور اقبال نے راہ لیجانا کہ صاحب دولت تیری طرف پہنچا اور اوپر تیرے رحم کیا اور شکستگی احوال تیری کو ساتھ مہربانی کے
جبر کرد و چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد بیت صیاد نه هر بار شغالی ببرد
جوڑ دیا ایسا اتفاق نادر پڑتا ہے اور اوپر نادر کے حکم نہیں لگتا شکاری نہ ہر بار گیدڑ کو لیجاتا
باشد که یکی روز پلنگش بخورد + چنانکه یکی از ملوک پارس نگینی گرانمایه در انگشتری
ہووے کہ ایک روز چیتا اسکو پھاڑ ڈالے ایسا ایک بادشاہوں پارس کے تئیں ایک نگینہ بیش قیمت انگوٹھی کے
داشت باری بحکم تفرج با تنی چند خاصان بمصلای شیراز بیرون رفت فرمود تا انگشتری
تھا ایکبار ساتھ حکم تماشے کے ساتھ تنوں کئی خاصوں کے بیچ عیدگاہ شیراز کی باہر گیا فرمایا تو انگوٹھی کے
را بر گنبد عضد نصب کردند تا هر که تیر از حلقهٔ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتفاقاً
تئیں اوپر گنبد عضد کے لٹکایا تو جو کوئی کہ تیر حلقہ انگوٹھی سے گذراوے انگوٹھی اسکی ہووے اتفاقاً
چهارصد حکم انداز که در خدمت او بودند جمله خطا کردند مگر کودکی که بر بام رباطی ببازیچه
چار سو تیر انداز کہ بیچ خدمت اسکے تھے سب نے خطا کی مگر ایک لڑکا کہ اوپر کوٹھے کے کھیل کے
می انداخت باد صبا تیر او را از حلقهٔ انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت خاتم بوی
ڈالتا تھا ہوا نے تیر اوسکے کو بیچ حلقے انگوٹھی سے گذرا خلعت اور نعمت پائی اور وہ انگوٹھی اسکو
ارزانی داشت آورده اند که پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تا رونق
بخشا گئی کہتے ہیں کہ لڑکے نے تیر اور کمان کے تئیں جلا دیا کسی نے کہا کیوں ایسا کیا تو نے کہا تو رونق

نخستین سبق باز ماند **قطعه** که بود کز حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیری

سبق اور پیچھے کے رہے کبھی ہوتا ہے کہ حکیم روشن عقل سے نہیں آتی ہی درست ایک تدبیر

گاہ باشد کہ کودک نادان + بغلط بر ہدف زند تیری **حکایت** درویشی شنیدم

کبھی ہوتا ہے کہ ایک لڑکا نادان غلطی سے اوپر نشانے کے مارے ایک تیر ایک فقیر کی میں نے سنا

کہ بغاری در نشستہ بود و در بروی از جہان بستہ و ملوک و اغنیا را در چشم ہمت او

کہ بیچ ایک غار کی بیٹھا تھا اور دروازہ اوپر منہ کی جہان سے بند کیا اور بادشاہوں اور تونگروں کی بیچ آنکھ

شوکت و ہیبت نماندہ **قطعہ** ہر کہ بر خود در سوال گشاد + تا بمیرد نیازمند بود

شوکت اور ہیبت نہ رہے جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا تا مرگ محتاج ہوگا

آز بگذار و پادشاہی کن + گردن بی طمع بلند بود یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد

حرص کو چھوڑ اور بادشاہی کر گردن بے طمع کے بلند ہوتی ہے ایک نے بادشاہوں اس طرف کے سے اشارہ کیا

کہ توقع بکرم و اخلاق مردان چنین ہست کہ با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ

کہ امید ساتھ کرم اور اخلاق مردوں کے ایسی ہی کہ ایک تھہ ساتھ ہماری روٹی اور نمک سے موافقت کریں شیخ

رضا داد بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد برجست

راضی ہوا بحکم اس بات کی قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر ہے دوسرے روز بادشاہ واسطے عذر آنے کے اس کی گیا عابد کود پڑا

و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غایب شد یکی از جماعت پرسید

اور بادشاہ کو گود میں لیا اور مہربانی کی اور تعریف کی جو غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا

شیخ را کہ چندین ملاطفت امروز کہ با پادشہ کردی خلاف عادت بود و دیگر ندیدیم گفت

شیخ کو کہ اتنے مہربانی آج کے دن کہ ساتھ بادشاہ کے کی اپنے خلاف عادت تھی اور دوسرے نہ دیکھا ہم نے کہا

نشنیدی آنکہ یکی از صاحبدلان گفتہ است **فرد** ہر کہ را بر سماط بنشستی

نہ سنا تو نے اس وقت ایک نے صاحبدلوں سے کہا ہے جس کسی کے دسترخوان پر بیٹھا تو

واجب آید بخدمتش برخاست **مثنوی** گوش تواند کہ ہمہ عمر وی + نشنود آواز دف و چنگ و نی

واجب آیا بیچ خدمت اس کی کھڑا ہونا کان سکتی ہیں کہ تمام عمر نہ سنیں آواز دف اور چنگ اور نے

دیده شکیبد ز تماشای باغ	بی گل و نسرین بسر آرد دماغ	گر نبود بالش آگنده پر
دیدی صبر کر سکتی ہے تماشے باغ سے	بغیر گل اور نسرین کی گذرا سکتا ہے دماغ	جو نہووے تکیہ بھرا ہوا پر سے
خواب توان کرد حجر زیر سر	ور نبود دلبر همخوابه پیش	دست توان کرد در آغوش خویش
خواب سکتے کر پتھر سر کے نیچے	اور جو نہووے دلبر ہمخوابہ آگے	ہاتھ سکتے کر بیچ بغل اپنے کے

وین شکم بی هنر پیچ پیچ | صبر ندارد که بسازد بهیچ

یہ پیٹ بی ہنر اور پیچ در پیچ | صبر نہیں کرتی کہ موافقت کری ساتھ نہ کچھ کے

باب چهارم در فواید خاموشی

باب چوتھا بیچ فائدوں چپ رہنی کے

حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمده

ایک دوست سے کہا میں نے کہ باز رہنا بات کہنے سے مجکو بسبب اسکے اختیار کیا

است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدهٔ دشمنان جز بر بدی

ہے کہ اکثر وقتوں میں بیچ بات کے نیک و بد اتفاق پڑتا ہے اور دیدہ دشمنوں کا سوا برائی کے

نمی آید گفت دشمن آن به که نیکی نه بیند **شعر** وَاَخُو العَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ

نہیں آتا کہا دشمن وہ بہتر کہ نیکی نہ دیکھے اور بھائی دشمنی کا نہیں گذرتا ہے طرف صالح کی

اِلَّا وَیَلْمِزُهُ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ **شعر** هنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست گلست

مگر درحالیکہ عیب کرتا ہے اوسکے تئیں ساتھ دروغ بہت بدکے | ہنر بیچ آنکھ دشمنی کی زیادہ عیب ہے گل ہے

سعدی و در چشم دشمنان خارست **بیت** نور گیتی فروز چشمهٔ هور

سعدی بیچ آنکھ دشمنوں کی کانٹا ہے | نور دنیا کا روشن کرنیوالا چشمہ آفتاب کا

زشت باشد بچشم موشک کور **حکایت** بازرگانی را هزار دینار خسارت افتاد

زبون ہووے بیچ آنکھ چمگادڑ کی | ایک سوداگر کی تئیں ہزار دینار ٹوٹا پڑا

پسر را گفت نباید که با کسی این سخن در میان نهی گفت ای پدر فرمان تراست

بیٹے کو کہا نہ چاہیے کہ ساتھ کسی کے اس بات کو درمیان میں رکھے تو کہا ای باپ حکم تیرا ہے

نگویم ولیکن مرا بر فائده این مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت

نکہوں میں ولیکن چاہیے کہ میری تئیں واسطے فائدہ اسکی کی خبر کری تو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکھنے کی کیا ہے کہا

تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایه دوم شماتت همسایه شعر مگوی اندوه خویش با

تو مصیبت دو نہوں ایک نقصان مال کا اور دوسرے طعنہ زنی ہمسایہ کی مت کہہ غم اپنا

دشمنان که لاحول گویند شادی کنان حکایت جوانی خردمند از فنون فضائل

دشمنوں سے کہ لاحول کہیں خوشی کرتے ہوئے ایک جوان دانشمند فنون فضیلتوں سے

حظی وافر داشت و طبعی نافر چنانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن

نصیب بہت رکھتا اور طبیعت نفرت کرنیوالی جیسا کہ بیچ مجلس عالموں کے بیٹھتا زبان بات کی

ببستی باری پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوی گفت ترسم از آنچه ندانم

بند کرتا ایکبار باپ نے اوسکو کہا ای لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہے تو کہہ کہا ڈرتا ہوں میں اوس چیز سے کہ جانتا نہیں

بپرسند و شرمساری برم قطعه آن شنیدی که صوفی میکوفت زیر نعلین خویش میخی چند

پوچھیں شرمندگی اٹھاؤں وہ سنا تو نے کہ ایک صوفی ٹھوکتا تھا بیچ جوتیوں اپنی کے میخیں کئی

آستینش گرفت سرهنگی که بیا نعل بر ستورم بند و نگفته ندارد کسی با تو کار و لیکن

آستین اوسکی پکڑی ایک سپاہی نے کہ آ نعل بیل پر میرے کی باندھ نہ کہا ہوا نہ رکھے کوئی ساتھ تیرے کام اور لیکن

چو گفتی دلیلش بیار حکایت عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنهم

جو کہا تو دلیل اوسکی لا ایک عالم معتبر کے تئیں لڑائی پڑی ساتھ ایک کافر کے لعنت کرے

الله علی حدة و بحجت با او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین

اللہ ایک طرف اور حجت میں اوسپر برابر نہوا ڈھال ڈال دی اور پھر گیا کسی نے کہا تجھ کو ساتھ اتنے

فضل و ادب که داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من قرآنست و حدیث و گفتار

فضیلت اور ادب کے کہ رکھتا ہے تو ساتھ ایک بیدین کی دلیل نہ رہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہے اور حدیث اور گفتار

مشایخ و او بدینها معتقد نیست و نمیشنود و مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت

بزرگوں کی اور وہ ساتھ ان باتوں کے معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے اور میرے تئیں سننا کفر اوسکی کا کس کام آوے

[illegible]

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی + آنست جوابش که جوابش ندهی

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کی اوس سے نجھوٹی تو وہی جواب اوسکا کہ جواب اوسکو نہ دے تو

حکایت

جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده و بی حرمتی همی کرد گفت اگر

جالینوس حکیم نے ایک احمق کو دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانا کے ڈالے ہوا اور بے عزتی کرتا تھا کہا اگر

این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی

یہ دانا ہوتا نوبت اوسکی ساتھ احمقوں کی یہاں تک نہ پہونچتی

مثنوی

دو عاقل را نباشد کین و پیکار + نه دانایی ستیزد با سبکسار

دو دانا کو نہیں ہوتی لڑائی اور [illegible] + نہ کوئی دانا لڑے ساتھ ہلکی کے

اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمندش بنرمی دل بجوید

جو نادان وحشت سے سخت کہے + دانا اوسکی ملائمت سے دلداری کرے

دو صاحبدل نگهدارند موئی + همیدون سرکشی و آزرم جویی

دو صاحبدل نگاہ رکھیں بال کو + اسی طرح ایک سرکش اور لڑائی ڈہونڈہنے والا

وگر بر هر دو جانب جاهلانند + اگر زنجیر باشد بگسلانند

اور جو دونوں طرف جاہل ہیں + اگر زنجیر ہووے تو توڑیں

یکی را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام

ایک کو کسی ایک بدخو نے گالی دی + برداشت کی اور کہا اے نیک انجام

بتر زانم که خواهی گفت آنی + که دانم عیب من چون من ندانی

بدتر اوس سے ہوں کہ تو کہے گا وہی تو + کہ جانتا ہوں میں عیب اپنا جیسا میں نہیں جانتا ہے تو

حکایت

سحبان وائل را در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالی بر سر جمع سخن گفتی لفظی مکرر نکردی و اگر

سحبان وائل کو بیچ فصاحت کے بے نظیر کہا ہے موافق اوس بات کی کہ ایک سال بیچ ایک جماعت کی بات کہتا کوئی لفظ مکرر نہ کہتا اور اگر

همان اتفاق افتادی بعبارتی دیگر بگفتی و از جملهٔ آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست

وہی لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت اور کی کہتا + اور سب ادبوں ہم نشینی بادشاہوں کی ایک یہ ہے

سخن گرچه دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود

بات اگرچہ دلپسند اور میٹھی ہووے + لائق سچ ماننے اور تعریف کی ہووے

چو یکبار گفتی مگو باز پس + که حلوا چو یکبار خوردند بس

جو ایکبار کہا تو نے مت کہہ پھر + کہ حلوا جو ایک دفعہ کھایا اور بس

حکایت

یکی را از حکما شنیدم که میگفت هرگز کسی بجهل

ایک کو حکیموں سے سنا میں نے کہ کہتا تھا ہرگز کسی نے اپنی جہالت کا

اقرار نکرده است مگر آن کس که چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناگفته سخن آغاز

کند مگر وہ شخص کہ جب اور کوئی بات کرتا ہو ویسا ہی تمام نہ کہی ہوئے بات شروع

کند **مثنوی** سخن را سرست ای خردمند و بن میاور سخن در میان سخن خداوند تدبیر و فرهنگ

بات کی ابتدا ہے اور انتہا [illegible] مت لا بات درمیان بات کی [illegible]

و هوش نگوید سخن تا نبیند خموش **حکایت** تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را که

ہوش نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ کتنے ایک لوگ نے خادم بادشاہ محمود کے کہا حسن میمندی کو

سلطان امروز ترا چه گفت در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو گوید

بادشاہ نے آج تجھ سے کیا کہا فلاں مصلحت میں کہا تم پر بھی چھپا نہ رہے گا [illegible]

با امثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید **بیت**

[illegible]

نه هر سخن که برآید بگوید اهل شناخت بسر شاه سر خویشتن نشاید باخت **حکایت**

نہ ہر بات کہ نکلے [illegible]

در عقد بیع سرائی متردد بودم جهودی گفت آخر من از کدخدایان این محلتم وصف

[illegible]

این خانه چنانکه هست از من پرس بخر که هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایهٔ منی

[illegible]

قطعه خانه‌ای را که چون تو همسایه است ده درم سیم کم عیار ارزد لیکن امیدوار باید بود

[illegible]

که پس از مرگ تو هزار ارزد **حکایت** یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنائی بر وی خواند

[illegible]

فرمود تا جامه از وی بر کنند و از ده بدر کنند مسکین برهنه بسرما همی رفت سگان در قفای وی افتادند

[illegible]

[illegible]

خواست تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت

چاہا کہ ایک پتھر اوٹھاوی اور کتون کے تئین دور کری بیچ زمین کے برف زمند کیا تھا عاجز ہوا کہا

این چه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر زدان از غرفه بدید

یہ کیا حرامزادے لوگ ہین کتون کی تئین کھولا ہوا اور پتھرون کو باندھا امیر چورون کے نے بالاخانہ سے دیکھا

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود میخواهم اگر انعام

سنا اور ہنسا اور کہا ای شاعر مجھ سے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہون جو بخشش

فرمائی ع رضینا من نوالک بالرحیل بیت امیدوار بود آدمی بخیر

فرمائے تو راضی ہوئے ہم عوض بخشش تیری کی ساتھ کوچ کی امیدوار ہوتا ہے آدمی ساتھ نیکی

کسان مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامه

آدمیون کی میری تئین ساتھ نیکی تیری کی امید نہین ہے بد مت پہنچا سردار چورون کی تئین اوپر اوسکے رحمت آئی جامہ

باز فرمود و قبای پوستینی بر آن مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانه در آمد یکی

پھیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اوسکی زیادہ کی اور درم کتنی ایک نجومی بیچ گھر کی آیا ایک مرد

بیگانه دید با زن او بهم نشسته دشنام داد و سقط گفت و بهم افتادند و فتنه و آشوب

بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اوسکی کی بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپس مین پڑے اور فساد اور شور

برخاست صاحبدلی برین واقف بود گفت شعر تو بر اوج فلک چه دانی چیست

اوٹھا ایک صاحبدل اوپر اوسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کے کیا جانے کہ کیا ہے

که ندانی که در سرای تو کیست حکایت خطیبی کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتی

کہ نہین جانتا ہی کہ بیچ گھر تیرے کی کون ہے ایک خطیب بہت آواز کا اپنی تئین خوش آواز جانتا تھا

و فریاد بیهوده برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پردهٔ الحان اوست یا آیه

اور غل بیہودہ اوٹھاتا کہے تو آواز کوے جنگل کے بیچ پردہ الحان اوسکے کے ہے یا آیت

إن انكر الاصوات در شأن اوست شعر اذا نهق الخطیب ابو الفوارس

بدصورتی کہ بد ہے آوازون مین و آگدہی کی بیچ شان اوسکی کے ہے جبکہ آواز کرتا ہے خطیب پیٹ والا ابو الفوارس

له صوت یهدّ اصطخر فارس مردم قریه بعلت جاهیکه داشت بلیتش میکشیدند

واسطے اوسکی آواز سے کہ گرا دیتا قلعہ فارس کا آدمی گانوں کے بسبب مرتبہ کے کہ رکھتا تھا بوجھ اوسکا کھینچتے تھے

و اذیتش مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت

اور اذیت اوسکی کو نہیں مصلحت دیکھتے تھے تو ایک خطیبوں میں سے اوس اقلیم کے کہ ساتھ اوسکے ایک دشمنی چھپی رکھتا تھا

باری بپرسش آمده بودش گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت

ایکبار واسطے پوچھنے کے آیا تھا اوسکو کہا تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہے بہتر ہووے کہا کیا دیکھا ہے تو نے کہا

چنان دیدمی که ترا آواز خوش بودی و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین

ایسا دیکھا میں نے کہ تیری آواز اچھی ہوئی اور لوگ تیرے سانس سے بیچ آرام کے خطیب بیچ اسکے

لختی بیندیشید و گفت این مبارک خوابست که دیدی که مرا بر عیب خود واقف گردانیدی

تھوڑی دیر اندیشہ کیا اور کہا کہ یہ مبارک خواب ہے کہ دیکھا تو نے کہ مجھ پر عیب اپنے کی واقف کیا تو نے

معلوم شد که آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج توبه کردم

معلوم ہوا کہ آواز بری رکھتا ہوں اور خلق بلند پڑھنے میرے سے بیچ رنج کے ہیں اقرار کیا میں نے کہ

کزین پس خطبه نگویم مگر باهستگی قطعه از صحبت دوستی برنجم کاخلاق بدم حسن نماید

اس پیچھے خطبہ نہ پڑھوں گا مگر ساتھ آہستگی کے صحبت ایسی دوست سے رنج کرتا ہوں کہ اخلاق برے میرے کو اچھا دکھاتا ہے

عیبم هنر و کمال بیند خارم گل و یاسمن نماید کو دشمن شوخ چشم ناپاک تا عیب مرا

عیب میرے کو ہنر اور کمال دیکھے کانٹا میرا گل اور چنبیلی دکھلاوے کہاں ہے دشمن شوخ چشم ناپاک تو عیب میرے کو

بمن نماید فرد هرآنکه عیب نگویند پیش او هنر داند از جاهلی عیب خویش

ساتھ میرے دکھلاوے جسکے عیب سامنے اوسکے نہیں کہتے ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد سنجار بتطوع بانگ گفتی بادائیکه مستمعان را ازو نفرت بودی

ایک شخص بیچ مسجد سنجار کے نفل کی بانگ دیتا تھا ساتھ ادا کے کہ سننے والوں کو اس سے نفرت تھی

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت ای

اور صاحب مسجد کا ایک امیر تھا عادل اور نیک خصلت نہیں چاہتا تھا اسکو کہ دل آزردہ ہووے کہا اے

جوانمردی این مسجد را موذنانند قدیم که هریکی از ایشان را پنج دینار مرتب داشته‌ام

جوان و خاص کہ اس مسجد کے ہیں موذن قدیم کہ ہر ایک کی تئیں انہوں سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکھا ہے میں نے

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری

اور تیرے تئیں دس دینار دیتا ہوں میں جگہہ دوسری چلا جاوے تو اوپر اس قول کے اتفاق ہوا بعد مدت کے بیچ ایک گلی کے

پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که به ده دینار از آن بقعه‌ام بدر کردی

آگے امیر کے پھر آیا اور کہا ای صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کے اوس جگہہ سے مجکو باہر کیا تو نے

که اینجا که رفته‌ام بست دینارم میدهند که جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از خنده بیهوش

کہ اس جگہہ جو گیا ہوں مجکو بیس دینار دیتے ہیں کہ جگہہ دوسری جاؤں قبول نہیں کرتا ہوں امیر ہنسنے سے بیہوش

گشت و چیزی دیگر نفرمود و گفت زنهار تا نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند شعر

ہوا اور ایک چیز اور دیا اور کہا ہرگز نہ لیوے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے راضی ہوویں

بتیشه کس نخراشد ز روی خارا گل + چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت

ساتھ بسولی کی کوئی نہ چھیلے منہ پتھر سے گل + جیسا کہ آواز سخت تیرے چھیلتے سے دل

ناخوش آوازی ببانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی برو بگذشت و گفت ترا مشاهره چند است

ایک خوش آواز ساتھ آواز بلند کی قرآن پڑھتا تھا ایک صاحبدل ایک دن اوپر اوس کے گذرا اور کہا تیری تنخواہ کتنی ہے

گفت هیچ گفت پس این زحمت بخود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

کہا کچھ نہیں کہا پس بیچ اپنی تئیں کس واسطے دیتا ہے تو کہا واسطے خدا کے پڑھتا ہوں کہا واسطے خدا کے

مخوان بیت گر تو قرآن بدین نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی باب

نہ پڑھ اگر تو قرآن ساتھ اس طرح کے پڑھے گا لیجاوے گا رونق مسلمانی کی باب

پنجم در عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین

پانچواں بیچ عشق و جوانی کے حسن میمندی کی تئیں کہا کہ سلطان محمود کتنے ایک

بنده صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچ یک از ایشان

صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کی ہیں کس طرح پڑا ہے کہ ساتھ کسی کے ان میں سے ایک

و ملاحتی ندارد چندان با ایاز با آنکه زیادت حسنی ندارد گفت هرچه در دل فرود آید در دیده نکو نماید

[illegible]

مثنوی هر که سلطان مرید او باشد + گر همه بد کند نکو باشد + وانکه را پادشه بیندازد + کسش

[illegible]

از خیلخانه ننوازد حکایت گویند خواجه را بنده نادر الحسن بود و با وی بسبیل مودت و دیانت نظری

[illegible]

با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده با حسن و شمایلی که دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی

[illegible]

گفت ای برادر چو اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار که چون عاشق و معشوقی در میان آمد مالک و

[illegible]

مملوک برخاست قطعه خواجه با بنده پری رخسار + چون در آمد به بازی و خنده + نه عجب کو چو خواجه حکم کند

[illegible]

وین کشد بار ناز چون بنده بیت غلام آبکش باید و خشت زن + بود بنده نازنین مشت زن حکایت

[illegible]

پارسایی را دیدم به محبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر و نه یارای گفتار چندانکه ملامت دیدی و

[illegible]

غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی قطعه کوته نکنم ز دامنت دست + ور خود بزنی به تیغ تیزم

[illegible]

بعد از تو ملاذ و ملجایی نیست + هم در تو گریزم ار گریزم + باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چه شد

[illegible]

که نفس خسیس غالب آمد زمانی به فکر فرو رفت و گفت قطعه هر کجا سلطان عشق آمد نماند

[illegible]

قوت بازوی تقوی آمل پاکدامن چہ غم خورد بیچارہ اوفتادہ تا گریبان در گل

قوت بازوی پرہیزگاری کی تین جگہہ پاکدامن کیونکر سنبھلے بیچارہ پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل کے

حکایت یکی را دل از دست رفتہ بود و ترک جان گفتہ و مطمح نظرش جائی خطرناک

ایک شخص کا دل ہاتھ سے گیا تھا اور چھوڑنا جان کا کیا او رجا انداخت نظر اوسکی کی جگہہ ڈر کی بہری ہوئی

و مظنہ ہلاک نہ لقمہ مصور شدی کہ بکام آید یا مرغی کہ بدام افتد فرد چو در چشم شاہد نیاید زرت

اور گمان مرجانیکا نقمہ معلوم ہوتا تھا کہ بیچ تالو کے آوے یا وہ مرغ کہ بیچ جال کے پھنسے جو بیچ آنکہ معشوق کے آوے زر تیرا

زر و خاک یکسان نماید برت باری نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن خلقی ہم

سونا اور خاک یکسان معلوم ہوئے نزدیک تیرے ایکبار بطور نصیحت کے اسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر ایک خلق بھی اسی

ہوس کہ تو داری اسیرند و پای در زنجیر بنالید و گفت قطعہ دوستان گو نصیحتم مکنید

ہوس کے جو تو رکھتا ہے قید ہیں اور پانو دل کا بیچ زنجیر کے نالہ کیا اور کہا دوستوں کو کہہ نصیحت مجھکو مت کرو تم

کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست جنگجویان بزور پنجہ و کتف دشمنان را کشند و خوبان دوست

کہ میری آنکھ بیچ ارادہ اوسکے ہے لڑائی کی ڈھونڈنے والی ساتھ زور پنجہ اور بازو کے دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق

شرط مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر برگرفتن بیت تو کہ در بند خویشتن باشی

شرط دوستی کی نہیں ہے بیچ فکر جان کے دل محبت معشوق سے اوٹھا لینا تو کہ بیچ فکر اپنی کے رہے تو

عشقبازی دروغ زن باشی گر نشاید بدوست رہ بردن شرط عشق است در طلب مردن

عشقباز جھوٹا ہووے تو جو نہ ہو سکے دوست کی راہ لیجانا شرط عشق کی ہے بیچ طلب کے مرنا

گر دست دہد کہ آستینش گیرم ورنہ بروم بر آستانش میرم متعلقان را کہ نظر در کار او بود

جو ہاتھ لگے تو آستین اوسکی پکڑ لوں نہیں تو جا کر چوکھٹ اوسکی کی مر جاؤں رشتہ دار اوسکے جن کی نظر

و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نہادند و سودی نکرد شعر دردا کہ طبیب صبر میفرماید

اور مہربانی اوسکے حال پر تھی نصیحت اوسکو دی اور قید کیا اوسکو کچھ فائدہ نہ کیا افسوس کہ حکیم صبر فرماتا ہے

وین نفس حریص را شکر میباید آن شنیدی کہ شاہدی بنہفت با دل از دست رفتہ ای میگفت

اور یہ نفس حریص شکر چاہتا ہے وہ سنا ہوگا کہ معشوق نے چپکے ساتھ ایک دل ہاتھ سے گئے ہوئے کو کہتا تھا

[illegible]

۵

قطعه چون گرانی به پیش شمع آید + خیزش اندر میان جمع بکش + ور شکر

جو ایک گران طبع اگر شمع کے آگے آوے اوٹھا اوسکو درمیان مجلس سے مار اور جو کوئی شکرخندہ

خنده‌ایست و شیرین لب آستینش بگیر و شمع بکش حکایت یکی دوستی را که زمانها ندیده بود

ہے اور شیرین لب آستین اوسکی پکڑ اور شمع کو بجھا دے ایک دوست کو کہ مدت تک نہیں دیکھا تھا

گفت کجائی که مشتاق بودم گفت مشتاقی به که ملولی مثنوی دیر آمدی ای نگار سرمست

کہا کہاں تھا کہ مشتاق تھا میں مشتاق بہتر کہ رنجیدہ دیر کر آیا تو ای معشوق غافل

زودت ندهیم دامن از دست + معشوقه که دیر دیر بینند آخر کم از آنکه سیر بینند شاهد که

جلدی تیرا نہ دینگے دامن ہاتھ سے معشوق کو کہ دیر دیر دیکھیں آخر کم اوس سے کہ آسودہ دیکھیں معشوق

با رفیقان آید بجفا کردن آمده است بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد اذا جئتنی

ساتھ یاروں کے آوے ظلم کرنیکو آیا ہے بحکم اسبات کہ غیرت اور ضدیت سے خالی نہو جب کہ تو میرے پاس آئیگا

فی رفقة لتزورنی وان جئت فی صلح فانت محارب قطعه بیک نفس که برآمیخت یار با اغیار

جمع میں تاکہ زیارت کرے تو اور اگر آیا تو صلح میں تو لڑائی کرنیوالا ہے ایکدم کہ ملا یار ساتھ غیروں کے

بسی نماند که غیرت وجود من بکشد + بخنده گفت که من شمع جمعم ای سعدی مرا از آن چه که پروانه

بہت نہ رہا کہ غیرت وجود میرے کو مار ساتھ ہنسی کہا کہ میں شمع جمع ہوں ای سعدی مجھکو اوس سے کیا کہ پروانہ اپنے تئیں مار

خویشتن بکشد حکایت یاد دارم که در ایام پیشین من و دوستی چون بادام دو مغز

یاد رکھتا ہوں کہ پہلے دنوں میں میں اور ایک دوست مانند بادام دو مغز کے

در پوستی صحبت داشتیم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز آمد عتاب آغاز کرد

بیچ ایک پوست کے صحبت رکھتے تھے ناگاہ اتفاق جدائی کا ہوا پیچھے ایک مدت کے کہ پھر آیا غصہ شروع کیا

که درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیده قاصد بجمال تو روشن گردد و من

کہ اس مدت میں قاصد نہ بھیجا کہا میں نے افسوس آیا مجھکو کہ دیدہ قاصد کا ساتھ جمال تیرے روشن ہو

محروم شعر یار دیرینه مرا گو بزبان توبه مده + که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن + رشکم آید که کسی

یار پرانے میرے کو کہہ ساتھ زبان کے توبہ مت دے کہ میری توبہ ساتھ تلوار کے نہ ہوگی رشک آتا ہے مجھکو کہ کوئی

نگه در او کنند + باز گویم که کسی سیر نخواهد بودن **حکایت** دانشمندی را دیدم که بکسی مبتلا

نگہ پیچ تیری کریں پھر کہو نہیں کہ کوئی آسودہ ہوگا ایک دانا کو میں نے دیکھا کہ ایک سے مبتلا

شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی باری بلطافتش

ہوا اور بھید اوسکا پردے سے باہر گرا ظلم بہت لیجاتا اور بیحد بردباری کرتا ایکبار ساتھ مہربانی کے اوسکو

گفتم دانم که ترا در مودت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست با وجود چنین معنی لایق

کہا میں جانتا ہوں کہ تیری دوستی بیچ محبت اس معشوق کی ایک علت نہیں ہے اور بنا محبت کی اوپر لغزش کی نہیں ہے

قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان بردن گفت ای یار دست عتاب از دامن روزگارم

قدر عالموں کی نہ ہوگی اپنی تئیں متہم کرنا اور ظلم بے ادبوں کا لیجانا کہا ای یار ہاتھ غصے کا میرے دامن سے

بدار که بارها در این مصلحت که تو بینی اندیشه کردم و صبر بر جفای او سهل تر همی نماید از صبر بر ندیدن او و

رکھ کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکھتا ہی تو اندیشہ کیا میں نے اور صبر اوپر ظلم اوسکے کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے

حکیمان گفته اند دل بر مجاهدت نهادن آسان تر است که چشم از مشاهده فرو گرفتن **مثنوی**

اور داناؤں نے کہا ہے دل اوپر رنج اور محنت کے رکھنا آسان زیادہ ہے کہ آنکھ دیکھنے سے بند کرنا

هر که دل پیش دلبری دارد + ریش در دست دیگری دارد + آهوئی بالهنگ در گردن

جو کوئی دل آگے ایک دلبر کے رکھی داڑھی بیچ ہاتھ دوسرے کے رکھے ایک ہرن سی بیچ گردن کے

بخویشتن رفتن + آنکه بی دلبر نشاید برد + گر جفائی کند بباید برد + روزی از دست گفتمش زنهار

اپنے تئیں نہیں جا سکتا وہ شخص کہ بغیر اوسکے نہیں جا سکتا جو ظلم کرے اوسکا سہنا چاہئے ایکدن ہاتھ سے کہا میں نے اوسکو پناہ

چند از آن روز گفتم استغفار + نکند دوست زینهار از دوست + دل نهادم بر آنچه خاطر اوست

کتنا اوس دن سے کہا میں نے توبہ کری دوست پناہ دوست سے دل رکھا میں نے ساتھ اوس چیز کے کہ ارادہ اوسکا ہے

گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقهرم براند او داند **حکایت** در عنفوان جوانی چنانکه افتد و دانی

جو ساتھ مہربانی کی مجکو پاس اپنے بلاوے اور جو ساتھ غصے کی مجکو دور کرے وہ جانے بیچ شروع جوانی کے جیسا اتفاق

با شاهدی سر و سری داشتم بحکم آنکه حلقی داشت طیب الادا و خلقی کالبدر اذا بدی **بیت**

ساتھ ایک معشوق کے بھید رکھتا تھا بسبب اسکے کہ حلق رکھتا تھا خوش ادا اور صورت جیسا کہ چاند چودھویں کا

انکہ نبات عارضش آب حیات میخورد + در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد + اتفاقا خلاف

وہ کہ روئیدگی رخسار اوسکی کی آب حیات کہاتی ہی + بیچ ہونٹوں اوسکی کے نگاہ کرے وہ شخص کہ مصری کہاتا ہی + اتفاقا خلاف

طبع از وی حرکتی بدیدم کہ نپسندیدم دامن از وی درکشیدم و مہرہ برچیدم و گفتم شعر

طبیعت اوسکی ایک حرکت دیکھی مینے کہ نہ پسند کیا مینے دامن اوس سے کھینچا مینے اور مہرہ چنا مینے اور کہا مینے

برو ہرچہ میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدم کہ میرفت و میگفت بیت

جا جو کچھ کہ چاہیے تجھکو کر لے + خیال ہمارا نہیں رکھتا ہے تو خیال اپنا لے + سنا مینے کہ جاتا تھا اور کہتا تھا

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد + رونق بازار آفتاب نکاہد + این بگفت و سفر کرد و پریشانی

چمگادر اگر ملاقات آفتاب کی نچاہے + رونق بازار آفتاب سے نگھٹی + یہ کہا اور سفر کیا اور

او در من اثر کرد ف فقدت زمان الوصل و المرء جاہل + بقدر لذیذ العیش

پریشانی اوسکی بیچ میرے اثر کیا + کھویا مینے زمانہ ملاقات کا اور مرد نادان ہے + ساتہ قدر لذت خوشی کی

قبل المصائب شعر باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن + خوشتر کہ پس از تو زندگانی

آگے مصیبتوں کے + پہر آ اور مجھے مار کہ آگے تیرے مرنا + خوش تر زیادہ کہ پیچھے تیرے ہو زندگانی

کردن + اما بشکر و منت باری بعد از مدتی باز آمد آن حلق داودی متغیر شدہ و جمال یوسفی بزیان آمدہ

کرنا + لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کے ایک مدت کے پیچھے پھر آیا وہ آواز حضرت داود کی بدل گئی اور خوبصورتی یوسف کی بنقصان آگئی

و بر سیب زنخدانش چون بہ گردی نشستہ + رونق بازار حسنش شکستہ + متوقع کہ در کنارش گیرم

اور اوپر سیب ٹھوڑی اوسکی کے مانند بہی کے گرد بیٹھی اور رونق بازار حسن اوسکی کی ٹوٹی + امیدوار کہ بیچ گود اوسکی کے لوں

کنارہ گرفتم و گفتم ق آن روز کہ خط شاہدت بود + صاحب نظر از نظر براندی + امروز بیامدی بصلحش

کنارہ پکڑا مینے اور کہا مینے + وہ دن کہ خط شاہدی کا تجھکو تھا + صاحب نظر کو نظر سے ہانکا تو نے + آج کے دن آیا تو بصلح

کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی + قطعہ تازہ بہارا ورقت زرد شد + دیگ منہ کاتش ما سرد شد + چند

کہ اوسپر زبر اور پیش بٹھایا تو نے + اے تازہ بہار پتا تیرا زرد ہوا + دیگ مت رکھ کہ آگ ہماری ٹھنڈی ہوئی + کب تک

خرامی و تکبر کنی + دولت پارینہ تصور کنی + پیش کسی رو کہ خریدار است + ناز بر آنکس کہ طلبکار است

اور تکبر کرے تو + دولت پرانی کا خیال کرے تو + آگے اوس شخص کے جا کہ خریدار تیرا ہے + ناز اوسکو کر کہ طلبگار تیرا

[illegible]

سبزه در باغ گفته اند خوش است + داند آنکس که این سخن گوید + یعنی از روی

سبزہ بیچ باغ کی کہا ہی خوش ہے جانے وہ شخص کہ یہ بات کہے یعنی منہ

نیکوان خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید + بوستان تو گندنا زاریست + بسکه بر میکنی

خوبصورتوں کی خط سبز دل عاشقوں کا زیادہ ڈھونڈھتا ہے باغ تیرا گندنا زار ہے بسکہ اکھیڑتا ہے

و میروید قطعه گر صبر کنی و نکنی موی بناگوش + این دولت ایام نکوئی بسر آید + گر

اور جمتا ہے جو صبر کرے تو اور جو نہ کرے تو بال کان کے کو یہ دولت زمانہ خوبصورتی کی وہ آخر آئی جو

دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بقیامت که بر آید قطعه سوال

ہاتھ ہوتا جان پر رکھتا میں مانند تیرے اوپر ڈاڑھی کے نہ چھوڑتا میں قیامت تک کہ بر آئی سوال

کردم و گفتم جمال روی ترا + چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیدست + جواب داد ندانم چه بود

کیا میں نے اور کہا میں نے جمال منہ تیرے کو کیا ہوا کہ چیونٹیوں نے گرد چاند کے جوش کیا ہے جواب دیا نہیں جانتا ہوں کیا ہوا

رویم را + مگر بماتم حسنم سیاه پوشیدست حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان

منہ میرے کو مگر واسطے ماتم حسن میرے کے سیاہ پہنا ہے ایک کو میں نے پوچھا عرب کے رہنے والوں سے

ما تقول فی المردان گفت لا خیر فیهم ما دام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا اخشن

کیا کہتا ہے تو بیچ امردوں کے کہا نہیں ہے بہتری درمیان ان کے جب تک کہ ایک ان کا نرم اور نازک ہے پس جب سخت ہو

یتلاطف یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام است درشتی کند و سختی چون درشت و در

نرمی کرتا ہے یعنی جتنا کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور سختی اور جو سخت اور سخت

شد چنانکه بکاری نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعه امرد آنگه که خوب و شیرینست

ہوا ایسا کہ بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکھلاوے اور جب تک کہ خوب و شیریں ہے

تلخ گفتار و تند خو بود + چون بریش آمد و بلاغت شد + مردم آمیز و مهر جوی بود حکایت

تلخ بات اور تند خو ہوتا جو ڈاڑھی نکال لایا اور بالغ ہوا آدمی کا ملنے والا اور محبت کا ڈھونڈھنے والا

یکی را از علما پرسیدند که یکی با ماه روئی در خلوت نشسته و در بسته و رقیبان خفته نفس طالب

ایک کو عالموں سے پوچھا کہ کوئی ساتھ ایک ماہ رو کے بیچ خلوت کے بیٹھا اور دروازہ بند کیا اور رقیب سوتے نفس چاہنے والا

وشہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع نبیح باشد کہ بقوت

اور شہوت غالب جیسا کہ عرب کہتا ہے خرما پکا ہے اور باغبان منع کرنیوالا نہیں ہے کوئی موزوں ہے کہ ساتھ قوت

پرہیزگاری ازوی بسلامت بماند گفت اگر از مہرویان بسلامت ماند از بدگویان بسلامت

پرہیزگاری کے اوس سے سلامت کی رہے کہا جو ماہ کی صورتوں سے سلامت رہے بدگو لوگوں سے سلامت

نماند شعر وان سلم الانسان من سوء نفسہ فمن سوء ظن المدعی

نرہے اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفس اپنی سے پس گمان مدعی سے

لیس یسلم شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتوان زبان مردم بستن

سلامت نہ ہوگا چاہیے بیچ کام اپنے کو بیٹھنا لیکن لوگوں کی زبان آدمی کو باندھ سکتا

طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاہدت او مجاہدت ہمی برد و میگفت این چہ طلعت

طوطی کی تھیں ساتھ ایک کوّے کے بیچ پنجرے کے کیا برائی دیکھنے اوسکی سے بیچ رنج کی رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا صورت

و ہیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون یا غراب البین یا لیت

اور صورت دشمنی رکھی گئی اور شکل لعنت کیے اور صورت ناموزون اے کوّے کاش کہ جدائی ہوتی درمیان تیرے

بینی و بینک بعد المشرقین قطعہ علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد صباح روز

اور میرے مشرق اور مغرب کے کیا خوب ہوتا صبح کو جو کوئی اوپر منہ تیری کے اوٹھے صبح کے دن

سلامت برو مسا باشد بداختری چو تو در صحبت تو بایستی ولی چنانکہ توئی در جہان

سلامتی کی اوپر اوسکی شام ہووے ایک ستارہ مانند تیری بیچ صحبت تیری کے چاہیے تھا لیکن جیسا کہ تو ہے بیچ جہاں

کجا باشد عجب آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود و ملول شدہ لاحول

کہاں ہووے عجب یاد ہے کہ کوّا ہمنشینی طوطی سے جان سے تنگ آیا تھا اور رنجیدہ ہو کر لاحول

کنان از گردش گیتی ہمی نالید و دستہای تغابن بر یکدیگر ہمی مالید کہ این چہ بخت نگون است و

کرتا ہوا گردش زمانے کی نالہ کرتا تھا اور ہاتھ افسوس کی باہم ملتا تھا کہ یہ کیا نصیبا اوندھا ہے اور نصیبا

طالع دون و ایام بوقلمون لائق قدر من آنستی کہ با زاغی بدیوار باغی خرامان ہمی رفتمی شعر پارسا را

کمینہ اور دن ... لائق قدر میرے کے وہ ہوتا کہ ساتھ ایک کوّے کی اوپر دیوار ایک باغ کی ... چلا جاتا ... پارسا کو

پس اینقدر زندان که بود هم طویلهٔ رندان تا چه گنه کرده ام که روزگارم بعقوبت

بس اتنی قید کہ ہووے ہی پاس میٹھا شراب پینے والونکی ایسا کیا گناہ کیا ہی مینے کہ زمانہ میرا ساتھ عذاب

آن در سلک صحبت چنین ابلهی خودرائی ناجنس خیره درائی بچنین بند مبتلا گردانیده است

اوسکی کی بیچ لڑی صحبت ایسے احمق اولٹی عقل بیجنس خراب صورت کی بیچ ایسی قید کی حیران کیا ہے

قطعه کس نیاید بپای دیواری که بران صورتت نگارند گر ترا در بهشت باشد جای

کوئی نہ آوے نیچے اوس دیوار کے کہ اوپر اوسکے تصویر تیری کھینچیں جو تیرے تئیں بیچ بہشت کے جگہ

دیگران دوزخ اختیار کنند این ضرب المثل بدان آورده ام تا بدانی که صد چندانکه دانا را

اور لوگ دوزخ اختیار کریں یہ مثال اسواسطے لایا ہوں میں تو جانے تو کہ سو چند جتنی کہ عقلمند کو تئیں

از نادان نفرت است نادان را از دانا وحشت است **قطعه** زاهدی در میان رندان بود

بی عقل سے نفرت ہے بیعقل کے تئیں عقلمند سے وحشت ہے ایک پرہیزگار درمیان شرابیوں کے تھا

زان میان گفت شاهد بلخی گر ملولی ز ما ترش منشین که تو هم در میان ما تلخی **رباعی**

اوس میان سے کہا ایک معشوق بلخ کی رہنی والی نے تو رنجیدہ ہو ہم سے ترش مت بیٹھ کہ تو بھی درمیان ہمارے کڑوا ہی تو

جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته تو هیزم خشک در میانشان رسته چون باد مخالف و چو سرما

ایک گروہ مانند پھول اور لالہ کی ملا ہوا تو لکڑی سوکھی ہوئی اونکے بیچ اوگا مانند ہوا اختلاف اور مانند جاڑے کے

ناخوش چون برف نشسته و چو یخ بربسته **حکایت** رفیقی داشتم که سالها

ناخوش مانند برف کے بیٹھا ہوا اور مانند یخ کے جما ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ برسوں

با هم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفعی اندک آزار

باہم سفر کیا تھا ہمنے اور نمک کھایا ہوا اور بہت حق صحبت کی ثابت ہوئی آخر بسبب نفع تھوڑے کے آزار

خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد با اینهمه از هر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم

خاطر میرا روا رکھا اور دوستی گذرنی والی ہوئی اور ساتھ اس سب کے دونوں طرف سے دلبستگی تھی موافق اس بات کے کہ سنا میں نے

که روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی همی گفتند نگار من چو درآید بخنده نمکین

کہ ایک دن دو بیت میرے کلام سے بیچ ایک جماعت کے کہتے تھی معشوق میرا جب آوے بیچ ہنسی نمکین کے

نمک زیاده کند بر جراحت ریشان چه بودی از سر زلفش بدستم افتادی چو آستین
نمک زیادہ کرتا ہے اوپر زخم گھائلونکے کیا ہوتا جو سر زلف اوسکی بیچ ہاتھ میرے گر پڑتی مانند آستین
کریمان بدست درویشان طایفهٔ دوستان بلطف این سخن که بر حسن سیرت خویش گواهی
کریمونکے بیچ ہاتھ فقیرونکے گروہ دوستونکا اوپر لطف اس باتکے نہیں کہ اوپر خوبی خصلت اپنی کے گواہی
داده بود آفرین کرده و اندر همان جمله مبالغت نموده و بر فوت صحبت دیرینه تاسف خورده و
دی تھی اور شاباش کی اور اوس دوستی بیچ اوس بات کو مبالغہ کیا اور اوپر گذر جانے صحبت پرانی کے افسوس کھایا
بخطای خویش اعتراف کرده معلوم شد که از طرفین هم رغبتی هست این بیتها فرستادم و صلح کردم
ساتھ خطا اپنی کے اقرار کیا معلوم ہوا کہ طرف اوسکی سے بھی ایک رغبت ہے یہ بیت بھیجی میں نے اور صلح کی ہم دونون نے

قطعه

نه ما را در میان عهد و وفا بود جفا کردی و بدعهدی نمودی بیکبار از جهان دل در تو بستم ندانستم
نہین تھا بیچ ہمارے تمہارے سوا عہد اور وفا کے ظلم کیا تو نے اور بدعہدی کرتا کیا تو نے ایکبارگی جہان سے دل بیچ تیرے باندھا تھا میں نے نہ جانا تھا
که برگردی بزودی هنوزت گر سر صلح است باز آی کزان محبوبتر باشی که بودی
کہ پھر جاویگا تو جلدی ابتک تجھکو اگر خیال صلح کا ہے آ تو کہ اوس سے محبوب زیادہ ہوویگا تو کہ تھا تو

حکایت

یکی را زنی صاحب جمال درگذشت و مادرزن فرتوت بعلت کابین در خانه متمکن بماند و مرد از محاورت
ایک شخص کی ایک جورو خوبصورت مر گئی اور بوڑھی ماں اوسکی بسبب مہر کے بیچ گھر کے جا بیٹھی اور وہ شخص بعد رہنے سے
او بجان رنجیدی و از مجاورت او چاره ندیدی تا گروهی از آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت
اوسکی سے نہایت رنجیدہ رہتا اور گفتگو سے اوسکی چارہ نہ دیکھتا تا ایک گروہ آشنایون کا واسطے پوچھنے آیا ایک نے کہا
چگونه در مفارقت آن یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن
کسطرح ہے تو بیچ جدائی اوس یار عزیز کے کہا نہ دیکھنا جورو کا اب سخت نہیں ہے کہ دیکھنا
مادر زن **مثنوی** گل بتاراج رفت و خار بماند گنج برداشتند و مار بماند دیده بر تارک
ماں جورو کا گل تو لوٹ گیا اور کانٹا رہا خزانہ کو اوٹھا لیا اور سانپ رہا آنکھ اوپر نوک
سنان دیدن خوشتر از روی دشمنان دیدن واجبست از هزار دوست برید تا یکی
بھالے کے دیکھنا خوش زیادہ دشمن کو دیکھنے سے واجب ہے ہزار دوست سے ترک ملاقات کرنا تو ایک

دشمنت نباید دید **حکایت** یاد دارم که در ایام جوانی گذر داشتم در کوئی و نظر

دشمن اپنے کو خواب میں بھی دیکھنا — یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ دنوں جوانی کے جاتا تھا میں بیچ ایک محلے کے اور نگاہ

بر روئی در تموزی که حرورش دهان بخوشانیدی و سمومش مغز استخوان بجوشانیدی از ضعف

اوپر ایک معشوقہ کے بیچ مہینے گرمی کے کہ ہوا گرم اوسکی منہ خشک کرتی تھی اور لو گرم اوسکی گودا بیچ ہڈیوں کے جوش کرتی تھی ناتوانی

بشریت تاب آفتاب هجیر نیاوردم و التجا بسایه دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من بآبی فرو نشاند

آدمیت کے سبب طاقت دھوپ دوپہر کی نہ لایا میں اور التجا بیچ سایہ ایک دیوار کے کی منتظر تھا کہ کوئی حرارت گرمی کی مجھ سے ساتھ پانی ٹھنڈے کے بجھاوے

که همی ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی جمالیکه زبان فصاحت از صباحت او عاجز آید

کہ یکایک تاریکی دہلیز گھر سے روشنائی چمکی — یعنے وہ جمال کہ زبان فصاحت کے بیان خوبصورتی اوسکی سے عاجز آوے

چنانکه در شب تاری صبح برآید یا آب حیات از ظلمت بدر آید قدحی برفاب بر دست گرفته

جیسا کہ بیچ رات اندھیری کی صبح نکل آوے یا آب حیات ظلمت سے باہر آوے ایک پیالہ آب برف کا بیچ ہاتھ کے لیے ہوئے

و شکر در آن ریخته و بعرق آمیخته ندانم که بگلابش مطیب کرده بود یا قطره چند

اور شکر بیچ اوسکے ڈالے ہوئے اور گلاب کا عرق ملایا ہوا نہیں جانتا ہوں میں کہ ساتھ گلاب کے اوسکو خوشبودار کیا تھا یا قطرے کئی

از گل رویش در آن چکیده فی الجمله شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر

گلاب سے منہ اوسکے سے چکے تھے بیچ اسکے حاصل کلام شربت ہاتھ نگارین سے لیا میں نے اور پیا میں نے اور عمر

از سر گرفتم **شعر** ظماء بقلبی لا یکاد یسیغه رشف الزلال

دوبارہ کو پایا میں نے — ایک پیاس ہی بیچ دل میرے کی نزدیک نہیں ہے کہ سیراب کرے اوسکو پینا پانی

و لو شربت بحورا **قطعه** خرم آن فرخنده طالع را که چشم + بر چنین روی

اور اگرچہ پیوں میں دریاؤں کو — خوش ہے مبارک نصیبے کو کہ آنکھ — اوپر ایسے منہ کے

فتد هر بامداد + مست می بیدار گردد نیم شب + مست ساقی روز محشر بامداد

پڑے ہر صبح کو — مست شراب کا جاگنے والا ہوتا آدھی رات کو — مست ساقی کا روز قیامت کے صبح کو

حکایت سالی محمد خوارزمشاه رحمة الله علیه با ختا برای مصلحتی صلح اختیار کرد

ایک سال محمد خوارزم شاہ رحمة الله نے ختا کے ساتھ واسطے ایک مصلحت کے صلح اختیار کی

بجامع کاشغر در آمدم پسری دیدم نحوی بغایت اعتدال و نهایت جمال چنانکه
بیچ مسجد جامع کاشغر کے آیا میں ایک لڑکے کو میں نے دیکھا نحو پڑھنے والا بیچ نہایت اعتدال اور نہایت جمال کے جیسا کہ
در امثال گویند قطعه معلمت همه شوخی و دلبری آموخت جفا و ناز و عتاب و ستمگری
بیچ مثالوں کے کہتے ہیں معلم نے تجھکو تمام شوخی اور دلبری سکھلائی ظلم اور ناز اور غصہ اور ظلم کا نانا
آموخت من آدمی بچنین شکل و خوی و قد و روش ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت
سکھلایا میں نے آدمی ایسی شکل اور خوی اور قد اور چال کا نہیں دیکھا مگر یہ طریق پری سے سیکھا
مقدمهٔ نحو زمخشری در دست و همی خواند ضرب زید عمرا و کان المتعدی
مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے اور وہی پڑھتا مارا زید نے عمرو کو اور تھا متعدی کیا گیا
گفتم ای پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را همچنان خصومت باقیست بخندید
کہا میں نے ای بیٹے خوارزم اور ختا نے صلح کی اور زید و عمرو کے بیچ ابتک دشمنی باقی ہے ہنسا
و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چه داری گفتم بلیت بنحوی
اور جگہ پیدائش میری کی پوچھی کہا میں نے خاک پاک شیراز کہا اوس نے سعدی سے کیا یاد رکھتا ہے کہا میں نے گرفتار ہوا میں
یصول مغاضباً علی کزید فی مقابلة العمرو علی جر ذیل لیس یرفع
حملہ کرتا ہے اوپر میرے مانند زید کے بیچ مقابلہ عمرو کے اوپر کھینچنے دامن کے نہیں اوٹھاتا ہے
رأسه و هل یستقیم الرفع من عامل الجر لختی باندیشه فرو رفت و گفت
سر اپنے کو اور نہیں راست ہے رفع عامل کسرہ کے سے تھوڑی دیر اندیشے میں گیا اور کہا
غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسیست اگر بگوئی بفهم نزدیکتر باشد گفتم مثنوی
اکثر شعر اوسکے بیچ اس زمین کے زبان پارسی میں ہیں اگر کہے تو سمجھ کے نزدیک زیادہ ہوگی کہا میں نے
طبع ترا تا هوس نحو کرد صورت عقل از دل ما محو کرد ای دل عشاق بدام تو صید
طبیعت تیری نے جب ہوس نحو کی کی صورت عقل کی دل ہمارے سے دور کی ای دل عاشق کا بیچ جال تیرے کے پھنسا
ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید بامدادان که عزم سفر مصمم شد گفته بودندش که فلان
ہم ساتھ تیرے مشغول اور تو ساتھ عمرو و زید کے صبح کو وقت کہ قصد سفر کا مضبوط ہوا تھا اوسکو کہ فلانا

سعدی بیت روان آمد و تلطف کرد تا سعی ... که چندین مدت چرا نگفتی تا

سعدی ہے ... ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کیا کہ اتنی مدت تک کس واسطے کہا تو نے تو

شکر قدوم بزرگان را بخدمت میان ببستمی گفتم ع باوجود تو ز من آید ...

شکر ان بزرگوں کے آنے کا بیچ خدمت کے کمر باندھتا میں کہا میں نے ع ساتھ وجود تیرے کے جیسے آواز آتی

که منم گفتا چه شود اگر درین شهر روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردم

[illegible]

گفتم نتوانم بحکم این حکایت نظم بزرگی دیدم اندر کوهساری قناعت

[illegible]

کرده از دنیا بغاری چرا گفتم بشهر اندر نیائی که باری بندی از دل برگشائی

[illegible]

بگفت آنجا پریرویان نغزند چو گل بسیار شد پیلان بلغزند این بگفتم و بوسه

[illegible]

بر روی یکدیگر دادیم و وداع کردیم شعر ... چه سود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکایت ... در کاروانی همه شب رفته بودم ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بازرگانان گریه و زاری کردن گرفتند و فریاد بیفایده خواندن **شعر**

سوداگرون نے رونا اور رونا پکڑا اور فریاد بیفائدہ پڑھنا پکڑا

گر تضرع کنی وگر فریاد ❊ دزد زر باز پس نخواهد داد ❊ مگر آن درویش صالح که بر قرار خویش

گر زاری کرے تو اور اگر فریاد چور زر پھیر نہ دیگا گروہ فقیر نیک کہ اوپر قرار اپنے کے

مانده بود و تغیری درو نیامده گفتم مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی ببردند ولیکن

رہا تہا ایک تبدیلی بیچ اوسکی نہ آئی کہا مینے مگر وہ شے بیچ معلوم کے تئین چور نہ لیگئی کہا ہان لیگئے ولیکن

مرا بآن الفتی چنان نبود که بوقت مفارقت خسته دلی باشد **بیت** نباید بستن

میرے تئین ساتھ اوسکی الفت ایسی تہی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دلی ہووے نچاہیے باندہنا

اندر چیز و کس دل ❊ که دل برداشتن کاریست مشکل ❊ گفتم موافق حال منست اینچه

بیچ کسی چیز اور شخص کے دل کہ دل اوٹہانا ایک کام ہے مشکل کہا مینے موافق حال میرے کے ہے یہ کہ

گفتی که مرا در عهد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود و صدق مودت تا بجائی که

کہا تونے کہ میرے تئین بیچ زمانی جوانیکی ساتھ ایک جوان کی اتفاق دوستی کا تہا اور سچی دوستی تو اس جگہہ تک کہ

قبلهٔ چشمم جمال او بودی و سود سرمایهٔ عمرم وصال او **قطعه** مگر ملائکه بر آسمان وگرنه بشر

قبلہ آنکہ میری کا جمال اوسکا ہو تا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاقات اوسکی شاید فرشتی اوپر آسمان کے ورنہ آدمی

بحسن صورت او در زمی نخواهد بود ❊ بدوستی که حرامست بعد از و صحبت ❊

ساتھ صورت حسن اوسکی کے اوپر زمین کے نہوگا قسم ہے اوس دوستی کی کہ حرام ہے پیچھے اوسکے سے دوستی

که هیچ نطفه چنو آدمی نخواهد بود ❊ ناگهی پای وجودش بگل عدم فرو رفت

کہ کوئی نطفہ مانند اوسکے آدمی نہوگا ایکبارگی پاؤن وجود اوسکی کا بیچ مٹی نیستی کے گیا

و دود فراق از دودمانش بر آمد روزها بر سر خاکش مجاورت کردم و از جمله

اور دہوان جدائی کا گہر اوسکے سے باہر آیا اور بہت دنوں اوپر سر قبر اوسکی کے مجاوری کی مینے اور ان سب

که بر فراق او گفتم **قطعه** کاج کان روز که در پای تو شد خار اجل ❊ دست

کہ اوپر جدائی اوسکے کہا مینے کاش کہ اوس روز کہ بیچ پاؤن تیری کے گیا کانٹا موت کا ہاتھ

گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر + تا در این روز جهان بی تو ندیدی چشمم + این منم بر سر

دنیا کا ہاتھ تلوار ہلاکت کی اوپر سر میرے کے تو بیچ اس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میری یہی ہوں میں اوپر سر

خاک تو که خاکم بر سر قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب + تا گل و نسرین نفشاندی نخست

خاک تیری کے کہ خاک میری اوپر سر کے وہ کہ قرار اوسکو نہ پکڑتا اور خواب جبتک گل اور نسرین بچھاتی پہلے

گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + بعد از مفارقت

گردش دنیا کی نے گل منہ اوسکے کا بکھیرا درخت کانٹوں کے اوپر سر خاک اوسکی کے اوگے پیچھے جدائی

او عزم سفر کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست

اوسکی سے قصد سفر کا کیا میں نے اور نیت استوار کہ باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹوں میں اور آس پاس جلسہ کرنیکے

نگردم قطعه دوش چون طاوس مینازیدم اندر باغ وصل + دیگر امروز از فراق یار

نہ پھروں میں کل شب مثل طاوس کے ناز کرتا تھا میں بیچ باغ ملاقات کے پھر آج کے روز جدائی یار سے

می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج + صحبت گل خوش بدی

لپٹتا ہوں میں مانند سانپ کے فائدہ دریا کا نیک ہوتا جو نہ ہوتی دہشت لہر کی صحبت گل خوش ہوتی

گر نیستی تشویش خار حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و

جو نہ ہوتا رنج کانٹے کا ایک کو تئیں بادشاہوں عرب کے سے حدیث لیلی اور مجنون اور

شورش حال وی بگفتند که با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار

دیوانگی حال اوسکے کی کہی کہ ساتھ کمال فضل اور بلاغت کی سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار کی

از دست داده بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان

ہاتھ سے دی فرمایا اوسکو تو حاضر لائے اور ملامت کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی ذات انسان کے

چه خلل دیدی که خوی بهائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی گفت شعر ورب صدیق

کیا خلل دیکھا تو نے کہ خو چارپایوں کی پکڑی تو نے اور چھوڑنا صحبت آدمیوں کا کہا تو نے کہا اور بہت دوست

لامنی فی ودادها + الم یرها یوما فیوضح لی عذری قطعه کاج

کہ ملامت کی میری نے بیچ دوستی اوسکی کے آیا نہ دیکھا اوسکی تئیں ایک روز پس ظاہر ہو تا واسطے میرے عذر میرا کاش کے

[illegible]

کاشکی آنانکه عیب من جستند رویت ای دلستان بدیدندی تا بجای ترنج در نظرت

[illegible]

بیخبر دستها بریدندی تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواه آمدی که فذلکن

[illegible]

الذی لمتننی فیه ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطالعه کند تا چه صورتست

[illegible]

که موجب چندین فتنه است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب بگردیدند

[illegible]

و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سرایچه بداشتند ملک در هیئت او

[illegible]

در نظرش حقیر آمد بحکم آنکه کمترین خدم حرم او بجمال از وی بیشتر بود و بزینت بیشتر

[illegible]

مجنون بفراست دریافت گفت از دریچهٔ چشم مجنون بایستی در جمال لیلی نظر کردن

[illegible]

تا سر مشاهدهٔ او بر تو تجلی کند شعر ما مر من ذکر الحمی بمسمعی لو سمعت

[illegible]

ورق الحمی صاحت معی یا معشر الخلان قولوا للمعافی لست تدری

[illegible]

ما بقلب الموجع قطعه تندرستان را نباشد درد ریش جز بهمدردی نگویم درد

[illegible]

خویش گفتن از زنبور بیحاصل بود با یکی در عمر خود ناخورده نیش تا ترا حالی نباشد همچو ما

[illegible]

حکایت قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند
قاضی ہمدان کو تئین حکایت کرتے ہین کہ ساتھ نعلبند کے

پسری سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و پویان
بیٹے کے نشے مین تھا اور نعل دل اوسکا بیچ آگ کے ایک زمانہ بیچ طلب اوسکی کے رنجیدہ تھا اور دوڑنیوالا

و مترصد و جویان و بر حسب واقعه گویان **نظم** در چشمم آمد آن سهی سرو بلند بربود دلم
اور امیدوار اور ڈھونڈنے والا اور موافق حال کے کہنے والا بیچ آنکھ میرے کے آیا وہ سہی سرو بلند لیگیا دل میرا

ز دست و در پای فکند این دیدهٔ شوخ میبرد دل بکمند خواهی که کسی دل ندهی دیده ببند
ہاتھ سے اور بیچ پانون کے ڈالا یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کے چاہتا ہے تو کہ کسیکو دل نہ دیوے تو دیدہ

شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی از این ماجرا بسمعش رسیده و زائد الوصف
باندہ سنا ہے کہ بیچ راہ کے آگے قاضی کے پھر آیا تھوڑا اوس گفتگو سے بیچ کان اوسکے پہنچا تھا اور زیادہ

رنجیده دشنام بی تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت
تعریف سے رنجیدہ ہوکے گالیان بے تحاشا دینا شروع کی اور بیہودہ کہنا اور پتھر اوٹھایا

و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که هم عنان او بود **بیت**
اور کچھ بے عزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کے تئین کہا عالمون معتبر سے کہ ساتھ اوسکے تھا

آن شاهدی و خشم گرفتن بینش و آن عقده بر ابروی ترش شیرینش **ضرب**
وہ معشوقانہ پن اور غصہ پکڑنا دیکھ اوسکا اور وہ گرہ اوپر ابروے ترش کے میٹھی اوسکی مارنا

الحبیب زبیب **بیت** از دست تو مشت بر دهان خوردن خوشتر که بدست
دوست کا مجانبی خرما اور میوہ کے ہے ہاتھ تیری سے گھونسا اوپر منہ کے کھانا خوش تر یادہ کہ ہاتھ

خویش نان خوردن همانا کز وقاحت بوی سماحت می آید **فرد** انگور
اپنے سے روٹی کھانا تحقیق کہ بے شرمی اوسکی سے بو سخاوت کی آتی ہے انگور

نوآورده ترش طعم بود روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد این بگفت و بمسند
نیا آیا ہوا کھٹا مزہ ہوتا ہے دن دو تین صبر کر کہ میٹھا ہو وے یہ کہا اور اوپر مسند

قضا را آمد تنی چند از بزرگان عادل که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت

قضا کو پھیر آیا کئی لوگوں نے بزرگوں عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اوسکے تھے زمین خدمت کی

ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند

چومے کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہیں ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہے اور بزرگوں نے کہا ہے

بیت: نه در هر سخن بحث کردن رواست خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

نہ بیچ ہر بات کے بحث کرنا روا ہے قصور بزرگوں کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که بینند

ولیکن ساتھ حکم اگلی نعمت صاحبی کے کہ لازم زمانہ بندوں کی ہے ایک مصلحت کہ دیکھیں

و اعلام نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع

اور خبر نکریں ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے گرد لالچ کے نہ پھرے تو

نگردی و فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست تا بگناهی شنیع ملوث

فرش حرص کا لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہے بڑا کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ

نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی مثنوی یکی کرده بی آبروئی

ہووے تو اور یار یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سنی تو نے ایک شخص نے آبرو کی

بسی چه غم دارد از آبروی کسی بسا نام نیکوی پنجاه سال که یک نام زشتش

بہت سا کیا غم رکھتا آبرو سے کسی کے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ کیا ایک نام برا اسکو

کند پایمال قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند

کرتا ہے خراب قاضی کے تئیں نصیحت یاروں یکدل کی پسند آئی اور اوپر نیکی عقل قوم کے آفرین پڑھی

و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بی جواب و لیکن نصیحت

اور کہا نظر عزیزوں کی بیچ مصلحت حال میری کے عین صواب ہے اور مسئلہ بے جواب ولیکن نصیحت

ملامت کن مرا چندانکه خواهی که نتوان شستن از زنگی سیاهی از یاد تو غافل

ملامت کر مجھے تئیں جتنا کہ چاہے تو کہ نہ سکے دھونا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

نتوانگر دهیچم + سر گرفته ام نتوانم که بهیچم + این بگفت و کسی چند به تفحص حال او

لکلے گرا سا ایسی لیکے کہ جو سر کٹا سا ہے ہو نہیں ہیں سکتا ہوں کہ نہیں یہ کہ کر چند آدمی کی تفتیش درستی کو چ

برانگیخت و نعمت بیکران بر وی بخت و گفته اند هر که را زر در ترازوست زور در بازوست

اور دیا اور نعمت بہت بیہری اور کہا ہے جس کسی کو کہ زر تراز و میں ہے زور بیچ بازو کے ہے

شعر هر که زر دید سر فرو آورد + ور ترازوی آهنین دوش است + فی الجمله شبی خلوتی

جس کسی نے زر دیکھا سر نیچے لایا بیچ ترازو لوہے کی دوشی ہو حاصل کلام کا ایک رات کو خلوت

میسر شد و هم در آن شب شحنه را خبر شد قاضی همه شب شراب در سر و شاهد در بر تنعم

میسر ہوئی اور بھی اوسی رات میں کوتوال کو خبر ہوئی قاضی تمام رات شراب سر میں اور معشوق بغل میں خوشی سے

نخفتی و بترنم گفتی **نظم** امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس عشاق بس نکرده

نہ سوتا اور راگ کرتا آجکی رات شاید نہیں بولتا ہی یہ مرغ عاشقوں نے بس نہیں کیا ہے

هنوز از کنار و بوس + یکدم که دست فتنه تو خفته است زینهار + بیدار باش تا نرود

ابتک بوس و کنار سے ایک دم کہ ہاتھ فتنہ کا نہیں سویا ہی ہرگز جاگنے والا رہ تو تمہارا سے

عمر بر فسوس تا نشنوی ز مسجد آدینه بانگ صبح + یا از در سرای اتابک غریو کوس

عمر اوپر افسوس کے جبتک نہ سنی تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی یا دروازہ سرا اتابک سے شور نقارہ کا

لب بر لب چو چشم خروس ابلهی بود + برداشتن بگفتن بیهوده خروس + قاضی درینحالت

لب اوپر لب کے مانند آنکھ مرغ کے احمقی ہووے اوٹھانا ساتھ کہنے بیہودہ مرغ کے قاضی بیچ اس حالت کے

بود که یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چه نشینی خیز و تا پای داری گریز که حسودان

تھا کہ ایک خدمتگاروں سے آیا اور کہا کیا بیٹھا ہے تو اوٹھ اور جہاں تک پاؤں رکھتا ہے بھاگ کہ حسد کرنے والوں نے

بر تو دقی گرفته اند بلکه حقی گفته اند تا آتش فتنه که هنوز اندکست بآب تدبیر فرونشانیم

اوپر تیرے عیب پکڑا ہے بلکہ سچ کہا ہے تو کہ آگ فتنے کی کہ ابتک تھوڑی ہے ساتھ پانی تدبیر کے بجھا دیں

مبادا که فردا چون بالا گیرد عالمی فرا گیرد قاضی تبسم در وی نظر کرد و گفت **نظم**

مبادا کہ کل کو جو بلند ہو تا بکڑے ایک عالم کو آگ پکڑے قاضی نے مسکرا کے بیچ اوسکے نظر کی اور کہا

پنجه خورشید بر روی خصم را + چه تفاوت کند که سنگ آید بروی دو دست من

پنجہ سورج کی کے بیگ کے ہوئے غیر کے تئیں کیا تفاوت کرے گا ہو جو سنگ آیا منہ بیچ دو دست سے کر

بکذار تا عدو پشت دست میخاید ملک ہمدران شب آگہی داد و کند در ملک تو

چھوڑ دو دشمن بیٹھا ہاتھ کی کاٹتا ہے بادشاہ کے تئیں بیچ اوس رات کے خبر دی کہ بیچ ملک تیرے کے

چنین منکری حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر

ایسا ایک امر پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اوسکے تئیں فاضلوں زمانے سے

میدانم و یگانه روزگار میشمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند بر این

جانتا ہوں اور یکتا ہی زمانے کا گنتا ہوں نہیں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اوسکے ایک کوچ کیا ہو بیس

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنکه معاینت کرده که حکیمان گفته اند شعر ہندگی

بات بیچ کان قبول میرے کی نہ آئی مگر او وقت کہ دیکھا ہو دے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ شعر کے

بسا که دست بردن به تیغ به دندان بر پشت دست در یغ شعید م که سحرگاه

بلند کیا ہاتھ اور تلوار کے ساتھ دانتوں کے کاٹے پشت ہاتھ افسوس کر سنا میں نے کہ صبح کو

با تنی چند خاصان بالین قاضی آمد شمع را دید برپای شاهد نشسته وی ریخته و قدح

ساتھ تن کتنے ایک خاصوں کے او پیسرا نے قاضی کے آیا شمع کے تئیں کھڑا اور کو اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب گرا ہو

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کے بیخبر تھا ساتھ لطف کے تھوڑا تھوڑا بیدار اوسکو کیا

که خیز که آفتاب بر آمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب بر آمد

کہ اوٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کدہر سے نکلا

سلطان از عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکه معهود است گفت الحمد لله که هنوز در توبه

بادشاہ کے تئیں تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ ابھی دروازہ توبہ کا

همچنان باز است که در حدیث لا تغلق باب التوبة علی العباد حتی تطلع

ویسا ہی کھلا ہے جو حدیث ... نہیں بند ہوتا ہے دروازہ توبہ کا ... جب تک کہ سورج ...

الشمس من مغربها استغفرک اللهم و اتوب الیک قطعه

سورج مغرب سے طلب مغفرت کرتا ہوں تجھ سے اے خدا اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف

بر گنه آنچه رفت بجهت ناز جام و عقل تمام · گر گرفتارم کنی مستوجبم ور ببخشی

اور ہر گناہ کے جو تھا بسبب نادانی اور عقل تمام سے اگر گرفتار کرے تو لائق ہوں میں اور جو بخشے تو

عفو بهتر کانتقام · ملک گفت توبه در حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع

معاف کرنا بہتر ہے بدلا لینے سے بادشاہ نے کہا توبہ اس حالت میں کہ جزای گناہ اپنے کی اطلاع

یافتی سودی نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا باسنا قطعه

پائی تو نے فائدہ نہیں کرتی پس نہ نفع دیا ان کو ایمان ان کے نے جس وقت دیکھا عذاب ہمارا

چه سود از دزد آنگه توبه کردن · که نتواند کمند انداخت بر کاخ · بلند از میوه

کیا فائدہ ہے چور سے اس وقت توبہ کرنا کہ نہ سکے کمند ڈالنا اوپر محل کے بلند ہے میوہ سے

گو کوتاه کن دست · که کوته خود ندارد دست بر شاخ · ترا با وجود چنین منکری

کہہ کوتاہ کر ہاتھ کو کہ کوتاہ خود نہیں رکھتا ہاتھ اوپر شاخ کے تیرے تئیں باوجود ایسے عمل کے کہ

ظاهر شد سبیل خلاص صورت نبندد این بگفت و موکلان عقوبت بروی او

ظاہر ہوا راہ خلاص کی صورت نہ باندھے یہ کہا اور نگہبان عذاب کے اوپر اس کے

گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک گفت آن چیست گفت

کہا میرے تئیں بیچ خدمت بادشاہ کے ایک بات باقی ہے بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے کہا

قطعه ملکا ایکه بر من افشانی خلعت دامنه که ازو دامنم بدر دست · مگر خلاص

محال است زین گنه که مراست · بدان کرم که تو داری امیدواری هست · ملک گفت

محال ہے اس گناہ سے کہ میرا ہے لیکن بسبب اس کرم کے کہ تو رکھتا ہے تو امیدواری ہے بادشاہ نے کہا

این لطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل

یہ لطیفہ عجیب لایا تو اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے لیکن محال عقل ہے اور خلاف نقل کے

که ترا فضل و بلاغت امروز از جنگ و عقوبت من رهائی داد مصلحت آن می بینم

کہ تیرے تئین فضل اور بلاغت نے آج کے دن مجھ غصہ اور سیاست سے چھڑا دیا مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں

که ترا از قلعه بزیر اندازم که دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت ای خداوند

کہ تیرے تئین قلعہ سے نیچے ڈالوں تاکہ اور نصیحت قبول کریں اور دہشت پکڑیں کہا اے خداوند

جهان پرورده نعمت این خاندانم و این جرم تنها در جهان من کرده ام دیگری را

جہان کے پالا ہوا نعمت اس گھر کا ہوں میں اور یہ ظلم اکیلے بیچ جہان کے میں نے کیا ہے دوسرے کو

بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خنده گرفت و عفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را که

ڈال تو میں دہشت پکڑوں بادشاہ کو ہنسی آئی اور اسکی تقصیر معاف کی اور عیب جو لوگوں کو جو

اشارت بکشتن او همی کردند گفت شعر هر که عیب خویش بیند ز عیب دیگران چه زند

اشارہ واسطے مار ڈالنے اوسکے کرتے تھے کہا جو کوئی اپنا عیب دیکھے وہ کب طعنہ اور عیب اوروں کے کرتا ہے

حکایت منظومه

جوانی پاکباز و پاک رو بود

ایک جوان پاکباز اور پاکیزہ چلنے والا تھا

که با پاکیزه روئی در گرو بود

کہ ساتھ ایک پاکیزہ منہ کے عاشق تھا

چنین خواندم که در دریای اعظم

ایسا پڑھا میں نے کہ بیچ دریائے عظیم کے

بگردابی درافتادند باهم

بیچ ایک بھنور کے پڑے دونوں ساتھ

چو ملاح آمدش تا دست گیرد

جب ملاح آیا تو ہاتھ پکڑے اوسکا

مبادا کاندر آن حالت بمیرد

ایسا نہو کہ اوس حالت میں مر جاوے

همی گفت از میان موج و تشویر

کہتا تھا لہروں اور حیرانی کے بیچ سے

مرا بگذار و دست یار من گیر

میرے تئیں چھوڑ اور ہاتھ یار میرے کا پکڑ

درین گفتن جهان بر وی برآشفت

بیچ اس کہنے کے جہان اوس پر تنگ ہوا

شنیدندش که جان میداد و میگفت

سنا لوگوں نے کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا

حدیث عشق از آن بطال منیوش

بات عشق کی اوس جھوٹے سے مت سن

که در سختی کند یاری فراموش

کہ بیچ سختی کے کرے یاری بھلا دے

چنین کردند یاران زندگانی

ایسی کی یاروں نے زندگانی

ز کار افتاده بشنو تا بدانی

تجربہ کار سے سن تو جانے

که سعدی راه و رسم عشقبازی

کہ سعدی راہ اور رسم عشقبازی کی

چنان داند که در بغداد تازی

ایسا جانتا ہے کہ بیچ بغداد کے عربی

دلارامی که داری دل در او بند

دلآرام کہ رکھتا ہے تو دل بیچ اوسکے باندھ

دگر چشم از همه عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زنده گشتی + حکایت عشق ازین دفتر نوشتی

پھر آنکھ عالم سے بند کر اور جو مجنون اور لیلے زندہ ہوتی بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے

باب ششم در ضعف پیری

حکایت با طائفهٔ دانشمندان در جامع دمشق

باب چھٹا ناتوانی بڑھاپے میں   ساتھ ایک گروہ عالموں کے بیچ مسجد دمشق کے

بحثی همیکردم که جوانی درآمد گفت درین میان کسی هست که زبان پارسی داند

بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آیا کہا بیچ اس درمیان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہو

غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیر است گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزع است

اکثر اشارہ طرف میرے کیا کہا میں نے اوسکو خیر ہے کہا ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جانکنی کے ہے

و بزبان عجم چیزی همیگوید مفهوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی

اور بیچ زبان عجم کے کچھ کہتا ہے اور فہم کیا گیا ہمارے سے نہیں ہوتا ہے جو ساتھ کرم کے رنجہ ہووے تو اجر پاوے تو شاید وصیت

همیکند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت **قطعه** دمی چند گفتم برآرم بکام

کرتا ہے جو اوپر سرہانے اوسکے آیا میں یہ کہتا تھا   ایک دم کہتے کہا میں نے برلاؤں ساتھ مقصد کے

دریغا که بگرفت راه نفس + دریغا که بر خوان الوان عمر + دمی چند خوردیم و گفتند بس

افسوس کہ بند ہوئی راہ دم کی   افسوس کہ اوپر خوان رنگ برنگ عمر کے ایک دم کھایا تھا ہم نے اور کہا بس

معانی این سخن بعربی با شامیان همیگفتم تعجب همیکردند از عمر دراز و تاسف او بر

معنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کے ساتھ شامیوں کے کہتا تھا میں   اور تعجب کرتے تھے عمر دراز اور افسوس اوسکا اوپر

حیات دنیا گفتمش چگونه درین حالت گفت چه گویم **قطعه** ندیده که چه سختی همی رسد بکسی

زندگی دنیا کے کہا میں نے کس طرح ہو تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں نہیں   نہیں دیکھا ہے تو نے کہ کیا سختی پہونچتی ہے

که از دهانش بدر میکنند دندانی + قیاس کن که چه حالش بود دران ساعت + که از وجود

کسی کو جو نکالتے ہیں اوسکے منہ سے دانت   قیاس کر کہ کیا حال اوسکا ہووے اوس ساعت میں کہ باہر

عزیزش بدر رود جانی

عزیز اوسکے سے باہر جاتی ہے جان

یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم است اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچه هائل بود

یونان کے حکما نے کہا ہے کہ مزاج اگرچہ ٹھیک ہے مگر زندگانی کا یقین نہیں کیا چاہیے اور مرض اگرچہ ہول ناک ہو [illegible]

دلالت کلی بر هلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانم تا معالجت کند دیده بر کرد و بخندید

دلیل کرنا کامل ہلاک ہونے کی [illegible] ایک حکیم کو [illegible] کہ علاج کرے آنکھ کھولی اور ہنسا

قطعه مثنوی

دست بر هم زند طبیب ظریف ✽ چون خرف بیند اوفتاده حریف

[illegible]

خواجه در بند نقش ایوان است ✽ خانه از پای بست ویران است ✽ پیرمردی ز نزع می‌نالید

صاحب [illegible] [illegible] ایک بڈھا نزع کر رہا تھا

پیرزن صندلش همی مالید ✽ چون مخبط شد اعتدال مزاج ✽ نه عزیمت اثر کند نه علاج

[illegible] نہ علاج

حکایت پیرمردی را حکایت کنند که دختری خواسته بود و حجره بگل آراسته و بخلوت

ایک بڈھے کی [illegible] کہ ایک لڑکی بیاہی تھی اور کوٹھری [illegible] آراستہ کی [illegible]

با او نشسته و دیده و دل در او بسته و شبهای دراز نخفتی و بذله‌ها و لطیفها گفتی باشد

[illegible] شاید

که مؤانست پذیرد و وحشت نگیرد از جمله شبی می‌گفتمش بخت بلندت یار بود و چشم بختت

[illegible]

بیدار که بصحبت پیری افتادی پخته پرورده جهاندیده آرمیده سرد و گرم زمانه چشیده

[illegible]

نیک و بد آزموده که حق صحبت بداند و شرط مودت بجای آرد مشفق و مهربان

[illegible]

خوش طبع و شیرین زبان ✽ قطعه ✽ چو بتوانم دلت بدست آرم ✽ ور بیازاریم نیازارم ✽ چو طوطی [illegible]

[illegible]

بود خورشت جان شیرین فدای پرورشت نه گرفتار آمدی بدست جوانی

ہووے خوراک شیرین جان میٹھی فدا ہے پرورش تیری کے نہ گرفتار ہوئی تو بیچ ہاتھ کسی جوان کے

معجب خیره رای سرتیز سبکپای که هر دم هوسی پزد و هر لحظه رائی زند و هر شب جای

خود بین کے خیرہ عقل غصہ ور اسکے بھاگنے والا کہ ہر دم ایک ہوس پکاتا ہو اور ہر لحظہ عقل ہر شب ایک جگہ

خسبد و هر روز یاری گیرد قطعه جوانان خرمند و خوب رخسار ولیکن در وفا با کس

سووے اور ہر روز ایک یار پکڑے جوان خوش ہیں اور خوبصورت رخسار اور لیکن بیچ وفا کے ساتھ کسی کے

نپایند وفاداری مدار از بلبلان چشم که هر دم بر گلی دیگر سرایند خلاف پیران

نہ ٹھیرتے وفاداری مت رکھ بلبلوں سے کہ ہر دم اوپر پھول دوسرے کے گاتے ہیں خلاف بڈھوں کے

که بعقل و ادب زندگانی کنند نه بمقتضای جهل جوانی فرد ز خود بهتری جوی و فرصت شمار

کہ بیچ عقل اور ادب کے زندگانی کرتے ہیں نہ ساتھ تقاضے جہالت اور جوانی کے اپنی سے ایک بہتر ڈھونڈ اور فرصت گن

که با چون خودی گم کنی روزگار گفت چندان برین نمط بگفتم که گمان بردم که

کہ ساتھ مانند اپنے کے گم کرے تو زمانہ کہا تھا دو اسطرح کے کہا میں نے کہ گمان لگیا میں کہ

دلش بقید من آمد و صید من شد ناگه نفسی سرد از سینه پر درد برآورد و گفت چندین

دل اوسکا بیچ قید میری کے آیا اور شکار میرا ہوا لاکن ایکدم ٹھنڈا سینہ پر درد سے نکالا اور کہا اتنی

سخن که بگفتی در ترازوی عقل من وزن آن سنگ ندارد که وقتی از قابله خویش شنیده ام که

بات کہ کہی تو نے بیچ ترازو عقل میری کے وزن ایک بات کا نہیں رکھتا ہے کہ ایک وقت قوم اپنی سے سنا ہے میں نے کہ

گفت زن جوان را اگر تیری در پهلو نشیند به از آنکه پیری شعر

کہا عورت جوان کو اگر ایک تیر بیچ پہلو کے بیٹھے بہتر ہے اس سے کہ ایک بڈھا

بعلها شیخاً کالحوت نفقة الصائم تقول هذا معه میت وانما الرقیة للنائم

جب دیکھی عورت نے کہ اوسکا خاوند بڈھا ہے بیچ خرچ روزہ دار کے کہتی ہے یہ ساتھ اوسکے مردہ ہے اور سوائے اسکے نہیں کہ افسوں واسطے سونیوالے کے ہے

رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد بس فتنه و جنگ از آن سرا برخیزد

جو عورت کہ پاس شوہر کے بے رضا اٹھتی ہے بہت شور اور لڑائی اوس گھر سے اوٹھتی ہے

نتوانند خاست الا بعصا که پیش عصا برخیزد فی الجمله امکان موافقت نبود و بمفارقت

نہ اوٹھ سکے مگر ساتھ لاٹھی کے کہ اونکی لاٹھی اوٹھی حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہ تھی ساتھ جدائی کے

انجامید چون مدت عدت برآمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند و ترشروی تهیدست بدخوی

انجام ہوا جو مدت عدت کی پوری ہوئی نکاح اوسکے کی باندھے ساتھ ایک جوان تند ترشرو خالی ہاتھ بدخو کے

جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق همچنان گفتی الحمد لله که از آن عذاب الیم

ظلم اور ظلم کھینچے اور رنج اور ایذا دیکھے اور شکر نعمت حق کا ویساہی کہتے الحمد للہ کہ اوس عذاب سخت سے

برهیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم قطعه وی پیا و جا و بینا عرق و عود و رنگ و بوی و هوس

چھوٹی ہوں اور ساتھ اس نعمت قائم کے پہنچی ہوں سو زینت وار اور کپڑا دیبا کا عرق اور عود اور رنگ اور بو اور ہوس

اینهمه زینت زنان باشد مرد را کیر و خایه زینت بس فرد با اینهمه جور و تندخویی

یہ سب زینت عورتوں کی ہو مرد کو کیر اور خایہ زینت بہت ہے باوجود اس تمام ظلم اور خو کی تندی کی

بارت بکشم که خوبرویی نظم با تو مرا سوختن اندر عذاب به که شدن با دگری در بهشت

بار تیرا اوٹھاؤں کیونکہ خوبصورت ہو تو ساتھ تیرے میرا جلنا بیچ عذاب کے بہتر ہے جانا ساتھ دوسرے کے بیچ بہشت کے

بوی پیاز از دهن خوبروی نغزتر آید که گل از دست زشت حکایت مهمان پیری

بو پیاز کی منہ خوبصورت کے بہتر ہے حقیقت کر کہ گل ہاتھ زبون کی سے مہمان ایک پیر کا

بودم در دیار بکر که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا بعمر خویش

تھا میں بیچ شہر بکر کے کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میری تمام عمر میں

بجز این فرزند نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردمان بحاجت خواستن آنجا

سوا اس لڑکے کے نہیں ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے ہے زیارتگاہ ہے کہ آدمی واسطے حاجت مانگنے کے ادھر جاتے ہیں

روند شبهای دراز در پای آن درخت بحق نالیده ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر

راتیں دراز بیچ جڑ اوس درخت کے طرف خدا کے رویا ہوں تب میرے تئیں یہ لڑکا بخشا ہے سنا ہے کہ بیٹا

با رفیقان آهسته میگفت چه بودی اگر من آن درخت را بدانستمی کجاست تا دعا کردمی که پدرم بمیرد

ساتھ یاروں کے آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر میں اوس درخت کو جانتا کہ کہاں ہے تو دعا کرتا کہ باپ میرا مرجائے

حکمت خواجه شادی کنان که فرزندم عاقلست و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوت

صاحب خوشی کرنیوالا کہ بیٹا میرا عاقل ہے اور بیٹا طعنہ مارنیوالا کہ باپ میرا بڈھا ہے

قطعه سالها بر تو بگذرد که گذار • نکنی سوی تربت پدرت • تو بجای پدر چه کردی خیر

برسوں اوپر تیری گذرے کہ جانا نکرے طرف تربت باپ اپنے کی تو نے بیچ جگہ باپ کے کیا کیا تو نے نیکی

تا همان چشم داری از پسرت **حکایت** وقتی بغرور جوانی سخت رانده بودم و شبانگه

تو وہی امید رکھے تو بیٹے اپنے سے ایک دفعہ ساتھ غرور جوانی کے سخت دوڑا تھا میں اور شام کو وقت

بپای گریوه سست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه نشینی که نه جای

نیچے ایک ٹیلے کے سست رہا ایک بڈھا پیچھے قافلے سے آیا تھا کہا کیا سوتا ہے تو کہ نہ جگہ

خفتنست گفتم چون روم که نه پای رفتنست گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته اند

سونیکی ہے کہا میں کیونکر جاؤں کہ نہ پاؤں چلنے کا ہیں کہا یہ سنا تو نے کہ صاحبدلوں نے کہا ہے جانا

رفتن و نشستن به که دویدن و گسستن **قطعه** ای که مشتاق منزلی مشتاب • پند من کار بند

اور بیٹھنا کہ دوڑنا اور ٹوٹنا یعنی تھکنا اے کہ مشتاق منزل کا ہو تو مت دوڑ نصیحت میری کام لا

و صبر آموز • اسپ تازی دو تک رود بشتاب • شتر آهسته میرود شب و روز **حکایت** جوانی

اور صبر سیکھ گھوڑا تازی دو قدم جاوے جلدی اونٹ آہستہ جاتا ہے رات اور دن ایک جوان

چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقه عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی و لب از خنده

چالاک خوش طبع شگفتہ شیرین زبان بیچ مجمع خوشی ہماری کے تھا کہ بیچ دل اوسکے کسی طرح کا غم نہ آتا تھا

فراهم روزگاری برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد بعد از آن دیدمش زن خواسته و فرزند خاسته

بند ہوتی تھے ایک مدت گذری کہ اتفاق ملاقات کا نہ پڑا بعد اوس کے دیکھا میں نے اوسکو جورو چاہا ہوا اور بچہ پیدا ہوا

و بیخ نشاطش بریده و گل هوسش پژمرده پرسیدمش چگونه و چه حالتست گفت تا کودکان بیاوردم

اور جڑ خوشی اوسکی کٹی اور گل خواہش اوسکا کملا یا ہوا پوچھا میں نے اسکو کس طرح ہے تو اور کیا حالت ہے کہا جب سے لڑکے پیدا کئے

دگر کودکی نکردم ما ذا الصبا و المشیب غیّرنی کفی بتغییر الزمان نذیرا و چون پیر شدی

دوسری لڑکائی نکی نہ کیا جمع کرے لڑکائی اور بڑھاپے نے بدلا ہو مجھ کو کفایت ہے بدلنا زمانہ کا ڈرانے والا اور جب بڈھا ہوا تو

بر که دل دست بدار بازی و ظرافت به جوانان بگذار مثنوی طرب نوجوان ز پیر مجوی

رنگ‌ای سے ہاتھ رکھ خوش طبعی اور ظرافت جوانوں کی چھوڑ خوشی نوجوان کی بوڑھے سے مت ڈھونڈ

که دگر ناید آب رفته به جوی زرع را چون رسید وقت درو نخرامد چنانکه سبزه نو قطعه

کہ پھر نہیں آتا پانی گیا ہوا نہر سے کھیتی کو جب پہنچا وقت کاٹنے کا نہیں لہلہاتی جیسا کہ سبزہ نو

دور جوانی بشد از دست من آه و دریغ آن زمن دلفروز قوت سرپنجه شیری برفت

زمانہ جوانی کا گیا ہاتھ میرے سے آہ اور افسوس وہ زمانہ دل روشن کرنے والا قوت سرپنجہ شیری کی گئی

راضیم اکنون به پنیری چو یوز پیرزنی موی سیه کرده بود گفتمش ای مامک دیرینه روز

راضی ہوں میں اب ساتھ ایک پنیر کے مانند چیتے کی ایک بڑھیا بال سیاہ کیے تھی کہا میں نے اوسکو اے ماں پرانی

موی به تلبیس سیه کرده گیر راست نخواهد شدن این پشت کوز حکایت وقتی به جهل

بال ساتھ مکر کے سیاہ کر لے سیدھی نہ ہوگی یہ پیٹھ کبڑی ایک وقت سبب جہل

جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزرده به کنجی نشست و گریان همی گفت مگر خردی فراموش کردی

جوانی کے اوپر ماں کے چلایا میں دل آزردہ گوشہ میں بیٹھی اور روتی ہوئی کہتی تھی کہ مگر بچپن فراموش کیا تو نے

که درشتی میکنی قطعه چه خوش گفت زالی به فرزند خویش چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن

کہ سختی کرتا ہے تو کیا خوب کہا ایک بڑھیا نے ساتھ بیٹے اپنے کے جب دیکھا اوسکو چیتے کا گرانے والا اور ہاتھی سا تن

گر از عهد خردیت یاد آمدی که بیچاره بودی در آغوش من نکردی درین روز بر من جفا که تو

اگر زمانہ بچپن سے تجھکو یاد آتا کہ بیچارہ تھا تو بیچ گود میرے کے نہ کرتا تو آج کے دن اوپر میرے ظلم کہ تو

شیرمردی و من پیرزن حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواهان گفتندش

شیر مرد ہے تو اور میں بڑھیا ایک دولتمند بخیل کا ایک بیٹا بیمار تھا نیک چاہنے والوں نے کہا اوسکو

ختم قرآنی کنی از بهر وی یا بذل قربانی لختی به اندیشه فرو رفت و گفت مصحف مهجور اولیتر است که گله دور

ایک قرآن کا ختم کر واسطے اوسکے یا بخشش قربانی کی تھوڑی دیر فکر میں گیا اور کہا قرآن کا چھوڑنا بہتر ہے کہ غول جانوروں کا

صاحب دلی بشنید و گفت ختمش به علت آن اختیار آمد که قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان

ایک صاحب دل نے سنا کہ ختم قرآن کا اوسکو سبب اسکے اختیار آیا کہ قرآن اوپر زبان کے ہے اور زر درمیان جان کے

همراه بود دست دادن به بدنیاری چو خر در گل بمانند و او همی نگری
بسراه ہوتا ہاتھ دینے کا واسطے ایک نیا کرنا جسکی کیچڑ میں ہیں اور اگر ایک کہا جاوے

چه بخواند **حکایت** پیری را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم عیشی نباشد
ایک پیر مرد کو کہا کسواسطے عورت نہیں کرتا ہے تو کہا ساتھ بڑھی عورتوں کے مجکو عیش نہیں ہوتی سو پڑھیں

گفتند جوانی بخواه چون مکنت داری گفت مرا که پیرم با پیرزنان الفت نیست پس او را
کہا ایک جوان چاہ جو قدرت رکھتا ہے تو کہا میرے تئیں کہ بڈھا ہوں میں ساتھ بڈھی عورتوں کے الفت نہیں پس اسکو

که جوان باشد با من که پیرم دوستی چگونه صورت بندد **شعر** پیر هفتاد ساله جنی مکنید
کہ جوان ہووے ساتھ میرے کہ بڈھا ہوں میں دوستی کیونکر صورت باندھے بڈھا ستر برس کا جوانی کرتا ہے

عشق بقری مجمی نبی چشم وش زور باید نه زر که بانو را گزری دوست که
اندھا ہو رہا کہیں خواب سے دیکھی آنکھ سے زور چاہئے نہ سونا کہ جورو کو ایک لت دوست رکھتی ہے

ده من **گوشت حکایت** شنیده ام که درین روزها کهن پیری خیال بست
سنا ہے میں نے کہ بیچ ان دنوں کے ایک پرانے بڈھے نے خیال باندھا

به پیرانه سر که گیرد جفت بخواست دخترکی خوبروی گوهر نام چو درج گوهرش از چشم مردمان
بیچ بڑھاپے کہ نکاح کرے چاہی ایک لڑکی خوبصورت کہ نام اسکا گوہر تھا مانند ڈبیہ موتی کے آنکھ سے لوگوں کے

بنهفت چنانکه رسم عروسی بود تماشا بود ولی بحمله اول عصای شیخ بخفت کمان کشید
چھپایا جیسا کہ رسم بیاہ کا ہوتا ہے تماشا تھا لیکن بیچ حملہ پہلے کے عصا شیخ کا سو رہا کمان کھینچی

و نزد بر هدف که نتوان دوخت مگر بخامه فولاد جامه هنگفت بدوستان گله آغاز کرد و حجت ساخت که خان و مان
نشانہ کو نہیں لگا مگر ساتھ سوئی فولاد کے کپڑا ہنگفت ساتھ دوستوں کے گلہ شروع کیا اور حجت کی کہ گھر

من این شوخ دیده پاک برفت میان شوهر و زن جنگ و فتنه خاست چنان که سر بشحنه و قاضی کشید و سعدی
اس شوخ دیدہ نے صاف جھاڑا درمیان خاوند اور جورو کے لڑائی اور فتنہ ایسا اٹھا کہ بطرف شحنہ اور قاضی کے کھینچا

گفت پس از خلافت و شنعت گناه دختر نیست ترا که دست بلرزد گهر چه دانی سفت
کہا پیچھے ہرگز کے اور جھگڑے کے گناہ لڑکی کا کیا ہے تیرا کہ ہاتھ کانپے موتی کیا جانے تو پرونا

پسران وزیر ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند حکایت یکی از فضلا تعلیم
بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک کے بیچ گانون کے گئے ایک فاضلون سے تعلیم
ملکزاده همیکرد و می ضرب بیمحابا زدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی
بادشاہزادہ دیکھا کرتا تھا اور ضرب بیدہشت مارتا تھا اور جھڑکن بہت کرتا تھا ایک بار لڑکا بیطاقتی سے
شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را
شکایت آگے باپکے لیگیا اور جامہ تن دردمند سے اوٹھایا باپکے تئین غصہ آیا استاد کو
بخواند و گفت پسران رعیت اینچندان جور و انمیداری که فرزند مرا سبب چیست
بلایا اور کہا لڑکون رعیت کے تئین اتنا غصہ روا نہین کرتا ہے تو کہ لڑکے میرے کی تئین سبب کیا ہے
گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را
کہا سبب یہ کہ بات اندیشہ کیکے چاہئے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کے تئین
علی العموم و پادشاهانرا علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه
علی العموم اور بادشاہونکے تئین علی الخصوص کے سبب یہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان اونہون کے جو کچھ
رفته شود هر آئینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس اینچندان اعتباری
کیا جاوے تحقیق بیچ منہون کے کہین اور قول اور فعل عوام الناس کے تئین اتنا اعتبار
نباشد قطعه اگر صد ناپسند آید ز درویش رفیقانش یکی از صد ندانند
نہووے جو سو ناپسند آوے فقیر سے یار اوسکے ایک سو سے نجانین
وگر یک بذله گوید پادشاهی ز اقلیمی باقلیمی رسانند پس واجب آمد
اور جو ایک دلکش کہے بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہنچاوین پس واجب ہوا
معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله
معلم بادشاہزادے کو بیچ شایستگی خلق صاحبزادون کے اوگاوے انکو اللہ تعالی
نباتا حسنا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابنای عوام قطعه
اوگانا نیک کوشش اوس سے زیادہ کرنا کہ بیچ حق بیٹون عام کے

در تاثیر تربیت حکایت یکی را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندی فرستاد که مر این را

بیچ تاثیر تربیت کے   ایک کے تئیں وزیروں سے ایک بیٹا کودن تھا آگے ایک دانشمند کے بھیجا کہ خاص اس کو

تربیتی میکن مگر که عاقل شود روزگاری تعلیم کردش مؤثر نبود پیش پدرش کس فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا

تربیت کر شاید عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کی اثر نہ کرتی تھی آگے باپ اسکے کے آدمی بھیجا کہ یہ دانا نہیں ہوتا اور مجھ کو

دیوانه کرد قطعه هیچ صیقل نکو نداند کرد آهنی را که بدگهر باشد چون بود اصل گوهری قابل

دیوانہ کیا   کوئی صیقل نیک نہیں کر سکتا اس لوہے کو کہ بد اصل ہووے جو ہووے اصل جوہر قابل

تربیت را درو اثر باشد سگ به دریای هفتگانه بشوی که چو تر شد پلیدتر باشد خر عیسی

تربیت کو اس میں اثر ہووے گی کتے کو بیچ دریا کے سات بار دھووے جبکہ تر ہوا نجس زیادہ ہوا گدھا عیسیٰ کا

گرش به مکه برند چون بیاید هنوز خر باشد حکایت حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر هنر

اگر لے جائیں بیچ مکہ کے جب آوے ابھی تک گدھا ہووے   ایک حکیم بیٹوں کو نصیحت دیتا تھا کہ اے جان باپ کی ہنر

آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست یا دزد بیکبار

سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا کی نہیں تکیہ کرنا لائق ہے اور چاندی سونا بیچ سفر کے جگہ خطرے کی ہے چور ایکبار

ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده

لے جاوے یا صاحب آہستہ آہستہ کھا دے لیکن ہنر چشمہ پیدا کرنے والا ہے اور دولت پائدار

اگر هنرمند از دولت بیفتد غم نیست هنر در نفس خود دولتست هرکجا که رود قدر بیند و

جو ہنرمند دولت سے گرے غم نہیں ہے کہ ہنر بیچ ذات اپنی کے دولت ہے جہاں کہیں جاوے مرتبہ دیکھے اور

در صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند شعر سختست پس از جاه تحکم بردن

اور بیٹھے بیچ صدر کے اور بے ہنر لقمے چنے اور سختی دیکھے   سخت ہے پیچھے مرتبے کے حکم برداری

خو کرده به ناز جور مردم بردن قطعه وقتی افتاد فتنه در شام هر کس

خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگوں کا لیجانا   ایک وقت پڑا ایک فتنہ بیچ شام کے ہر کوئی

از گوشه فرا رفتند روستازادگان دانشمند بوزیری پادشا رفتند

گوشے سے آگے گئے گاؤں کے جنے ہوئے دانا واسطے وزیر ہونے بادشاہ کے گئے

هر که در خردیش ادب نکنند در بزرگی فلاح از وبرخاست * چوب تر را چنانکه
جو که کی بچپن میں ادب نکیا جاوے بڑا ہو کر بھلائی اس سے جاتی رہتی ہے گیلی لکڑی کو جیسا کہ
خواهی بپیچ * نشود خشک جز بآتش راست * مرد را علم و خرد آموزگار * نه بفیه چنانا
چاہے تو لپیٹ نہوے خشک سوا آگ کے سیدہی ٭ لڑکا کہ وہ علم سکھانے والے کا نہ دیکھے بڑی
ببیند از روزگار * ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب موافق آمد خلعت و نعمت بخشید
سیکھے زمانے سے * بادشاہ کو بہت نیک تدبیر دانا کی اور تقریر جواب اسکی موافق آئی خلعت اور نعمت بخشی
و پایهٔ منصب بلند گردانید * حکایت * معلم کتابی دیدم در دیار مغرب ترش روی
اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا * ایک معلم مکتب والے کو میں نے دیکھا بیچ شہر مغرب کے ترش رو
تلخ گفتار بدخوی مردم آزار گدا طبع ناپرهیزگار که عیش مسلمانان به دیدن او
کڑوی بات کہنے والا بدخو اور آدمی کا آزار دینے والا گدا خصلت ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانوں کا دیکھنا اسکا
تبه گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی * جمعی پسران پاکیزه و
تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اسکے دل آدمیوں کا سیاہ کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت
دختران دوشیزه بدست جفای او گرفتار نه زهرهٔ خنده نه یارای
لڑکیاں کنواری کا بیچ ہاتھ ظلم اسکے کے گرفتار نہ تاب ہنسی کا نہ طاقت
گفتار که عارض سیمین یکی را طپانچه زدی و گه ساق بلورین یکی را شکنجه
بات کی کبھی گال چاندی جیسی ایک کے طپانچہ مارتا اور کبھی پنڈلی بلور کی ایک کی شکنجہ
کردی * القصه شنیدم که طرفی از خباثت نفس او معلوم کردند بزدند
کرتا * القصہ سنا میں نے کہ کچھ برائی نفس اسکے سے معلوم کیا مارا اسکو
و براندند و مکتب او را بمصلحی دادند پارسای سلیم نیک مرد
اور نکال دیا انہوں نے مکتب اسکا ایک نیک مرد کو دیا پارسا صلاحیت نیک
حلیمی که سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش
حلیمی کہ سخن سوائے حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سبب آزار کسی کا اوپر زبان اسکے کے

قطعہ ای فرزند ... [illegible]
... [illegible]

زفتی کودکان را هیبت استاد نخستین از سر رفت و معلم دومین را اخلاق ملکی
نجاتا لڑکون کے تئین خوف اوستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسرے کی تئین اخلاق فرشتون کا
دیدند یکیک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند همچنین اغلب اوقات
دیکھا دیو ایک ایک ہوئے باعتبار بردباری اوسکی کے علم بھول گئے اور ایسی ہی اکثر اوقات
بابازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سرهم شکستندی **بیت**
کھیلنے کو جمع ہوکر بیٹھتے اور تختی درست نکی ہوئی اوپر سر آپس کے توڑتے
استاد معلم چو بود بی آزار خرسنگ بازند کودکان در بازار بعد از دو هفته بر آن
اوستاد معلم ہووے جو بے آزار چیل چھپا کھیلیں لڑکے بیچ بازار کے بعد دو ہفتے کے اوپر اوس
مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده
مسجد کے گذر کیا مین نے معلم پہلے کے تئین دیکھا مین نے کہ دل خوش کیا تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھیر لائے
برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه چرا کردند پیرمردی ظریف
رنجیدہ ہوا مین اور لاحول کہا مین نے کہ دوسری بار شیطان کی تئین معلم فرشتون کا کس واسطے کیا ایک بڈھے خوش طبع
جهاندیده بشنید بخندید و گفت **مثنوی** پادشاهی پسر بمکتب داد
جہاندیدہ نے سنا ہنسا اور کہا ایک بادشاہ نے بیٹا مکتب میں بٹھلایا
لوح سیمینش در کنار نهاد بر سر لوح او نوشته بزر جور استاد به که مهر پدر
تختی چاندی کی بیچ گود کے رکھی اور اوپر سر تختی اوسکی کے لکھا سونے سے ظلم اوستاد کا بہتر محبت باپ کی

حکایت
پادشاه زاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد
ایک بادشاہزادے کی تئین نعمت بہت ترکے چچاؤن سے ملے
فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصی
بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام سارا تمام گناہون
منکری که نکرد و مسکری که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست
بد سے کوئی نکیا اور کوئی نشہ کو نہ کھایا ایکبار بطور نصیحت کے اوسکو کہا مین نے اے بیٹے آمدنی پانی جاری ہے

وخرج آسیای گردان یعنی خرج فراوان کردن مسلّم کسی را باشد که دخل معین دارد

اور خرچ چکی پھرنی والا یعنی خرچ بہت کرنا مقرر اوس شخص کے تئین ہووے کہ دخل موجود رکھے

قطعه چو دخلت نیست خرج آهسته تر کن * که می‌گویند ملاحان سرودی

جو دخل تجکو نہیں ہی خرچ آہستہ زیادہ کر * کہ کہتے ہیں ملاح ایک راگ

بکوهستان اگر باران نبارد * بسالی دجله گردد خشک رودی * عقل و ادب

بیچ پہاڑ کے اگر پانی نہ برسے * بیچ ایک سال کے دجلہ ہووے خشک ایک نالاب عقل اور ادب

پیش گیر ولهو ولعب بگذار که چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی

آگے پکڑ اور بازی وکہیل چھوڑ کہ جو دولت آخر ہووے سختی لیجاویگا تو اور پشیمانی

خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض

کہاویگا تو لڑکا لذت نای اور نوش سے یہ بات بیچ کان کے نہ لایا اور اوپر قول میرے کے

کرد و گفت راحت عاجل را بتشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای خردمندانست

کی اور کہا خوشی جلدی کی تئیں ساتھ فکر محنت آنی والی کے مکدر کرنا برعکس عقل داناوں کے ہے

مثنوی خداوندان کام و نیک بختی * چرا سختی برند از بیم سختی * برو شادی

صاحب مقصد اور نیک بختی کے * کس لیے سختی لیجاویں بیم سختی کے * جا خوشی

کن ای یار دل افروز * غم فردا نشاید خوردن امروز * فکیف مرا که در صدر مروت

کر ای یار دل کے روشن کرنیوالے * غم کل کا نہ چاہیے کہانا آج کے دن * پس کیونکر میرے تئیں کہ بیچ مسند

نشسته ام وعقد فتوت بسته وذکر انعام در افواه عوام افتاده مثنوی

بیٹھا ہوں مروت اور گرہ مردانگی کی باندہی اور ذکر بخشش کا بیچ منہ خلق کے پڑا

هر که علم شد بسخا و کرم * بند نشاید که نهد بر درم * نام نکوئی چو برون شد بکوی

جو کوئی مشہور ہوا ساتھ سخاوت و بخشش کے * بند نہ چاہیے کہ رکہے اوپر درم کے * نام نیکی کا جب باہر گیا بیچ گلی کے

در نتوانی که ببندی بروی * دیدم که نصیحت نمی‌پذیرد و دم گرم من در آهن سرد او اثر

دروازہ نہیں سکتا کہ باندہے اوپر منہ کے * دیکہا میں نے کہ نصیحت نہیں قبول کرتا ہے اور دم گرم میرا بیچ لوہے سرد اوس کے

اگر نیکمرد ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را

اگر نہیں کرتا ہوں چھوڑنا نصیحت کا نیک مرد نے اور منہ باہم صحبت کرنی سے پھیرا میں نے اور قول حکیموں کے

کار بستم که گفته‌اند بلّغ ما علیك فان لم یقبلوا ما علیك قطعه

کار بند ہوا میں نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیری ہے پس اگر قبول نکریں تو نہیں ہے گناہ اوپر تیری

گرچه دانی که نشنوند بگوی + هرچه دانی ز نیکخواهی و پند + زود باشد که

اگرچہ جانتا ہے تو کہ نہ سنینگے کہہ جو کچھ جانے تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہووے کہ

خیره‌سر بینی + بدو پای اوفتاده اندر بند + دست بر دست میزند که دریغ

سرکش کو دیکھے تو ساتھ دونوں پاؤں کے پڑا بیچ قید کے ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارتا ہے کہ افسوس

نشنیدم حدیث دانشمند + تا پس از مدتی آنچه اندیشهٔ من بود از نکبت حالش

نہ سنی میں نے بات عقلمند کی تو پیچھے ایک مدت سے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اوسکی سے

بصورت بدیدم که پاره پاره بر هم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت و دلم

ظاہر ہوا اوسکے دیکھا میں نے کہ ٹکڑی ٹکڑی اوپر ایک دوسرے کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا

از ضعف حالش بهم برآمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درونش را

ناتوانی حال اوسکی سے غصے میں بھر آیا اور مروت نہ دیکھی میں نے بیچ ایسے حال کے زخم اندر کے تئیں

بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم مثنوی حریف سفله

ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنے کہا میں نے شراب پینے والا

در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی + درخت اندر بهاران برفشاند

بیچ نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کرتا ہے روز تنگدستی کا درخت بیچ بہار کے پھل چھڑکاتا ہے

زمستان لاجرم بی برگ ماند حکایت پادشاهی پسری را بادیبی

جاڑے میں ناچار بے پتی رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کے تئیں ایک ادیب کو

داد و گفت این فرزند تست تربیتش کن چنانکه یکی از فرزندان خویش

دیا اور کہا یہ لڑکا تیرا ہے تربیت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزند اپنے سے

[illegible]

گفت فرمانبردارم سالی چند برین برآمد سعی کردم بجای نرسید و پسران
کہا فرمانبردار ہون مین کتنے برس اوپر اوسکے گذرے کوشش کی بیٹے اوپر ایک جگہ کے نہ پہنچا اور بیٹے
ادیب بفضل و بلاغت منتها شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت
ادب دینے والے کے بیچ فضل و بلاغت کی انتہی ہوئے بادشاہ نے عقلمند کے تئین گرفتار کیا اور عتاب
فرمود که وعده خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوند
فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اوپر عقل صاحب کے
زمین پوشیده نماند که تربیت یکسانست و طبایع مختلف ست
زمین کے چھپا نرہے تربیت یکسان ہے اور طبیعتین جدا جدا

قطعه
گرچه سیم و زر ز سنگ آید همی ٭ در همه سنگی نباشد زر و سیم
اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہے ہی بیچ سب پتھر کے نہووے سونا اور چاندی
بر همه عالم همی تابد سهیل ٭ جایی انبان میکند جایی ادیم

حکایت
اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ ادہوری کرتا ہے کسی جگہ چمڑا بودار
یکی را شنیدم از پیران مربی که مریدی را همی گفت چندانکه تعلق خاطر آدمی زاد
ایک کے تئین سنا میں نے پیروں مربی سے کہ ایک مرید کے تئین کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا
است بروزی اگر بروزی ده بودی بمقام از ملائکه درگذشتی

قطعه
فراموشت
سبب حاجت روزی کی اگر ساتھ دینے والے روزی کے ہوتا تو مقام کے ملایک سے گذرتا فراموش کیا تجکو
نکرد ایزد در آن حال ٭ که بودی نطفهٔ مدفون و مدهوش ٭ روانت داد و
خدا نے بیچ اوس وقت کے کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش جان تجکو دی اور
طبع و عقل و ادراک ٭ جمال و نطق و رای و فکرت و هوش ٭ ده انگشتت مرتب کرد بر کف
طبیعت اور عقل اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیان تیری ترتیب
دو بازویت مرتب ساخت بر دوش ٭ کنون پنداری ای ناهیچ همت ٭ که خواهد کردنت روزی فراموش
دو بازو تیری ترتیب کی اوپر کندہو کے اب گمان کرتا ہے تو ناچیز ہمت کہ کریگا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همی گفت یا بنی انک مسئول یوم

ایک عرب کے رہنی والے کو میں نے دیکھا بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹے تجھ سے سوال کیا جائیگا تو

القیامة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید

دن قیامت کے کہ کیا ہنر حاصل کیا تو نے اور نہ کہا جائیگا کس شخص کو نسبت کیا گیا یعنی

که هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامه کعبه را که می بوسند

کہ ہنر تیرا کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبے کو جو چومتے ہیں

او نه از کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او

وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ایک ضرور مانند اوسکے

گرامی شد **حکایت** در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت

بزرگ ہوا بیچ کتابوں حکیموں کے لائے ہیں کہ بچھو کے تئیں پیدائش

معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند

مقرری نہیں ہے جیسا کہ اور جانوروں کو نہیں بلکہ اوجھ ماں کی کھاتے ہیں اور پیٹ اوسکا پھاڑتے ہیں

وراه صحرا گیرند وان پوستها که در خانه کژدم بینند اثر آنست باری این نکته

پیش بزرگی همی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده اند لاجرم

در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند پسری را پدر وصیت کرد کای جوان مرد

یاد گیر این پند ... هر که با اهل خود وفا نکند نشود دوست روی و اهل شد

مشغول گردم را گفتند چرا به بستان در نمی آئی گفت بنا بستانم

ہو جاوں کہ تئین کہا کسلیے بیچ باغ کے باہر نہیں آتے ہو تو کہا بیچ گرمیوں کے

چه حرمتست که به بستان نه بیرون آیم حکایت فقیرهٔ درویشی حامله بود

کیا حرمت ہے کہ بیچ باغ کی بھی باہر آؤں میں ایک فقیر کے تئین جورو حاملہ تھی

مدت حمل بسر آورده بود درویش را همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خداوند تعالی

مدت حمل کی بسر لائی فقیر کے تئین تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ تعالی

مرا پسری بخشد جز این خرقه که پوشیده دارم هرچه در ملک منست ایثار درویشان

میرے تئین ایک بیٹا بخشے سوائے اس گدڑی کو کہ پہنے ہوں میں جو کچھ کہ بیچ ملک میرے کے ہے تصدق فقیروں کو

کنم اتفاقا پسر آورد و سفرهٔ درویشان بموجب شرط بنهاد پس از چند سال از سفر شام

کرونگا میں اتفاقا بیٹا جنا اور دسترخوان فقیروں کی کی بموجب شرط کے بچھایا پیچھے کئی برس کے کہ سفر شام سے

باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان

پھر آیا میں بیچ محلہ اس دوست کے گذرا میں اور کیفیت حال اسکی سے پوچھا کہا بیچ قیدخانہ

شحنه دراست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون

کوتوال کے ہے سبب پوچھا میں نے کسی نے کہا بیٹے اسکے نے شراب پی اور تندخوئی کی اور خون

کسی بریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نای است و بند گران

کسی کا گرایا اور بیچ میان سے بھاگا باپ کے تئین سبب اسکی زنجیر بیچ گردن کے ہے اور قید بھاری

بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عزوجل خواسته است زنان

بیچ پاؤں کے کہا میں نے اس بلا کو اس نے ساتھ حاجت کے خدائے بزرگ سے چاہا ہے جورواں

باردار ای مرد هشیار اگر وقت ولادت مار زایند از آن بهتر بنزدیک خردمند

حمل رکھنے والی اے مرد ہوشیار جو وقت پیدا ہونیکے سانپ جنیں اس سے بہتر نزدیک عقلمند کے

که فرزندان ناهموار زایند حکایت طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ

کہ لڑکے ناہموار جنیں لڑکا تھا میں کہ ایک بزرگ کو پوچھا میں نے

گفت در مسطور آمده است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام

کہا بیچ مسطور کے آیا ہے کہ تین نشان رکھتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا احتلام

و سوم برآمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضای

اور تیسرا نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت میں ایک نشان رکھتا ہے اور بس وہ کہ بیچ رضامندی

خدای عز و جل بیش از آن باشی که در بند حظ النفس خویش و هر که در او این صفت

خدا بزرگ اور برتر کے زیادہ اوس سے رہے تو کہ بیچ قید خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیچ اوسکے

موجود نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعه بصورت آدمی شد قطره آب

موجود نہیں ہے نزدیک حقیقت والوں کے بالغ نگنیں اوسکو ساتھ صورت کے آدمی ہوا قطرہ پانی کا

که چل روزش قرار اندر رحم ماند وگر چل ساله را عقل و ادب نیست بتحقیقش نشاید

کہ چالیس دن اوسکو قرار بیچ پیٹ کے رہے جو چالیس برس والے کو عقل اور ادب نہیں ہے

آدمی خواند جوانمردی و لطف است آدمیت همین نقش هیولائی مپندار هنر باید

آدمی پڑھنا جوانمردی اور پاکیزگی ہے آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان ہنر چاہیے

صورت میتوان کرد بایوانها در از شنگرف و زنگار چو انسان را نباشد فضل و

صورت کھینچے کرنا اوپر محلوں کے شنگرف اور زنگار سے جو انسان کو نہیں ہوئے

احسان چه فرق از آدمی تا نقش دیوار بدست آوردن دنیا هنر نیست یکی را گر توانی

احسان کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک بیچ ہاتھ کے لانا دنیا کا ہنر نہیں ہے ایک کو

دل بدست آر حکایت سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و دا

دل بیچ ہاتھ کے لا ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادوں حاجیوں کے پڑا تھا

دران سفر هم پیاده بود انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم

بیچ اوس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف یہ ہے

کجاوه نشینی دیدم که با عدیل خویش میگفت یا عجب پیاده عاج چو عرصه شطرنج بسر میبرد

فرزین شود یعنی به از آن شود که بود و پیادگان حاج بادیه بسر بردند و بتر شدند

فرزین ہوتا ہے یعنے بہتر اوس سے ہوتا ہے کہ تھا اور پیادے حاج کے صحرا کے تئیں آخر لیگئے اور بدتر ہوگئے

قطعه از من بگوی حاجی مردم گزای را کو پوستین خلق بآزار میدرد حاجی تو نیستی

مجھ سے کہہ حاجی آدمی کو آزار دینے والے کو تئیں کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کے پھاڑتا ہے حاجی تو نہیں ہے

شتر است از برای آنکه بیچاره خار میخورد و بار میبرد **حکایت** مردکی را چشم

اونٹ ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے ایک مرد بیوقوف کی تئیں آنکھ کا

درد خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از آنچه در چشم چارپایان میکرد در دیدهٔ او

درد ہوا پاس ایک سلوتری کے گیا تاکہ دوا کرے سلوتری نے اوس چیز سے کہ بیچ آنکھ چارپاؤں کے کرتا تھا بیچ [illegible]

کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی

کھینچا اندھا ہوا قصہ آگے حاکم لیگئے کہا اوپر اوسکے کچھ تاوان نہیں ہے اگر گدھا نہ ہوتا

پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی که هر آنکه نا آزموده را کار بزرگ فرماید

اگر سلوتری کے نہ جاتا مقصود اس بات سے یہ ہے تو جانے کہ جو کوئی کہ نا آزمودہ کے تئیں کام بڑا فرماوے

با آنکه ندامت برد بنزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعه** ندهد هوشمند

باوجود اوسکے کہ شرمندگی لیجاوے نزدیک عقلمندوں کے ساتھ سبکی عقل کے نسبت کیا جاوے نہ دیوے

روشن رای بفرومایه کارهای خطیر بوریاباف اگرچه بافنده است نبرندش بکارگاه حریر

روشن عقل کمینے کو کام بڑے بوریا کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے نہ لیجاویں اوسکو کارخانہ [illegible]

حکایت یکی از بزرگان ائمه پسری وفات یافت پرسیدندش که بر صندوق

ایک کا بزرگ اماموں سے ایک بیٹا مرگیا پوچھا کہ اوپر صندوق

گورش چه نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از آنست که روا باشد بر چنین

گور اوسکی کیا لکھیں کہا آیتیں قرآن شریف کی تئیں بزرگی زیادہ اوس سے ہے کہ روا ہووے اوپر ایسے

جایها نوشتن که بروزگار سوده گردد و خلائق برو گذرند و سگان برو شاشند

جگہ کے [illegible] گھس جاوے اور خلق اوپر اوسکے گذریں اور کتے اوپر اوسکے پیشاب کریں

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت است **قطعه** وہ که هر گه که سبزه

اگر بالضرورت کچھ لکھیں یہ بیت کفایت ہے کیا خوب ہے جس وقت کہ سبزه

در بستان + بدمیدی چه خوش شدی دل من + بگذر ای دوست تا بوقت

بیچ باغ کے جمتا کیا خوش ہوتا دل میرا گذر کرائے دوست تو وقت

بهار + سبزه بینی دمیده بر گل من **حکایت** پارسائی بر یکی از

بہار کے سبزه دیکھے تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسا نے پاس ایک کے

خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همی کرد گفت

صاحبوں نعمت سے گذر کیا کہ غلام کے تئیں ہاتھ اور پاؤں باندھ کے سختی کرتا تھا کہا

ای پسر همچو تو مخلوقی را خدای عز و جل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بر وی فضیلت

اے لڑکے مانند تیری ایک خلق کے تئیں خدای بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تیرے تئیں اوپر اسکے

داده شکر نعمت باری تعالی بجای آر و چندین جفا بر وی مپسند نباید که فردای قیامت

دی شکر نعمت خدای برتر کا بجالا اور اتنا ظلم اوپر اسکے مت پسند کر نہ ہو کہ کل قیامت کے دن

به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار + جورش مکن و

بہتر تجھ سے ہووے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کے مت کر غصہ بہت ظلم اوسپر مکر

دلش میازار + او را تو بده درم خریدی + آخر نه بقدرت آفریدی + این حکم و

اور دل اسکا مت آزردہ کر اسکے تئیں تو نے ساتھ دس درم کے خرید کیا تو نے آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے یہ حکم اور

غرور و خشم تا چند + هست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجه ارسلان و آغوش + فرمانده

غرور اور غصہ کب تک ہے تجھ سے بزرگ زیادہ صاحب اے صاحب ارسلان و آغوش غلام کے حکم دینے والا

خود مکن فراموش + در خبر است از سید عالم صلی الله علیه وسلم که گفت بزرگترین

اپنا مت کر فراموش بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اوسکے اور سلام کہ کہا بڑی زیادہ

حسرتی در روز قیامت آن بود که بنده صالح را به بهشت برند و خداوند فاسق را بدوزخ

حسرت نیچ دن قیامت کے وہ ہووے کہ بندہ نیک کے تئیں بیچ بہشت کے لیجاویں اور صاحب بدکار کے تئیں بیچ دوزخ کے

قطعه بر غلامی که طوع خدمت نیست + خشم بیحد مران و طیره مگیر +

اوپر اوس غلام کے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت کا نہیں ہے غصہ بیحد مت چلا اور غصہ مت کر

که فضیحت بود بروز شمار + بنده آزاد و خواجه در زنجیر حکایت سالی

کہ فضیحت ہووے بیچ روز شمار کے غلام چھوٹا ہوا اور صاحب بیچ زنجیر کے ایک برس

از بلخ بامیانم سفر بود و راه از حرامیان پر خطر جوانی ببدرقه همراه ما شد سپرباز چرخ انداز

بلخ بامیان کو میرا سفر تھا اور راستہ چوروں سے پر خطر تھا ایک جوان ساتھ ہمارا ہوا کہ ہمراہ ہمارے تھا سپر باز کمان والا

سلحشور بیش زور که ده مرد توانا کمان او زه کردندی و زور آوران روی زمین

ہتھیار والا بہت زور والا کہ دس مرد زور والے کمان اوسکی کو چلہ کرتے اور زور والے روی زمین کے

پشت او بر زمین نیاوردندی اما چنانکه دانی متنعم بود و سایه پرورده نه جهاندیده

پشت اوسکی اوپر زمین کے نہ لا سکتے تھے لیکن جیسا کہ جانتا ہے تو دولتمند تھا اور سایہ کا پلا ہوا نہ جہان دیکھا

و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده

اور نہ سفر کیا ہوا آواز نقارہ دلاوروں کی بیچ کان اوسکے نہ پہونچی اور چمک تلوار سواروں کی نہ دیکھی

شعر نیفتاده در دست دشمن اسیر + بگردش نباریده باران تیر + اتفاقا من و این

نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید گرد اوسکے نہ برسا مینہ تیر کا اتفاقا میں اور یہ جوان

جوان هر دو در پی هم دوان هر آن دیوار قدیمش که پیش آمدی بقوت بازو بیفکندی

دونوں پیچھے ایک دوسرے کے دوڑتے ہر دیوار پرانی اوسکی کہ آگے آتی ساتھ قوت بازو کے گراتا

و هر درخت عظیم که دیدی بزور سرپنجه برکندی تفاخر کنان گفتی بیت

اور ہر درخت کہ بڑا دیکھتا ساتھ قوت زور کے اوکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا

پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجه مردان بیند + ما در این حالت

ہاتھی کہاں ہے کہ مونڈھا اور بازو پہلوانوں کا دیکھے شیر کہاں ہے کہ پنجے اور سرپنجہ مردوں کا دیکھے ہم بیچ

که دو هندو از پس سنگی سر بر آوردند و قصد قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دیگری

کہ دو ہندو پیچھے ایک پتھر کے سر نکالا اور قصد قتل کرنے ہمارے کا کیا بیچ ہاتھ ایک کے ایک لکڑی اور بیچ بغل دوسرے کے

جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد بیت بیار آنچه داری ز مردی و زور

جو اسکے نیچے کی بڑی کیا ڈھیل کرتا ہو کہ دشمن آ گئے لاو جو کچھ رکھتا ہو تو مردمی اور زور کے

که دشمن بپای خود آمد بگور تیر و کمان او دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان

کہ دشمن ساتھ پاؤں اپنے کے آیا گور میں تیر و کمان اسکے نیچے دیکھا میں اس جوان کے ہاتھ سے گرا اور کانپتا اور ہڈیوں کی [illegible]

فرد نه هر که موی شکافد به تیر جوشن خای به روز حمله جنگ آوران بدارد پای

نہ ہر کوئی بال چیرے ساتھ تیر جوشن کاٹنے والے روز حملہ لڑائی والوں کے پاؤں ٹھہرا سکے

چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلاح جامه ها رها کردیم و جان بسلامت آوردیم قطعه

چارہ سوا اسکے نہ دیکھا ہم نے کہ اسباب اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑ دیے اور جان سلامت لائے

بکارهای گران مرد کاردیده فرست که شیر شرزه در آرد بزیر خم کمند جوان

ساتھ کاموں بھاری کے مرد کاردیدہ بھیج کہ شیر غصہ ور کو لاوے پیچ خم کمند کے جوان

اگرچه قوی یال و پیلتن باشد بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند نبرد پیش مصاف

اگرچہ قوی گردن اور ہاتھی تن ہو وے بیچ لڑائی دشمن کے اسکا جوڑ ٹوٹ جاوے لڑائی آگے لڑائی

آزموده معلوم است چنانکه مسئله شرع پیش دانشمند حکایت توانگرزاده را دیدم بر سر گور

آزمودہ کے معلوم ہے جیسا کہ مسئلہ شرع کا آگے عالم کے ایک توانگرزادہ کو دیکھا میں نے اوپر گور

پدر نشسته و با درویش بچه مناظره در پیوسته که صندوق تربت پدرم سنگین است

باپ کی بیٹھا ہوا اور ساتھ فقیر بچے کے جھگڑا ملایا کہ صندوق قبر باپ ہمارے کا سنگین ہے

و کتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در او ساخته بگور پدرت چه ماند

اور کتابہ رنگین اور فرش سنگ سفید کا ڈالا اور اینٹ فیروزہ کی بیچ اسکے بنائی اور قبر باپ تیرے کو کیا مشابہ ہے

دو خشت فراهم نهاده و مشتی دو خاک بر و پاشیده درویش پسر این بشنید گفت تا پدرت

دو اینٹیں جمع کی ہوئی اور مٹھی دو خاک کی اوپر اسکے چھڑکی فقیر کے بچے نے یہ سنا اور کہا تو باپ تیرا

در زیر آن سنگهای گران بر خود بجنبیده باشد پدر من به بهشت رسیده بود

نیچے پتھروں بھاری کے اوپر اپنے جنبش کرے باپ میرا بہشت کو پہنچ گیا ہوگا

نهند کمتر بار + بتشنگی آسوده تر کنند رفتار قطعه مرد درویش که بار ستم فاقه کشید

کہ کمتر رکھیں اوسپر بوجھ اور پیاس میں آسودہ زیادہ کرے چلنا مرد فقیر کہ بوجھ ظلم کے فاقہ کھینچا

بدر مرگ همانا که سبکبار آید + وانکه در دولت و در نعمت و آسانی زیست + مردنش

اوپر دروازہ موت کے تحقیق کہ ہلکا آوے اور وہ کہ بیچ دولت و نعمت اور آرام کے جیا مرنا اوسکو

زین همه شک نیست که دشوار آید + بهمه حال اسیری که ز بندی بجهد + خوشتر از

ان سب سے شک نہیں ہے کہ مشکل آوے ہر حال میں وہ قیدی قید سے چھوٹے خوش زیادہ امیر کے حال سے

ز امیری که گرفتار آید حکایت بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث اَعدیٰ عدوّک

امیر سے کہ پکڑا آوے ایک بزرگ کو میں نے پوچھا معنی اس حدیث سے دشمن زیادہ تیرا

نفسک التی بین جنبیک گفت بحکم آنکه هر آن دشمنی که با وی احسان کنی

نفس تیرا ہے درمیان دونوں پہلوؤں کے کہا موافق اس بات کے کہ دشمن کہ ساتھ اوسکے احسان کرے تو

دوست گردد مگر نفس چندانکه مدارا بیش کنی مخالفت زیاده کند قطعه فرشته

دوست ہووے مگر نفس جتنا کہ تو نرمی زیادہ کرے تو دشمنی زیادہ کرے فرشتہ

خوی شود آدمی بکم خوردن + وگر خورد چو بهائم بیوفتد چو جماد + مراد هر که برآری

خو ہووے آدمی ساتھ کم کھانے کے اور جو کھاوے مانند چارپایوں کے گرے مانند پتھر کے مراد جس شخص کی

مطیع امر تو گشت + خلاف نفس که فرمان دهد چو یافت مراد جدال سعدی با مدعی

تابع حکم کا ہووے گا سوا نفس کے کہ حکم دیوے جب پاوے مراد لڑائی سعدی کی ساتھ ایک دعوی والے کے

در بیان توانگری و درویشی یکی بصورت درویشان نه بصفت ایشان در محفلی دیدم

بیچ بیان امیری اور فقیری کے ایک شخص بصورت فقیروں کی نہ اوپر صفت انہوں کی بیچ ایک مجلس

نشسته و شنعتی در پیوسته و دفتر شکایت باز کرده و ذم توانگران آغاز نهاده سخن بدینجا رسانیده

بیٹھا اور بدگوئی میں ملا ہوا اور دفتر شکایت کا کھولے ہوئے اور برائی امیروں کی شروع کی بات

که درویش را دست قدرت بسته است و توانگر را پای ارادت شکسته کریمان را بدست اندر درم

کہ فقیر کا ہاتھ قدرت کا بندھا ہوا اور امیر کے پاؤں ارادہ کے ٹوٹے سخی لوگوں کو ہاتھ بیچ درم

خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا که پرورده نعمت بزرگانم این سخن سخت
صاحبوں نعمت کو نہیں بخشش نہیں ہے میری تئیں کہ پالا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں میں یہ بات سخت
آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیره گوشه نشینان و مقصد
آئی کہا میں نے ای یار دولتمند آمدنی غریبوں کے ہیں اور اکٹھا رکھنے والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد
زائران و کهف مسافران و متحمل بارگران از بهر راحت دگران دست تناول
زیارت کرنے والوں کے اور جای آرام مسافروں کی اور اٹھانے والے بوجھ بھاری کے واسطے آرام اوروں کی ہاتھ کھانیکا
بطعام آنگه برند که متعلقان و زیردستان بخورند و فضله مکارم ایشان بارامل
اوپر کھانیکی اوس وقت لیجاتے ہیں کہ متعلق اور زیردست کھا لیں اور بچی ہوئی بخشش انکی بیوہ عورتوں
و پیران و اقارب و جیران رسیده + توانگران را وقفست و نذر و مهمانی + زکوة
اور بڈھوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا دولتمندوں کی تئیں وقف ہے اور نذر اور مہمانی زکوة
و فطرت و اعتاق و هدی و قربانی + تو کی بدولت ایشان رسی که نتوانی
اور صدقہ اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی تو کب برابر دولت انکی پہنچ تو کہ نہ سکے تو
جز این دو رکعت و آنهم بصد پریشانی + اگر قدرت جودست و اگر قوت سجود توانگران را
سوا ان دو رکعت نماز کی اور وہ بھی ساتھ پریشانی کی جو قدرت بخشش کا ہو جو طاقت سجدہ کی دولتمندوں کو
بهتر میسر شود که مال مزکی دارند و جامه پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت
بہتر میسر ہوتا ہے کہ زکوة دیا ہوا رکھتے ہیں اور لباس پاکیزہ اور اسباب گھر کا نگاہ رکھا گیا اور دل فارغ اور
طاعت در لقمه لطیفست و صحت عبادت در کسوت لطیف پیداست که از
طاقت عبادت کی بیچ لقمہ لطیف کی ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ
معده خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت و از پای بسته چه سیر و از دست
پیٹ خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے کیا مروت اور پیر بندھے سے کیا سیر اور ہاتھ
گرسنه چه خیر + قطعه + شب پراکنده خسپد آنکه پدید + نبود وجه بامدادانش + مور گرد آورد
بھوکے سے کیا خیرات رات کو پراگندہ سوتا ہے وہ شخص کہ ظاہر نہ ہووے صبح کو اسکے خرچ صبح کا

بنا بستان + تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقه نپیوندد و جمعیت در

بیچ گرمیون سکے تو فراغت ہووے جاڑون مین اوسکو فراغت ساتھ فاقہ کو نہیں ملے اور خاطر جمع

تنگدستی صورت نه بندد یکی تحریمهٔ عشا بسته و دیگری منتظر عشا نشسته هرگز این

مفلسی کے صورت نہ باندہے ایکنے نیت نماز سونے کے باندہی اور دوسرا انتظار روٹی رات کا بیٹہا ہرگز

بدان کی ماند + بیت + خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگنده روزی پراگنده دل

ساتہ اوسکی کب مانند ہووے صاحب مال کا ساتہ حق کے مشغول پریشان روزی پریشان دل

پس عبادت ایشان بقبول نزدیکترست که جمع اند و حاضر نه پریشان و پراگنده

پس عبادت اونکی ساتہ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ جمع ہین اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ

خاطر اسباب معیشت ساخته و باوراد عبادت پرداخته عرب گوید

خاطر اسباب زندگانی کا کیا اور ساتہ وظیفے عبادت کے مشغول ہووے عرب کہتا ہے

اعوذ بالله من الفقر المکب وجوار من لا یحب و در خبر ست

پناہ چاہتا ہون طرف اللہ کے اوس محتاج سے کہ اوپر منہ کے اوندھا گرنیوالا ہے اور ہمسائگی سے ساتہ اوس شخص کے کہ نہیں

الفقر سواد الوجه فی الدارین گفت این شنیدی و آن نشنیدی که

کہ فقیری ہی روسیاہی بیچ دوجہان کے کہا یہ سنا تو نے اور وہ نہ سنا تو نے

فرموده الفقر فخری گفتم خاموش که اشارت سید عالم

کہ فرمایا ہے فقیری سبب فخر میرا کہا مین چپ رہ کہ اشارہ سید عالم کا

علیه السلام بفقر طایفه ایست که مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نه اینان

اوپر اونکے سلام ساتہ فقر اوس گروہ کی ہے کہ مرد میدان رضا کے ہین اور سپر تیر قضا کے نہ یہ لوگ

که خرقهٔ ابرار پوشند و لقمهٔ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ در باطن

کہ گدڑی بزرگوان کی پہنین اور لقمہ روزینے کا بیچین اے طبل بلند آواز بیچ باطن

هیچ + بی توشه چه تدبیر کنی وقت بسیج + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی

خالی بے توشہ کیا تدبیر کریگا تو وقت مرنے کے منہ طمع کا پہیر خلق سے اگر مرد ہے تو

تسبیح ہزاردانہ بر دست پیچ + و درویش بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نانجامد

تسبیح ہزار دانے کی بیچ ہاتھ کے مت پیچ فقیر بے معرفت نہ آرام کرے تا کام اوسکا بیچ کفر کے نہ

کہ کاد الفقر ان یکون کفرا کہ نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن

کہ قریب ہے کہ فقیری ہووے کفر کہ نہیں ہو سکتا سواے ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگے کے تئیں پہنانا

یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبہ ایشان کہ رساند

یا بیچ چھوڑانے ایک گرفتار کی کوشش کرنا اور بیٹوں جنس ہماری کے تئیں بیچ مرتبہ اونکے کون پہنچاوے

و ید علیا بید سفلی چہ ماند نبینی کہ حق جل شناوہ در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت

اور ہاتھ اوپر والا ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہووے نہیں دیکھتا ہے کہ حق بزرگ ہے تعریف اوسکی بیچ آیات قرآن کی اہل بہشت

خبر میدہد اولئک لہم رزق معلوم تشنگان را نماید اندر

خبر دیتا ہے وہ لوگ بیچ اسکے اونکے رزق ہے معلوم پیاسوں کے تئیں دکھلائی دیتا ہے بیچ

خواب ہمہ عالم بچشم چشمہ آب + جواب حالے کہ من این سخن

خواب کے تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا جس وقت کہ میں نے یہ بات

بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید

کہی بیچ باگ طاقت صبر کے ہاتھ سے جاتی رہی درویش کے تلوار زبان کی کھینچی

واسپ فصاحت در میدان وقاحت جہانید و گفت چندان مبالغت

اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا کہا اتنا مبالغہ

در وصف ایشان بکردی و سخنہای پریشان بگفتی کہ وہم تصور کند

بیچ وصف انکے کیا تو نے اور باتیں پریشان کہیں تو نے کہ وہم خیال کرتا ہے

کہ تریاقند یا کلید خانہ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل

کہ زہر مہرہ ہیں یا کنجی خانہ روزی کی ہیں قوم تکبر کرنیوالی مغرور تعجب کرنیوالی نفرت کرنیوالی مشغول کیا

مال و نعمت مفتتن جاہ و ثروت کہ سخن نگویند الا

مال اور نعمت کو اور فریفتہ مرتبہ اور دولت کے کہ بات نہ کہیں مگر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافته الا بعلت گدایی وگرنه

جواب کہا مین نے اونکا او بخیل صاحبوں نعمت کے وقوف نہ پایا او نے لیکن بسبب گدائی کے وگرنہ

هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست و گدا داند که

جو کوئی کہ طمع الگ رکہی کریم اور بخیل اسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ

ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان

ممسک کون ہے کہا ساتہ آزمائش کی کہتا ہوں مین کہ عزیزونکو اوپر دروازے کے رکہین اور غلیظون

شدید را بگمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینه صالحان اهل تمیز

سخت کو بٹہین مقرر کرین تو دخل عزیزون کو نہ دین اور ہاتہ ظلم کا اوپر سینہ نیکون اور صاحب تمیز کے

نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشند بیت آنرا که عقل

رکہین اور کہین کہ کوئی اوس جگہ نہین ہے اور حقیقت مین سچ کہا ہووے اوسکے تئین کہ عقل

و همت و تدبیر و رای نیست + خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست

اور ہمت اور تدبیر اور عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گہر مین نہین ہے

گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعه گدایان بفغان

کہا مین نے بعذر اوسکے ہاتہ امیدوارون سے جان سے تنگ آئی ہین اور رقعے فقیرون کے سے بیچ شور کے

ومحال عقلست که اگر ریگ بیابان در شود چشم گدایان پر شود شعر

اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کی موتی ہووے اور آنکہ فقیرونکی بہر جاوے

دیده اهل طمع بنعمت دنیا پر نشود همچنان که چاه بشبنم + هر کجا سختی دیده تلخی

دیدہ اہل طمع کا ساتہ نعمت دنیا کے نہ بہر جاوے جیسا کہ کنوان اوس سے جہان کہین سختی دیکہی

کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد

کہینچی ہو کو دیکہو تو اپنی تئین ساتہ حرص کے کامون خوف کے بیچ ڈالی اور اوسکے سے پرہیز نہ کرے

واز عقوبت ایزد نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را گر

اور عذاب خدا کی سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے کتے کو پتہر

بسفاهت و نظر نکنند الا بکراهیت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را به بی سر و پائی

سا سے عقل کے اور نظر نکرتے ہیں لیکن ساتھ کراہت کے عالمون کو نسبت ساتھ گدائی کی نسبت کرتے ہین و فقیرون کو

طعنه زنند بعلت مالی که دارند و عزت جاهی که دارند برتر از همه نشینند

طعنہ مارتے ہین ایسے واسطے مال کے کہ رکھتے ہین اور واسطے عزت و مرتبہ کہ رکھتے ہین برتر سب سے بیٹھتے ہین

نه آن در سر دارند که سر بکسی بردارند بیخبر از قول حکیمان که گفته اند هر که

نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہین کہ سر طرف کسی کے اوٹھاوین بیخبر قول حکیمون سے کہ کہا ہے جو شخص

بطاعت از دیگران کمست و بنعمت بیش بصورت توانگرست و بمعنی

کہ بیچ عبادت کے اوروں سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ ظاہر مین دولتمند ہے اور باطن مین

درویش بیت گر بی هنر بمال کند کبر بر حکیم کون خرش شمار

فقیر جو بی ہنر ساتھ مال کی کبر کرے اوپر حکیم کے کون خر اسکو جان

اگر گاو عنبرست گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوند کرمند گفت غلط

اگر گاو عنبر ہے کہا مین نے مذمت انکی روا مت رکھ کہ صاحب بخشش کے ہین کہا غلط

گفتی که بنده درمند چه فائده که چون ابر آذارند و نمی بارند و چشمه آفتابند

کہا تونے کہ بندے درم کے ہین کیا فائدہ کہ مانند بادل آذار کی ہین نہین برستے اور چشمہ آفتاب کے ہین

و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوارند و نمی رانند قدمی بهر خدا

اور اوپر کسی کے نہین چمکتے ہین اور اوپر گھوڑے قدرت کے سوار ہین اور نہین چلاتے ہین ایک قدم واسطے خدا کے

ننهند و درمی بی من و اذی ندهند مالی بمشقت فراهم آرند و بخست

نہین رکھتے ایک درم بے احسان اور اذیت کے نہین دیتے مال ساتھ مشقت کے جمع لاتے ہین اور ساتھ خست نگاہ رکھتے ہین

نگه دارند و بحسرت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی برآید که وی

اور ساتھ حسرت کے چھوڑتے ہین جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے چاندی بخیل کی خاک سے اوس وقت نکلے کہ وہ

در خاک رود شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد

بیچ خاک کے جاوے ساتھ رنج اور کوشش کی کوئی نعمت بیچ ہاتھ کی لاوے اور کوئی آدمی دوسرا بیچ رنج اور کوشش کی اوٹھالیوے

پرهیز نماند - افلاس عنان از کف تقوی بستاند الفقر ... درویش و مسکینان

پرہیزگاری کی نہ رہی مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری سے چھڑا دیتی ہے ... وہ کہتا تو درویش اور مسکین ہوں گے

پسندند حاتم طائی که بیابان نشین بود اگر شهری بودی از جوش گدایان

پاتے ہیں حاتم طائی کہ جنگل کا بسنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیروں کی سے

بیچاره شدی و جامه بر وی پاره کردندی چنانکه در طیبات آمده است شعر

بیچارہ ہوتا اور کپڑے اوپر اسکے ٹکڑے ہوتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کے آیا ہے

در من منگر تا دگران چشم ندارند که دست گدایان نتوان کرد بزوانی - گفتا نه

بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکھیں کہ ہاتھ فقیروں سے نہیں کر سکتا ... کہا نہ

که من بر حال ایشان رحمت می برم گفتم نه که بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین

کہ میں اوپر حال ان کے رحمت ... بلکہ تو نہیں کھاتا ہے ... اوپر مال ان کے افسوس کھاتا ہے ہم بیچ

گفتار و هر دو بهم گرفتار هر بیدقی که براندی بدفع آن کوشیدمی و هر شاه که

گفتگو کے اور دونوں آپس میں گرفتار ... جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اسکے کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ

بخواندی بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسهٔ همت درباخت و تیر جعبهٔ حجت همه بینداخت

کہ بلاتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا میں یہاں تک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب گرا دیے

قطعه هان تا سپر نیفکنی از حملهٔ فصیح کو را جز این مبالغهٔ مستعار نیست

خبردار سپر نہ ڈال تو ... حملے فصاحت کرنے والے کے ... کہ اسکو سوائے اس مبالغہ مانگے ہوئے کے نہیں ہے

دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

دین کما اور معرفت کہ باتیں جاننے والا ... قافیہ کہنے والا اوپر دروازے کے ہتیار رکھتا ہے اور کوئی بیچ قلعے کے نہیں ہے

تا عاقبت الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهده گفتن آغاز

آخر کو دلیل اسکی نہ رہی ذلیل اسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا دراز کیا اور بیہودہ کہنا شروع

و سنت جاهلانست که چون بدلیل از خصم فرومانند سلسلهٔ خصومت بجنبانند

اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جب بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہیں زنجیر دشمنی کی ہلاویں

چون آزر بت تراش که بحجت به پسر بر نیامد بجنگش برخاست

جو آزر بت کا بنانے والا کہ بیچ حجت کرنے ساتھ بیٹے کے سر بر نہوا واسطے لڑائی کے اوٹھا

لئن لم تنته لارجمنک دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش

تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تجھکو گالی دی مجکو اوسنے سخت کہا مین نے اوسکو گریبان میرا پھاڑا اوسنے ٹھوڑی اوسکی

گرفتم قطعه او در من و من در او فتاده + خلق از پی ما دوان و خندان + انگشت

پکڑی مین نے وہ بیچ میرے اور مین بیچ اوسکی پڑا خلق پیچھے ہمارے سے دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی

تعجب جهانی + از گفت و شنید ما بدندان + القصه مرافعه این سخن پیش قاضی

تعجب ایک جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتوں کے آخر کو رفع کرنا اس بات کا آگے قاضی کے

بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان

لیگئے ہم اور حکم دینے صاحب انصاف پر راضی ہوئے ہم تو حاکم مسلمانوں کا ایک صلح ڈھونڈے اور درمیان

توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید

امیروں و فقیروں کی کچھ فرق کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنی

سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت ای که توانگران را

سر بیچ جیب فکر کی لیگیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اوٹھایا اور کہا اے کہ امیروں کی تعریف

ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر

کہی تونے اور پر فقیروں کے ظلم روا رکھا تونے جان کہ جس جگہ کہ پھول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے

خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست

خمار ہے اور اوپر خزانے کے سانپ ہے اور اوس جگہ کہ موتی شاہوار ہے مگرمچھ آدمی کھانیوالا ہے

لذت عیش دنیا را لدغه اجل در پیست و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش

لذت عیش دنیا کی ڈنک موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کی دیوار مکروہات آگے

بیت جور دشمن چکند گر نکشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهمست

ظلم دشمن کا کیا کرے جو کھینچے طالب دوست کا خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور غم

شادی بهند نظر نکنی در بوستان که بید مشکست و چوب خشک و همچنین در زمره

خوشی بہم ہیں نظر نہیں کرتا ہو تو بیچ باغ کہ بید مشک ہے اور لکڑی خشک اور ایسے ہی بیچ گروہ

توانگران شاکرند و کفور و در حلقهٔ درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژاله هر قطره

دولتمندوں کے شکر کرنیوالے ہیں اور کفر کرنیوالے اور بیچ حلقہ فقیروں کے صبر کرنیوالے ہیں اور بیتاب اگر اولہ ہر قطرہ

دُر شدی چو خرمهره بازار از و پر شدی مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانند

موتی ہوتا مانند کوڑیوں کی بازار اس سے بھرا ہوتا نزدیک ہونیوالے حضرت بزرگ و برتر کے دولتمند ہیں

درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش

درویشوں خصلت اور درویش ہیں توانگر ہمت و بہتر امیروں میں وہ ہے کہ غم فقیر کا

خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگر گیرد و من یتوکل علی الله فهو

کھاوے اور بہتر فقیروں میں وہ ہے کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کہ توکل کرتا ہے اوپر اللہ کے پس وہ

حسبه پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی

کافی ہے اوسکو پس منہ خفگی کا میری طرف فقیر کے کیا اور کہا اے کہ کہا تو نے

توانگران مشتغلند و ساهی و مست ملاهی نعم طائفه هستند برین صفت

دولتمند مشغول ہیں کار دنیا میں اور بھولے ہوئے اور مست بازیوں کے ہیں ہاں ایک گروہ ہیں اوپر اس صفت کے

که بیان کردی قاصر همت کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند و اگر

کہ بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنیوالے نعمت کی کہ لیجاویں اور رکھیں اور نہ کھاویں اور نہ دیویں اور جو

بمثل باران نبارد یا طوفان جهان بردارد باعتماد مکنت خویش از محنت

ساتھ مثل کے مینہ نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اوٹھا دیوے ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت سے

درویش نپرسند و از خدای نترسند و گویند شعر گر از نیستی دیگری شد هلاک

فقیر کے نہ پوچھیں اور خدا سے نہ ڈریں اور کہتے ہیں جو نیستی سے دوسرا ہو ہلاک

مرا هست بط را از طوفان چه باک شعر و راکبات نیاقٍ فی هوادجها

میرے پاس ہے بطکو طوفان سے کیا دہشت اور سوار ہونیوالیاں اونٹنیوں پر بیچ ہودجوں کے

ثم يلتفتون الى من عاص في الكتب — فرد دونان چو گاهم خویش بیرون

التفات نہیں کرتی ہیں طرف اوس شخص کی کہ جاتا ہو ... جو کلتی اپنے باہر

بردند + گویند چه غم گر همه عالم مردند + قومی بدین نمط که شنیدی و طائفه خوان

لیجا کر کہتے ہیں کیا غم جو تمام عالم مر ... ایک قوم ساتھ اس طرح کی کہ سنا تو نے اور ایک گروہ

نعمت نهاده و دست کرم گشاده طالب نامند و مغفرت و صاحب دنیا

نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا چاہنے والے نام کے ہیں اور مغفرت کی اور صاحب دنیا

و آخرت چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمه انام

اور آخرت کی جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب عالم عدل کرنیوالا امداد پایا گیا مالک لگام خلق کا

حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا

حمایت کرنیوالا سرحدوں اسلام کا وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہوں زمانہ کا فتح پایا گیا دنیا

والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی ادام الله ایامه و نصر اعلامه

اور دین کا اتابک ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اوسکا اور یاری دے نشانوں اوسکو

قطعه پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند + که دست جود تو با خاندان آدم

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نہ کرے کہ ہاتھ بخشش تیری نے ساتھ گھرانے آدم کے

کرد + خدای خواست که بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد

کیا خدانے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے تجھے ساتھ مہربانی اپنی کے بادشاہ عالم کا کیا

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید

قاضی جبکہ بات نہایت کو پہنچائی اور حد قیاس ہماری سے گھوڑا مبالغہ کا گذرانا

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از مجارا طریق

موافق حکم قضا کی راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اوس سے درگذرے ہم اور بعد جھگڑے کے راہ

مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نهادیم و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم

صلح کی لی ہم نے اور سر بدلے تلافی کے اوپر قدم ایک دوسرے کے رکھا ہم نے اور بوسہ دیا سر اور منہ ایک دوسرے کو اور ختم

سخن برین دو بیت کردیم قطعه مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش

بات کا اور اس دو بیت کی کیا بنے … گردش زمانی سے گلہ اسے فقیر

که تیره بختی اگر هم برین نسق مردی + توانگرا چو دل و دست کامرانت هست

کہ بدبخت ہے تو اگر بھی اسی طرح مر جاوے اے دولتمند جو دل اور ہاتھ تیرا مقصود ور ہے

بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی + باب هشتم در آداب صحبت

کھا بخش دے کہ دنیا اور آخرت لیگیا تو باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

حکمت مال از بهر آسایش عمرست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلی را

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عاقل سے

پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه

پوچھا نیکبخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ کھایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ

مرد و هشت شعر مکن نماز بران هیچکس که هیچ نکرد + که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

مرا اور چھوڑ گیا مت کر نماز اوپر اسکی کہ جسنے کچھ نہ کیا کہ عمر بیچ حاصل کرنے مال کے کی …

حکمت موسی علیه السلام قارون را نصیحت کرد که احسن کما احسن

جو موسی نے اوپر اوسکے سلام قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسا کہ نیکی کی ہے

الله الیک نشنید عاقبتش شنیدی قطعه آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت

الله نے طرف تیری نہ سنا انجام اوسکا سنا تو نے اور جس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کے نیکی …

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد + خواهی که ممتع شوی از دنیی و عقبی

سر انجام کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا چاہتا ہے تو کہ فائدہ لیا گیا ہو تو دنیا اور عقبی سے

با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد + عرب گوید احسن ولا تمنن فان الفائدة

ساتھ خلق کے کرم کر جو خدا نے ساتھ تیرے کرم کیا عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان نہ رکھ کہ فائدہ …

الیک عائدة یعنی بخشش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد قطعه

تیری طرف پھرنے والا ہے یعنی بخشش دے اور احسان مت رکھ کہ نفع اوسکا طرف تیری پھرنے والا ہے

درخت کرم هر کجا بیخ کرد + گذشت فلک شاخ و بالای او + گر امیدواری

درخت کرم جہاں کہیں جڑ پکڑی گذر گئی فلک سے شاخ اور قد اوسکا جو امیدوار ہے تو کہ اوس سے

کزو بر خوری + بمنت منه اره برپای او + قطعه شکر خدای کن که موفق شدی بخیر

پہل کھاوے تو مت رکھ آرہ احسان کی اوسکے پاؤں پر شکر کر خدا کا کہ توفیق کیا گیا تو ساتھ خیر کے

ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت + منت منه که خدمت سلطان همی کنی + منت

انعام اور بخشش اوسکی سے نہ معطل چھوڑا تجکو احسان مت رکھ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو احسان

شناس ازو که بخدمت بداشتت حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی

جان اوس سے کہ بیچ خدمت کے رکھا تجھے دو شخص رنج بیہودہ لیجاتے ہیں اور کوشش

بیفائده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد

بی فائدہ کرتے ہیں ایک وہ جو جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکھا اور نہ کیا

علم چندانکه بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نه محقق بود نه دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو جو عمل تجھ میں نہیں ہے نادان ہے تو نہ محقق ہوسکے نہ دانشمند

چارپائی برو کتابی چند حکمت علم از بهر دین پروردنست نه از بهر دنیا

ایک جانور اوپر اوسکے کتابیں کئی علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دنیا

خوردن شعر هر که پرهیز و علم و زهد فروخت خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

کھانے کے جو کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچے ایک کھلیان جمع کیا اور صاف جلا دیا

پند عالم ناپرهیزگار کور مشعله دار است یهدی به و هو لا یهتدی بیت

عالم ناپرہیزگار مانند اندھا مشعلچی ہے راہ دکھلاتا ہے لیکن آپ نہیں پاتا ہے

بی فائده هر که عمر درباخت + چیزی نخرید و زر بینداخت پند ملک از

بیفائدہ کہ جسنے عمر ہار دی کوئی چیز نہ خریدی اور زر ڈالا ملک دانائوں سے

خردمندان جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان از آن

صورت پکڑے اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاوے بادشاہ نصیحت عقلمندوں کی اوس سے

[illegible]

محتاج تر اند که خردمندان بقربت پادشاهان قطعه پندی اگر بشنوی ای پادشاه

محتاج زیادہ ہیں عقلمند بہ نسبت نزدیکی بادشاہوں کے — نصیحت اگر سنے تو اے بادشاہ

در همه دفتر به از این پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچه عمل کار خردمند نیست

بیچ تمام دفتر کے بہتر اس نصیحت سے نہیں ہے سوائے عقلمند کے مت فرما کام اگرچہ کام کام عقلمند کا نہیں ہے

حکمت سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک بی سیاست

تین چیز پائدار نہیں رہتی ہیں مال بے سوداگری کے اور علم بے بحث اور ملک بے ہیبت

قطعه وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری دلی و وقتی

ایک وقت ساتھ تلطف کے کہہ اور ساتھ تواضع اور مروت کے شاید کہ بیچ کمند قبول کے لاوے تو ایکدل ایک وقت

بقهر گوی که صد کوزه نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی حکمت رحم آوردن بر

ساتھ غصہ کے کہہ کہ سو کوزہ مصری کے — کبھی کبھی ایسا ہیچ کام میں نہیں آتا جیسا کہ اندرائن — رحم لانا اوپر بروں کے

ستمست بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر درویشان + خبیث را چو تعهد

ظلم ہے اوپر نیکوں کے اور بخشنا ظالموں کا جور ہے اوپر فقیروں کے — خبیث کے تئیں

کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی + حکمت بر دوستی پادشاهان اعتماد

جو عہد کرے اور سرفراز کرے تو ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے اور دوستی بادشاہوں پر اعتماد

نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد

نہ چاہیے کرنا اور اوپر آواز اچھے لڑکوں کے کہ وہ ساتھ ایک خیال کی تبدیل ہووے اور یہ ساتھ ایک خواب کے متغیر ہووے

قطعه معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدائی بنهی + حکمت

معشوق ہزار دوست کے تئیں دل نہ دے تو اور جو دیتا ہے تو وہ دل اوپر جدائی کے رکھیے تو

هر آن سری که داری با دوست در میان منه اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که

وہ بھید رکھتا ہے تو ساتھ دوست کی — مت رکھ بیچ میان کے اگرچہ دوست خالص ہووے کیا جانے تو کہ

وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد که وقتی دوست گردد

کسوقت دشمن ہووے اور کوئی ایذا اگر سکے تو دشمن کو مت پہنچا کہ شاید کسی وقت دوست ہووے

پیندار از که پنهان خواهی با کس در میان منه و اگرچه دوست باشد که مر آن دوست را نیز

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھنا چاہے تو ساتھ کسی کے درمیان نہ رکھ اور اگرچہ دوست ہو اور اگر اس دوست کے [illegible]

دوستان باشند و همچنین مسلسل * قطعه * خامشی به که ضمیر دل خویش * با کسی گفتن و گفتن که

دوست ہووین اور اسی طرح مسلسل — جپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنے کو ساتھ کسی کے کہنا اور کہنا کہ

مگوی * ای سلیم آب ز سرچشمه ببند * که چو پر شد نتوان بستن جوی * فرد * سخنی در نهان

مت کہہ تو اے سادہ دل پانی چشمے سے باندھ — کہ جب بھر جاوے نہیں سکے باندھنا دریا کا — وہ بات کہ پوشیدگی

نباید گفت * که بر انجمن نشاید گفت * حکمت * دشمن ضعیف که در طاعت آید و

نہ چاہیے کہنا — کہ وہ بات برملا نہ چاہیے کہنا — دشمن کم زور کہ بیچ فرمانبرداری کے آوے

دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی دوستان

اور دوستی ظاہر کرے مقصود اس کا سوائے اس کے نہیں ہے کہ دشمن زبردست ہووے اور کہا ہے اوپر دوستی دوستان کے

اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند

اعتماد نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کے کیا ہو پہنچے اور جو کوئی کہ دشمن کوچک کو حقیر جانے ساتھ اس کے مانند ہے

که آتش اندک را مهمل بگذارد * قطعه * امروز بکش که می توان کشت * کآتش چو بلند شد جهان

کہ آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے — آج ہی دن مار ڈال جو سکے تو مارنا — کہ آگ جو بلند ہوئی جہان کو

سوخت * مگذار که زه کند کمان را * دشمن که به تیر می توان دوخت * حکمت *

جلا دیا — مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کو کھینچیں — دشمن کہ ساتھ تیر کے سکے سینا

سخن میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرم زده نباشی * ابیات *

بات درمیان دو دشمن کے ایسا کہئے تو کہ اگر دوست ہووین شرمندہ نہ ہووے تو

میان دو تن جنگ چون آتش است * سخن چین بدبخت هیزم کش است * کنند

درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کے ہے — بات چننے والا بدبخت لکڑی جمع کرنے والا ہے — کریں

این و آن خوش دگرباره دل * وی اندر میان کوربخت و خجل * میان دو

جیسے [illegible] اور دوسرے یار دل — وہ درمیان میں کوربخت اور شرمندہ — درمیان دو آدمی کے

آتش افروختن نه از عقلست و خود در میان سوختن قطعه در سخن با دوستان آهسته باش

آگ روشن کرنا نہیں عقل ہی سے آپ درمیان میں جلنا ۔ بیچ سخن کے ساتھ دوستوں کے آہستہ رہ

تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچه گویی هوشدار + تا نباشد در پس دیوار

تو نہ رکھے دشمن خونخوار کان آگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھ تا نہ ہووے پیچھے دیوار کے کان

گوش + حکمت هر که با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد شعر بشوی ای خردمند از آن دوست

جو کوئی ساتھ دشمنوں کے صلح کرتا ہے قصد ایذا دوستوں کا رکھتا ہے دھو اے دانا اوس دوست سے

دست + که با دشمنانت بود هم نشست + پند چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف

ہاتھ کہ ساتھ دشمنوں تیرے کے ہووے ہم نشست ۔ جب بیچ جاری کرنے کسی کام کے متردد ہووے تو وہ طرف

اختیار کن که بی آزارتر برآید شعر با مردم سهل گوی دشوار مگوی + با آنکه در صلح زند جنگ مجوی

اختیار کر کہ بے آزار تر بر آوے ۔ ساتھ آدمی سہل کہنے والے کے مشکل مت کہہ ساتھ اوس کے کہ دروازہ صلح کا مارے لڑائی مت ڈھونڈھ

حکمت تا کار بزر برمی آید جان در خطر افکندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف

جب تک کام ساتھ زر کے نکلتا ہے جان بیچ خطرے کے ڈالنا نہیں چاہیے جیسے عرب کہتا ہے آخر حیلوں کی ہے تلوار

شعر چو دست از همه حیلتی درگسست + حلال است بردن بشمشیر دست + حکمت بر عجز دشمن

جب ہاتھ تمام حیلوں سے توڑتا حلال ہے لیجانا اوپر تلوار کے ہاتھ اور عاجزی دشمن کے

رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید بیت دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود

رحم مت کر کہ اگر قادر ہووے تو اوپر تیرے نہ بخشش کرے ۔ دشمن جو دیکھے تو ناتوان لاف مونچھ اپنی سے

مزن + مغزیست در هر استخوان مردیست در هر پیرهن + حکمت هر که بدی را بکشد خلق را از بلای

مت مار ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کے ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کے ۔ جو کوئی کہ ایک بد کو قتل کرے خلق کو

وی برهاند و ورا از عذاب خدای قطعه پسندیده است بخشایش ولیکن + منه بر ریش خلق آزار مرهم

آزار سے اوس کے چھڑاوے اور اوسکو عذاب خدا کے ۔ پسندیدہ ہے بخشش اور لیکن مت رکھ اوپر زخم خلق آزار کے مرہم کا

ندانست آنکه رحمت کرد بر مار + که آن ظلم است بر فرزند آدم حکمت نصیحت از دشمن

نہ سمجھا وہ شخص کہ رحمت کی اوپر سانپ کے کہ وہ ظلم ہے اوپر اولاد آدم کے ۔ نصیحت دشمن سے

پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن روا است که بخلاف آن کار کنی که عین صواب است

قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے کہ برخلاف اوسکے کام کرے تو کہ نہایت صواب ہے

مثنوی حذر کن ز آنچه دشمن گوید آن کن + که بر زانو زنی دست تغابن +

پرہیز کر اوس بات سے کہ دشمن کہے مدد کر کہ اوپر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا

گرت راهی نماید راست چون تیر + از آن برگرد و راه دست چپ گیر +

جو تجکو ایک راہ دکھلاوے سیدھی مثل تیر کے اوس سے پھر اور راہ بائیں ہاتھ کی لے

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد نه چندان درشتی

غصہ زیادہ حد سے لینا وحشت لاتا ہے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاتا ہے اتنے سختی

کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر شوند ابیات درشتی و نرمی بهم در به

مکر کہ تجھ سے آسودہ ہوویں اور نہ اتنی نرمی کہ اوپر تیرے دلیر سختی اور نرمی ایک ساتھ بہتر

است + چو فاصد که جراح و مرهم نه است + درشتی نگیرد خردمند پیش + نه سستی

ہے مانند فصد کرنے والے کی کہ جراح بھی ہے اور مرہم رکھنے والا بھی سختی نہ پکڑے عقلمند زیادہ سستی

که نازل کند قدر خویش + نه مر خویشتن را فزونی نهد + نه یکباره تن در مذلت

کہ کم کرے قدر اپنی نہ واسطے اپنے کے بیشی زیادتی رکھے نہ ایکبار تن بیچ ذلت کے

دهد + جوانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم ده پیرانه یک پند + بگفتا

دے ایک جوان نے باپ سے کہا اے عقلمند سکھا مجھے بوڑھوں کی طرح ایک نصیحت کہا

نیکمردی کن نه چندان + که گردد چیره گرگ تیزدندان + حکمت دو کس دشمن

نیکمردی کر نہ اتنی کہ ہو جاوے غالب بھیڑیا تیز دانت دو آدمی دشمن

ملک و دین اند پادشاه بی حلم و زاهد بی علم شعر بر سر ملک مباد آن ملک

ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم اوپر سر ملک کے مت ہووے وہ بادشاہ

فرمان ده + که خدا را نبود بنده فرمانبردار + پادشاه را باید

حکم دینے والا کہ خدا کے نہ ہووے بندہ حکم کا ماننے والا بادشاہ کے تئیں چاہیے کہ

تا حدی خشم بر بندگان مران که دوستانرا اعتماد نماند آتش خشم اول در خداوند خشم

وہان تک غصہ اور بندون کے چلا دے کہ دوستون کو تمہین اعتماد نہ رہے آگ غصہ کی پہلے بیچ صاحب غصے کے

افتد پس آنگه زبانه بخصم رسد یا نرسد ❊ مثنوی ❊ نشاید بنی آدم خاکزاد ❊ که در

پڑے پس اوس وقت شعلہ طرف دشمن کے پہنچے یا نہ پہنچے نہیں سزاوار اولاد آدم خاک کی پیدائش کو کہ بیچ

سر کند کبر و تندی و باد ❊ ترا با چنین تندی و سرکشی ❊ نپندارم از خاکی از

سر کے کرے غرور اور غصہ تیرے تئین ساتھ ایسے غصہ اور زبردستی کے نہین جانتا ہون تئین خاک سے بلکہ

آتشی ❊ قطعه ❊ در خاک بیلقان برسیدم بعابدی ❊ گفتم مرا بتربیت از جهل پاک کن ❊ گفتا برو

آگ سے بیچ شہر بیلقان کے پہنچا مین پاس ایک عابد کے کہا مین نے مجھ کو ساتھ تربیت کی جہالت سے پاک کر کہا جا

چو خاک تحمل کن ای فقیه ❊ یا هرچه خوانده همه در زیر خاک کن ❊ حکایت ❊ بدخوی بدست دشمنی

مانند خاک کی بردباری کر اے فقیہ یا جو کچھ پڑھا ہے سب نیچے خاک کے کر بدخو بیچ ہاتھ ایک دشمن کے

گرفتارست که هر کجا رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد ❊ بیت ❊ اگر ز دست بلا بر فلک رود

گرفتار ہے کہ جہان کہین جاوے چنگل عذاب اوسکی سے خلاصی نہ پاوے اگر ہاتھ بلا کے آسمان کو جاوے

بدخوی ز دست خوی بد خویش در بلا باشد ❊ نصیحت ❊ چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد تو جمع

بدخو ہاتھ سے اپنی عادت بد کے بیچ بلا کے ہووے جب دیکھے تو بیچ لشکر دشمن کے تفرقہ پڑا تو جمع

باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیش ❊ قطعه ❊ برو با دوستان آسوده بنشین ❊ چو بینی در میان

رہ اور اگر جمع ہوویں پریشانی سے اندیشہ کر جا بیچ دوستون کے آسودہ بیٹھ جب دیکھے تو بیچ

دشمنان جنگ ❊ وگر بینی که با هم یک زبانند ❊ کمان را زه کن و بر باره بر سنگ ❊

درمیان دشمنون کے جنگ اور جو دیکھے تو کہ آپس مین ایک زبان ہین کمان کو چلہ چڑھا اور بیچ قلعہ کے لیجا پتھر

حکمت ❊ دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسلهٔ دوستی بجنباند پس آنگه بدوستی

دشمن جب تمام حیلون سے عاجز ہووے زنجیر دوستی کی ہلا دے اوس وقت ساتھ دوستی کے

کارهای کند که هیچ دشمن نتواند ❊ سر مار بدست دشمن کوب که از احدی الحسنیین

کام کرے کہ کوئی دشمن نہ کر سکے سر سانپ کا ہاتھ دشمن کے کچل کہ ایک دو نیکیون سے

خالی نباشد اگر این غالب آید مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی **فرد** بروز معرکه ایمن

خالی نہ ہوگی اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز معرکے کے

مشو ز خصم ضعیف ٭ که مغز شیر بر آرد چو دل ز جان برداشت **نصیحت** خبری که

مت ہو دشمن ضعیف سے کہ مغز شیر کا نکالے جو دل جان سے اوٹھایا جس خبر کو کہ

دانی که دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **فرد** بلبلا مژده بهار

بیار ٭ خبر بد به بوم باز گذار ٭ **نکته** پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان

مگر آنگه که بر قبول کلی واثق باشی وگرنه در هلاک خود سعی میکنی **مثنوی** بسیج

سخن گفتن آنگاه کن ٭ که بینی که در کار گیرد سخن ٭ کمالست در نفس انسان سخن ٭

تو خود را بگفتار ناقص مکن ٭ پند هر که نصیحت خودرای میکند او خود بنصیحت

گری محتاجست فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام زرق

نهاده است و آن دامن طمع گشاده پند احمق را ستایش خوش آید چون

لاشه که در کعبش دمی فربه نماید **قطعه** الا تا نشنوی مدح سخنگوی ٭ که اندک

مایه نفعی از تو دارد ٭ که اگر روزی مرادش بر نیاری ٭ دو صد چندان

عقوبت بر شمارد حکمت متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد شعر مشو غره بر حسن

گفتار خویش ٭ به تحسین نادان و پندار خویش ٭ حکمت همه کس را

عقل خود به کمال نماید و فرزند خود به جمال نظم یکی جهود و مسلمان مناظره کردند

چنانکه خنده گرفت از حدیث ایشان به طیره گفت مسلمان گر این

قباله من درست نیست خدایا جهود میرانم ٭ جهود گفت به توریت

میخورم سوگند ٭ اگر خلاف کنم همچو تو مسلمانم ٭ گر از بسیط زمین عقل منعدم

گردد ٭ به خود گمان نبرد هیچکس که نادانم ٭ حکمت ده آدمی بر سفره بخورند

و دو سگ بر مرداری با هم به سر نبرند حریص با جهانی گرسنه است و قانع به نانی

حکما گفته اند درویشی به قناعت به از توانگری به بضاعت شعر روده تنگ به یک

نان تهی پر گردد ٭ نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ ٭ شعر پدر چون دور عمرش

منقضی گشت ٭ مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت ٭ که شهوت آتش است از وی بپرهیز

بخود بر آتش دوزخ مکن تیز + وز آن آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبی برین

اور اپنی آگ دوزخ کی مت کر تیز [illegible] اوس آگ کے نہیں کہتا ہو تو طاقت جلنی کی ساتھ صبر کے پانی اوپر اس

آتش زن امروز + پند هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی

آگ کے مار آج کے دن [illegible] جو شخص کہ بیچ حال توانائی کے نیکی نہ کرے بیچ وقت ناتوانی کے سختی

بیند + بد اختر تر از مردم آزار نیست + که روز مصیبت کسش یار نیست حکمت

دیکھے [illegible] بد اختر زیادہ آدمی کے آزار دینے والے سے نہیں ہے کہ روز مصیبت کے کوئی اوسکا یار نہیں ہے

هر چه زود برآید دیر نپاید قطعه خاک مشرق شنیده‌ام که کنند + بچهل سال کاسهٔ چینی

جو کچھ جلدی [illegible] دیر نہیں رہتا [illegible] خاک مشرق کی سنا ہے میں کہ کرتے ہیں چالیس برس میں برتن چینی کا

صد بروزی کنند در مرودشت + لاجرم قیمتش همی بینی + مرغک از بیضه برون آید و

سو ایک دن میں بناتے ہیں بیچ مرودشت کی [illegible] قیمت اوسکی دیکھتا ہے تو [illegible] انڈے سے باہر آوے اور

روزی طلبد + آدمی زاده ندارد خبر از عقل و تمیز + آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید

روزی مانگے آدمی کا بچہ خبر نہیں رکھتا عقل اور تمیز سے [illegible] ایک کس ہوا کسی چیز کو نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز + آبگینه همه جا یابی از آن قدرش نیست + لعل

اور یہ ساتھ وقار اور فضیلت کی گذر گیا سب چیز سے [illegible] ہر جگہ پاوے تو [illegible] قدر نہیں ہے لعل

دشخوار بدست آید از آنست عزیز + حکمت کارها بصبر برآید و مستعجل بسر درآید + بچشم

مشکل سے ہاتھ آوے اس سبب سے ہے عزیز [illegible] سب کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گرے [illegible]

خویش دیدم در بیابان + که آهسته سبق برد از شتابان + سمند بادپا از تک فروماند + شتربان

دیکھا میں نے [illegible] جنگل کے کہ آہستہ سبقت لے گیا دوڑنے والے سے گھوڑا ہوا کے ایسی قدم کا عاجز ہوا [illegible] شتربان

همچنان آهسته میراند + قطعه نادان را به از خاموشی نیست + اگر این بدانستی نادان نبودی

ویسا ہی آہستہ چلا جاتا تھا [illegible] نادان کو بہتر خاموشی سے نہیں ہے اور اگر یہ جانتا نادان نہ ہوتا

چون نداری کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری + آدمی را زبان فضیحه کند

جو نہ رکھے تو کمال فضل کا [illegible] بہتر یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اپنی زبان کو [illegible] آدمی کو زبان رسوا کرے

جوری معزز با بسکساری ابیات خمیرا ابی تعلیم همی داد و بر جور قیاس کردی ستم

ایک گدھے کو جاہل ایک احمق تعلیم دیتا تھا اور اوسکی تعلیم کرتا تھا

حکیمی گفتش ای نادان چه گویی / درین سودا بترس از لوم لائم * نیاموزد بهائم از تو گفتار

ایک دانا نے کہا اوسکو ای نادان کیا کہتا ہے تو اس خیال کے درمیان لعنت کرنیوالے سے ڈر سیکھیگا جانور تجھسے بات

تو خاموشی بیاموز از بهائم * الضا هر که تامل نکند در جواب / بیشتر آید سخنش ناصواب / یا سخن

تو خاموشی سیکھ جانوروں سے — جو کوئی تامل نہ کرے جواب میں اکثر آوے بات اوسکی نالائق

آرای چو مردم بهوش * یا بنشین همچو بهائم خموش * هر که با داناتر از خود جدل

آراستہ کر مانند آدمیوں کے ساتھ ہوش کے یا بیٹھ مانند جانوروں کے چپ — جو شخص کہ ساتھ دانا زیادہ اپنے سے لڑائی

کند تا بدانند که داناست بدانند که نادانست * فرد * چون درآید مه از تو بی سخن *

کرے تو جانیں کہ دانا ہے جانیں کہ نادان ہے جب آوے تجھسے بہتر بیچ کلام کے

گرچه به دانی اعتراض مکن * حکمت * هر که با بدان نشیند نکوئی نبیند * ابیات

اگرچہ بہتر جانتا ہے تو اعتراض مت کر — جو کہ ساتھ بروں کے بیٹھے نیکی نہ دیکھے

گر نشیند فرشته با دیو * وحشت آموزد و خیانت و ریو * از بدان جز بدی نیاموزی * نکند

جو بیٹھے کوئی فرشتہ ساتھ دیو کی وحشت سیکھے اور چوری اور مکر بروں سے سوای برائی کے کچھ نہ سیکھے

گرگ پوستین دوزی * پند * مردمان را عیب نهانی پیدا مکن * که مر ایشان را رسوا کنی و

بھیڑیا پوستین کا سینا — آدمیوں کے عیب چھپا ہوا ظاہر مت کر کہ انکو رسوا کرے اور

خود را بی اعتماد * پند * هر که علم خواند و عمل نکرد بدان ماند که گاو راند و تخم نیفشاند * از تن بی دل

اپنے تئیں بے اعتبار — جس نے علم پڑھا اور عمل نکیا مثل اوسکی ہے کہ بیل ہانکا اور دانہ نہ بکھیرا تن بے دل سے

طاعت نیاید و پوست بی مغز بضاعت را نشاید * نه هر که در مجادلت چست * در معاملت

عبادت نہ آوے اور پوست بے مغز بضاعت کے لائق نہیں — نہیں جو کوئی لڑائی میں چالاک ہے بیچ معاملے کے

درست * بیت * بس قامت خوش که زیر چادر باشد * چون باز کنی مادر مادر باشد

درست — بہت قد اچھے کہ نیچے چادر کے ہوتے ہیں جب کھولے تو نانی دادی کے ہو وے

حکمت اگر شبها همه شب قدر بودی شب قدر بیقدر بودی شعر گر سنگ همه لعل

اگر سب راتیں شب قدر ہوتیں شب قدر بیقدر ہوتی جو سب پتھر لعل

بدخشان بودی پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت نه هر که بصورت نکوست

بدخشاں کے ہوتے پس قیمت لعل اور پتھر کی یکساں ہوتی نہ جو کوئی صورت میں نیک ہے

سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نه پوست قطعه توان شناخت بیکروز در شمائل

خصلت اچھی بیچ اوسکی ہے کام باطن رکھتا ہے نہ ظاہر سکیے پہچاننا ایک دن میں صورت

مرد که تا کجاش رسیدست پایگاه علوم ولی ز باطنش ایمن مباش و غره مشو

آدمی کی کہ کہاں تک اوسکا پہنچا ہے مرتبہ علم کا ولیکن باطن اوسکی سے بیخوف مت ہو اور غرہ مت کر

که خبث نفس نگردد بسالها معلوم قطعه هر که با بزرگان ستیزد خون خود ریزد

کہ برائی ذات کی برسوں میں نہیں ہوتی معلوم جو کہ ساتھ بزرگوں کے لڑے خون اپنا گراتا ہے

خویشتن را بزرگ پنداری راست گفتند یک دو بیند لوچ زود بینی شکسته پیشانی

اپنی تئیں بزرگ جانتا ہے تو سچ کہتے ہیں ایک کو دو دیکھتا ہے بھینگا جلد دیکھیے تو شکستہ پیشانی

تو که بازی بسر کنی با قوچ حکمت پنجه با شیر انداختن و مشت بشمشیر زدن کار

تو کہ کھیلنا کرتا ہے تو سر سے مینڈھے سے پنجہ ساتھ شیر کے ڈالنا اور مٹھی اوپر تلوار کے مارنا کام

خردمندان نیست بیت جنگ و زورآوری مکن با مست پیش سرپنجه در بغل نه دست

عقلمندوں کا نہیں ہے لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کی آگے زبردست کے ہاتھ بغل میں رکھ

ضعیفی که با قوی دلاوری کند یار دشمن است در هلاک خویش قطعه سایه پرورده را چه طاقت

جو کہ ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن کا ہے بیچ ہلاک اپنی کے سایہ کے پلے ہوئے کو کیا طاقت

آن که رود با مبارزان بقتال سست بازو بجهل میفگند پنجه با مرد آهنین چنگال

کہ جاوے ساتھ بہادروں کی بیچ لڑائی کے سست بازو جہالت کی رو سے ڈالتا ہے پنجہ ساتھ مرد لوہے کے چنگل کے

حکمت هر که نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر چون نیاید نصیحت

جو کوئی نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکھتا ہے جو نہ آوے نصیحت میری

در گوش کسی اگرت سرزنش کنم خاموش ○ حکمت ○ بی هنران هنرمندان را نتوانند که ببینند همچنانکه

بیچ کان کسی کے تجکو ملامت کروں میں چپ رہ ○ نادان عقلمند کے تئین نہیں دیکھ سکتے ہیں ویسی ہی

سگان بازاری سگ صیدی را مشغله برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون بهنر با

کتے بازار کے کتے شکاری کے تئین شور برپا کرتے ہیں اور آگے آ نہیں سکتے ہیں یعنی کمینہ جو ساتھ ہنر کے ساتھ

کسی بر نیاید بخبثش در پوستین افتد ○ کند هر آینه غیبت حسود کوته دست

کسی کے برابر نہ ہو سکے ساتھ بدی اوسکی کی بیچ عیب کے پڑے کرے تحقیق غیبت دشمن کم طاقت

که در مقابله گنگش بود زبان مقال ○ حکمت ○ گر جور شکم نیستی هیچ مرغ در دام صیاد

کہ بیچ مقابلے کے گونگا ہے اوسکی ہووے زبان گفتگو کی ○ جو ظلم پیٹ کا نہ ہوتا کوئی چڑیا جال میں صیاد کے

نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی ○ حکمت ○ حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر

نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا ○ حکیم دیر دیر کھاتے ہیں اور عبادت کرنیوالے آدھا پیٹ

و زاهدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان

اور زاہد واسطے روکنے جان کے اور جوان یہانتک کہ طبق اٹھا لیتے ہیں اور بوڑھے یہانتک کہ پسینہ نکالیں لیکن قلندر اتنا

بخورند که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس ○ شعر ○ اسیر بند شکم را دو شب نگیرد

کھاتے ہیں کہ بیچ معدے کے جگہ دم کی نہ رہے اور دسترخوان کی روزی کسی کی ○ قیدی قید پیٹ کی ○ دو رات نہ پکڑے

خواب ○ شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی ○ حکمت ○ مشورت با زنان تباه است و سخاوت

خواب ○ ایک رات معدے کے بوجھ سے ایک رات دلتنگی سے ○ مشورہ ساتھ عورتوں کے تباہی ہے اور سخاوت

با مفسدان گناه ○ فرد ○ ترحم بر پلنگ تیز دندان ستمکاری بود بر گوسفندان ○ فرد ○ حکمت

مفسدوں کے ساتھ گناہ ○ رحم اوپر چیتے تیز دانت کے ظلم ہے اوپر بکریوں کے

هر که دشمن [illegible] دولت [illegible] باشد حکمت [illegible] دشمن خویش است

[illegible]

سنگ بدست و مار سر بر سنگ خیره رایی بود قیاس و درنگ

[illegible]

وگروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن [illegible] تأمل اولی تر است [illegible]

ایک گروہ نے برخلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ [illegible] تامل بہتر ہے [illegible]

آنکه اختیار باقیست توان کشت و نتوان بخشید اما اگر بی تأمل کشته شود [illegible]

اور بات کہ اختیار باقی ہے سکیے مارنا اور سکیے بخشنا لیکن اگر بے تامل مارا جاوے احتمال ہے

که مصلحتی فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد مثنوی نیک مصلحت

کہ ایک مصلحت گذر جاوے اور تدارک مثل اسکے نہ کیا گیا ہو [illegible]

زنده بیجان کردن و مرده کشته را باز زنده نتوان کرد [illegible] شرط است صبر اندر [illegible]

جیسے ہوتی کو بیجان کرنا [illegible]

که چو رفت از کمان نیاید باز [illegible] حکیما با جمال [illegible] باید که توقع [illegible]

کہ جو گیا کمان سے [illegible]

ور اگر جاهلی بزبان آوردی [illegible] مطالب [illegible] عجیب [illegible]

اور اگر ایک جاہل [illegible]

بیت عجب گر فرو رود نقش [illegible] چو طعمه [illegible]

کیا عجیب [illegible]

از او باشد جمالی [illegible]

[illegible]

زرین [illegible] قیمت سنگ [illegible]

[illegible]

اجلاف [illegible]

[illegible]

[illegible] مثنوی بلند [illegible]

[illegible]

شنیده اند که آهنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی حکمت جواهر گر در خلاب

نہیں جاتا ہے کہ آواز حجاز کی ... غازی ... آواز ڈھول ...

افتد همان نفیس است و غبار اگر بفلک رود همان خسیس است استعداد بی تربیت در

اگرچہ دنیا نفیس ہے اور غبار اگر اوپر آسمان کے جاوے پس بھی کمتر ہے ... بے سکھلانے کے

و تربیت نا مستعد ضائع خاکستر نسبتی عالی دارد که آتش جوهر علویست ولیکن

اور تربیت نا مستعد کا بے کام ... کہ آگ جوہر کی برتر ہے لیکن

چون بنفس خود هنری ندارد با خاک برابر است و قیمت شکر نه از نی است که آن

چونکہ نفس اپنے کے ہنر نہیں ... ساتھ خاک کے برابر ہے اور قیمت شکر کی نہیں نلے سے ہے کہ وہ

خود خاصیت وی است شعر چو کنعان را طبیعت بی هنر بود + پیمبرزادگی

آپ خاصیت اسکی ہے ... چو کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی ... پیمبرزادگی

قدرش نفزود + هنر بنمای اگر داری نه گوهر + گل از خارست و ابراهیم از آزر حکایت

قدر اسکی نہ بڑھائی ہنر دکھلاؤ اگر رکھتا ہی نہیں موتی پھول کانٹے سے ہے اور ابراہیم آزر سے

مشک آنست که خود ببوید نه آنکه عطار بگوید دانا چون طبلهٔ عطار است خاموش و

مشک وہ ہے کہ خود ... نہ وہ کہ عطار بتاوے دانا مانند طبلہ ... عطار کی ہے خاموش اور ہنر

هنرنمای و نادان چون طبل غازی بلند آواز و میان تهی شعر عالم اندر میان جاهل را

... اور نادان ... بلند آواز اور درمیان خالی ... عالم درمیان جاہل کے

مثلی گفته اند صدیقان شاهدی در میان کوران مصحفی در میان

ایک مثل کہی ... ایک معشوق درمیان اندھوں کے ہے ... ایک قرآن درمیان

زندیقان + دوستی را که بعمری فرا چنگ آرند نشاید

... ایک دم میں ...

که بیک دم بیازارند + سنگی بچند سال شود لعل پاره

کہ ایک دم میں ... ایک پتھر ... برس کے ... لعل کا ٹکڑا

[illegible]

هرگز با یک نفس تن شکی نیست حکمت عقل در دست نفس چنان گرفتار است

ہرگز ایک دم بھی ... نہیں ہے — عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسے گرفتار ہے

که مرد عاجز در دست زن گربز شعر در خرمی بسرای ببند + که بانگ زن از وی

کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے — دروازہ خوشی کا اوپر اوس گھر کے باندھ کہ آواز عورت کی اوس سے

برآید بلند حکمت رای بی قوت مکر و فسونست و قوت بی رای جهل و جنون

باہر آوے بلند — عقل بے قوت مکر اور جادو ہے — اور قوت بے عقل جہالت — اور جنون

شعر تمیز باید و تدبیر و عقل وانگه ملک + که ملک و دولت نادان سلاح جنگ

تمیز چاہیے اور تدبیر اور عقل اور بعد اوس کے ملک کہ ملک اور دولت نادان کی ہتھیار لڑائی کے

خداست حکمت جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابد که بروزه بنشیند هر که ترک

خدا کا ہے — جوانمرد کہ کھاتا ہے اور دیتا ہے بہتر ہے عابد سے کہ روزہ رکھے — اور جو شخص کہ چھوڑنا

شهوت از بهر قبول خلق داده است از شهوت حلال در شهوت حرام افتاده

شہوت کا واسطے قبول کرنے خلق کے کرتا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کے گرا

است شعر عابد که نه از بهر خدا گوشه نشیند + بیچاره در آئینه تاریک چه بیند +

ہے — عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشہ میں بیٹھے بیچارہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے

حکمت اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت

تھوڑا تھوڑا بہت ہوتا ہے اور قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے یعنی وہ شخص کہ دست قوت کا

ندارد سنگ خرده نگاه میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد شعر

نہیں رکھتا ہے پتھر کنکر یا ہوا نگاہ رکھتا ہے تا بیچ وقت فرصت کے مغز دماغ دشمن سے نکالے

قطر علی قطر اذا اتفقت نهر و نهر الی نهر اذا اجتمعت بحر اندک اندک بهم شود و

قطرہ اوپر قطرہ کی جس وقت جمع ہو نہر ہو اور نہر طرف نہر کے جس وقت جمع ہو دریا ہو تھوڑا تھوڑا جمع ہو

بسیار و دانه دانه است غله در انبار حکمت عالم را نشاید که سفاهت از عامی

بسیار — دانہ دانہ ہے — غلہ بیچ انبار کے — عالم کو نہیں لائق ہے کہ بیوقوفی کو عامی سے

[illegible]

جاهلان گندند کبر و ظرف سازیان و ار و بیست این گشود و جهل آن محکم فرو جو

سادہ ہو کر بادی ... [illegible] ... اور جہالت اوسکا مضبوط ہے

باسفله گوئی با لطف و خوشی + فزون گردد ش کبر و گردنکشی حکمت معصیت از گناه

سادہ ... [illegible] ... لطف اور خوشی ... زیادہ ہو ... [illegible]

پر کرم و صاد ... ناپسندیده است ... علما با خویش ... صلاح جنگ شیطان است و

... [illegible] ... شیطان کا ہے اور

خداوند صلاح راجون ... پیری ... ساحر ... مثنوی ... وان پریشان

صاحب ... [illegible] ... جاہل ... پریشان

روزگار + ... نا پرهیزگار + کان شنا بینائی از راه او فتاد + وین ... بود

زمانہ ... [illegible] ... اور ... اوسکی

در چاه او فتاد + حکمت ... جان و جهات ... دنیا و جود ... و عدم ... بیا

اور ... [illegible] ... جان ... [illegible]

از جهان ... افزون ... الم اعهد الیکم یا بنی آدم ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ... حکمت

... [illegible] ...

... [illegible] ... مثنوی ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... چون ... [illegible]

... [illegible] ...

۱۰

لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه یوسف صدیق علیه السلام در

مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوہ کا یوسف سچا اوپر اوسکے سلام ہو

خشک سال مصر سیر نخوردی تا گرسنگان فراموش نکند مثنوی آنکه در راحت

قحط سال مصر کے نہ کہاتا اسواسطے کہ بہوکونکی تئین بہولنا نہ چاہیے وہ شخص کہ بیچ آرام

و تنعم زیست + او چه داند که حال گرسنه چیست + حال درماندگان کسی داند

اور نعمت کی جیا وہ کیا جانے کہ حال بہوکہی کا کیا ہے حال عاجزون کا وہ جانے

که باحوال خویش درماند قطعه ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار

کہ بیچ حال اپنے کے عاجز ہے ای کہ اوپر گہوڑی دوڑنیوالی کی سوار ہی تو ہوشیار ہو

که خر خارکش مسکین در آب و گلست + آتش از خانه همسایه درویش مخواه + کانچه

کہ گدہا لکڑ ہاری غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کی ہے آگ گہر ہمسائی مفلس سے مت مانگ کہ جو کچہ

از روزن او میگذرد دود دلست پند ضعیف حال را در خشکی تنگسال

روزن اوسکی سے گذرتا ہے دہوان دل اوسکی کا ہے فقیر ضعیف حال کی تئین بیچ خشکی تنگسال کے

مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرهم بر ریشش نهی و معلومی پیشش قطعه خری که بینی و

مت پوچہہ کہ کیونکر ہے تو مگر ساتہ شرط اوس بات کی کہ کوئی مرہم اوپر زخم اوسکی کے رکہے تو یا کوئی دینا آگے

باری بگل در افتاده + بدل بر و شفقت کن ولی مرو بسرش + کنون که رفتی و پرسیدیش

ایک گدہا بیچ کیچڑ کے پڑا دل سے اوپر اوسکے مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اوسکے کے اب کہ گیا تو اور پوچہا تو نے

که چون افتاد + میان ببند چو مردان بگیر دنب خرش حکمت دو چیز

کہ کیونکر گرا کمر باندہ مانند مردونکی پکڑ دم گدہے اوسکی کی دو چیزین

محال عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت

دشمن عقل کی ہین کہانا زیادہ رزق قسمت کی ہوئی سے اور مرنا آگے وقت

معلوم قطعه قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه + بکفر یا بشکایت برآید از دهنی

معلوم سے قضا نہین پہرتی اگرچہ ہزار نالی اور آہ سے ساتہ کفر یا شکایت کے نکلے بیچ منہہ کسی کے

فرشته که وکیلست بر خزائن باد ÷ چه غم کند که بمیرد چراغ پیرزنی ÷ پند

وہ فرشتہ کہ وکیل ہے اوپر خزانی ہوا کی کیا غم کرے کہ مری چراغ کسے بڑہیا کا

روزی نشستن بکنج بی مطلوب اجل مرو که جان نبری قطعه چند رزق ار

روزی کی بیٹھے کہ کہا ہی تو سے طلب کیو گئی موت کو مت جا کہ جان نہ لیجا دیگا تو کوشش

وگر نکنی ÷ برساند خدای عز و جل ÷ ور روی در دهان شیر و پلنگ ÷ نخورندت

اور اگر نکرے تو پہنچا دیگا خدا غالب بزرگ اور جو پیچ منہ شیر اور چیتی کی جاوے تو

حکمت توانگر فاسق کلوخ زراندود است و درویش صالح شاهد خاک آلود

دولتمند بدکار ڈھیلا زر کا بہرا ہوا ہے اور فقیر نیک معشوق خاک کا بہرا ہوا ہے

این دلق موسی ست مرقع و آن ریش فرعون مرصع ولیکن شدت نیکان

یہ ایک گدڑی حضرت موسی کی ہے ٹکڑی جوڑی ہوئی اور داڑہی فرعون کی جڑاؤ لیکن سختی نیکوں کے

روی در فرج دارد و دولت بدان سر در نشیب قطعه هر کرا جاه و دولت است بدان

منہ کشادگی کو رکہتی ہے اور دولت بدون کی سر نیچی کو جس کسی کو ہیں مرتبہ اور دولت ہے ساتہ اسکے

خاطر خسته نخواهد یافت ÷ خبرش ده که هیچ دولت و جاه ÷ بسرای دگر نخواهد یافت

خاطر پریشان کو نہ دریافت کریگا خبر دیکو اسکو کہ کوئی مرتبہ اور دولت ہیچ گہر دوسرے کو نہ پاویگا

حکمت حسود از نعمت حق بخیلست و بنده بیگناه را دشمن میدارد قطعه

حاسد کو نعمت خدا سے بخیل ہے اور بندہ بیگناہ کی ہیں دشمن رکہتا ہے

مردکی خشک مغز را دیدم ÷ رفته در پوستین صاحب جاه ÷ گفتم ای خواجه گر تو بدبختی

مردم نیکبخت را چه گناه قطعه الا تا نخواهی بلا بر حسود ÷ که آن بخت برگشته خود در بلاست

چه حاجت که با وی کنی دشمنی ÷ که وی را چنان دشمنی در قفاست حکمت

کیا حاجت کہ ساتہ اسکی کرے تو دشمنی کہ واسطے اوسکی ہیں ایسا دشمن پیچہے کو ہے

عاشق بی زر است و رونده بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاہد
عاشق مفلس ہے اور سالک بن شناسائی مرغ بی پر اور عالم بی عمل درخت بی پھل اور زاہد
بی علم خانہ بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نہ ترتیل سورۂ مکتوب
بے علم خانہ بے در مراد نازل ہوئی قرآن کی سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہے نہ قرأت کرنا سورہ لکھی ہوئی
عامی متعبد پیادہ رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد
جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اوٹھاوے
بہ از عابدی کہ در سر دارد بیت سرہنگ لطیف خوی دلدار + بہتر ز فقیہ مردم
بہتر اوس عابد سے کہ غرور رکھے پیادہ پاکیزہ خوی اور دل رکھنے والا بہتر عالم مردم
آزار قول یکی را گفتند کہ عالم بی عمل بچہ ماند گفت بزنبور بی عسل بیت زنبور درشت
آزار سے ایک کو کہا گیا کہ عالم بی عمل کس کے مانند ہے کہا مانند بھڑ بی شہد کے زنبور سخت
بی مروت را گوی + باری چو عسل نمیدہی نیش مزن قول مرد بی مروت زن است
بے مروت کو کہہ کہ ایک بار جب شہد نہیں دیتا ہے تو ڈنک مت مار مرد بے مروت عورت ہے
و عابد با طمع راہزن قطعہ ای بناموس جامہ کردہ سپید + بہر پندار خلق و نامہ سیاہ
اور عابد لالچی ٹھگ اے ساتھ مکاری کے جامہ کیا ہے اوجلا واسطے خیال خلق کے اور نامہ اعمال سیاہ
دست کوتاہ باید از دنیا + آستین خواہ دراز و خواہ کوتاہ حکمت دو کس را حسرت
ہاتھ کوتاہ چاہیے دنیا سے آستین خواہ لمبے ہو خواہ چھوٹے دو آدمی کی نہیں افسوس
از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران
دل سے جاتا ہے اور پاؤں حیف کا کیچڑ سے نہ نکلے سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ
نشستہ قطعہ پیش درویشان بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل
بیٹھا آگے فقیروں کے ہوگا خون تیرا روا جو نہ ہوگا درمیان مال تیرا سر وقف
یا مرو با یار ازرق پیرہن + یا بکش بر خانمان انگشت نیل + دوستی با پیلبانان یا مکن
یا مت جا ساتھ یار نیلی پیرہن کے یا کھینچ اوپر گھر بار کی انگلی نیل کی دوستی ہاتھیوانوں سے مت کر

با نان خانه در خورد بهل حکمت خلعت سلطان اگرچه عزیز است جامه خلقان

یا بناکر گھر لائق ہاتی تھکے خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پرانا

خود ازان بعزت تر و خوان بزرگان اگرچه لذیذ خرده انبان خویش ازان

اپنا اوس سے عزت میں زیادہ اور خوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہے ریزہ جوشدان اپنی کا اوس سے

بلذت تر بیت سرکه از دسترنج خویش و تره + بهتر از نان ده خدای و بره

لذت میں زیادہ سرکہ ہاتھ کی کمائی اپنے سے اور ساگ بہتر روٹی گاؤں کے مالک اور بری کی سے

حکمت خلاف راه صواب است و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن

خلاف راہ نیک کی ہے اور بر خلاف عقل صاحب دانائی کے دوا ساتھ گمان کے کھانا

و راه نادیده بی کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمة الله علیه پرسیدند که چگونه

اور راہ نہ دیکھی بغیر قافلے کے جانا پوچھا امام محمد غزالی کو رحمت الله علیہ پوچھا کہ کیونکر

رسیدی درین منزلت در علوم گفت بدانکه هرچه ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم

پہنچا تو اس مرتبہ کو بیچ علوم کے کہا معلوم کر کہ جو کچھ نہ جانا میں نے پوچھنے سے شرم نہ کی میں نے

شعر امید عافیت آنگه بود موافق عقل + که نبض را بطبیعت شناس بنمائی

امید عافیت کی اوس وقت ہو موافق عقل کی کہ نبض کو حکیم کو تو دکھلا دے

بپرس هرچه ندانی که ذل پرسیدن + دلیل راه تو باشد بعز دانائی حکمت هرچه

پوچھ جو کچھ نہ جانے کہ ذلت پوچھنے کی راہ بتانے والی تیری ساتھ عزت اور دانائی کے

دانی که هر آینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطنت را زیان دارد

قطعه چو لقمان دید کاندر دست داود + همی آهن بمعجز موم گردد نپرسیدش

چه میسازی که دانست + که بی پرسیدنش معلوم گردد قول هر که با بدان نشیند

تیز طبیعت ایشان درو اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدیکه اگر بخرابات

تیز طبیعت اونکی کا ہیچ اثر نکرے ساتھ کام انکے کے تہمت کیا گیا ہووے تو وہ اتنک کہ اگر بہ خرابات

رود بنماز کردن منسوب گردد بخوردن قلنوی رقم بر خود بنادانی

جای ساتھ نماز کرنیکے نسبت کیا گیا ہووے ساتھ شراب کیا گیا ہووے رقم اوپر اپنی ساتھ نادانی کے

کشیدی + که نادان را بصحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند

کھینچے تو نے کہ نادان کو بیچ صحبت کے قبول کیا تو نے طلب کی میں نے دانایوں سے ایک نصیحت

مرا گفتند با نادان مپیوند + که گر دانای دهری خر بباشی + وگر نادانی ابله تر بباشی

مجھے کہا ساتھ نادان کے مت مل کہ اگر دانا زمانے کا ہے تو نادان ہووے گا تو اور جو نادان ہے تو احمق زیادہ ہووے گا تو

حکمت حلم شتر چنانکه معلوم است اگر طفلی مهارش بگیرد و صد فرسنگ

بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اوسکے لے اور سو کوس

ببرد گردن از متابعتش نپیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب هلاک

لیجاوے گردن طاعت اوسکی سے نہ پھیرے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا

باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش در گسلاند و بیش مطاوعت

ہووے اور لڑکا اوسجگہ ساتھ نادانی کے جانا چاہے باگ ہتیلی اوسکے سے توڑا دے اور آگی اطاعت

نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست

نکرے کہ وقت سختی کے مہربانی بری ہے اور کہتے ہیں کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست

نگردد بلکه طمع زیادت کند قطعه کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش

نہووے بلکہ طمع زیادہ کرے وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پاؤں اوسکا رہ

وگر خلاف کند در دو چشمش آکن خاک سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگو

اور جو خلاف کرے بیچ دونوں آنکھوں اوسکی کے ڈال خاک بات ساتھ لطف و کرم کی ساتھ درشت خو کے مت کہہ

که زنگ خورده نگردد بنرم سوهان پاک حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد

کہ زنگ کھایا ہوا نہووے گا ساتھ نرم ریتی کے پاک ہر کہ آگے بات اوروں کے پڑے

[illegible]

تا مایهٔ فضلش بدانند یا پایهٔ جهلش شناسند قطعه ندهد مرد هوشمند جواب + مگر آنگه کزو

تو مایہ فضیلت اوسکا جانین مرتبہ جہالت اوسکی پہچانین نہ دے مرد ہوشیار جواب مگر اوسوقت کہ اوس سے

سوال کنند + گرچه بر حق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند حکمت

سوال کرین اگرچہ برحق ہووے کشادہ بات حمل دعوی اوسکی کا اوپر مشکل کے کرین

ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چونست

ایک پہوڑا اندر جامہ کے رکہتا تہا مین اور شیخ رحمة الله علیه ہر روز پوچہتا تہا کہ کیونکر ہے

و نپرسیدی که کجاست دانستم که از آن احتراز میکند که ذکر همه عضوی روا نباشد

اور نہ پوچہتا کہ کہان ہے جانا مین کہ اوس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہووے

و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جوابش برنجد قطعه تا نیک ندانی که سخن

اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے جب تک نیک نجانے تو کہ بات

عین صوابست + باید که بگفتن دهن از هم نگشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی

نہایت نیک ہی چاہیئے کہ بیچ کہنے کے منہ آپس مین نہ کہولے تو جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کے رہے

به زانکه دروغت دهد از بند رهائی حکمت دروغ گفتن بضربت لازم ماند

بہتر اوس سے کہ جہوٹہ تیری تجکو قید سے رہائی جہوٹہ کہنا ساتہ ضرب کے لازم رہے

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند چنانکه برادران یوسف علیه السلام

اگر بہی زخم درست ہووے نشان رہے جیسے کہ بہائی یوسف علیه السلام کے

بدروغی که موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت

ساتہ اوس جہوٹہ کے کہ مشہور ہوئی اوپر سچ کہنے اونکے بہروسہ نرہا کہا نہین بلکہ بنادی ہے تمہاری

لکم انفسکم امرا قطعه یکی را که عادت بود راستی + خطائی رود در گذارند

جیو نے ایک بات ایک کو نہین کہ عادت ہووے سچائی کی خطا جاوی اوس معاف کرتے

ازو + وگر نامور شد بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو حکمت

اوس سے اور جو مشہور ہوا ساتہ قول جہوٹہ کے جو سچ کہے اعتبار نرکہین اوس سے

اجل کائنات از روی ظاهر آدمیست و اذل موجودات سگ و باتفاق

بزرگ تر پیدائش کا از روی ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا اور ساتھ اتفاق

خردمندان سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس قطعه سگی را لقمه هرگز فراموش

عقلمندوں کے کتا حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے کتے کو تیئں لقمہ ہرگز نہ بھولتا

نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + و گر عمری نوازی سفله را + بکمتر چیزی آید با تو در جنگ

نہ ہووے جو مارے تو سو مرتبہ اوسکو پتھر اور جو ایک مدت نوازے تو کمینی کی تئیں ساتھ کمتر چیز کی آوے ساتھ تیرے لڑائی میں

حکمت از نفس پرور هنر پروری نیاید و بی هنر سروری را نشاید

نفس پرور سے ہنر پالنا نہ آوے اور بے ہنر سرداری کی تئیں نہ لائق ہے

مثنوی مکن رحم بر گاو بسیار خوار + که بسیار خوار است بسیار خوار + چو گاو ار

مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالی کے کہ بہت ذلیل ہے اور بہت کھانیوالا مانند بیل کے اگر

همی بایدت فربهی + چو خر تن بجور کسان در دهی حکمت در انجیل آمده است

چاہتا ہے تو فربہی مانند گدہی کے بیچ ظلم آدمیوں کے دیدے تو بیچ انجیل کے آیا ہے

که ای فرزند آدم اگر توانگری دهمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت

کہ اے فرزند آدم کی جو دولتمندی دوں میں تجھکو مشغول کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کے مجھسے اور جو مفلس کروں میں تجھکو

تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی

تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میرے کا کہاں پاوے تو اور ساتھ عبادت میرے کے کب جلدی کرے تو

قطعه گه اندر نعمتی مغرور و غافل + گه اندر تنگدستی خسته و ریش + چو در سرا و ضرا

کبھی درمیان نعمت کے تو مغرور اور غافل کبھی درمیان تنگدستی کے ہو تو زخمی اور گھائل جبکہ بیچ

حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بیچون یکی

حال تیرا یہ ہے نجانوں میں کب ساتھ حق کے مشغول ہووے تو اپنے سے تقدیر بیچون نے ایک کی

را از تخت شاهی فرود آورد و دیگری را در شکم ماهی نکو دارد بیت وقتی خوش

تئیں تخت بادشاہی سے نیچے لادے اور ایک کی تئیں بیچ پیٹ مچھلی کے نیک رکھے وقت بھی خوش

آن را که بود ذکر تو مونس ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس

اوسکی تئین کہ ہووے یاد تیری انس کرنیوالی جو بخشش کرے ہیچ پیٹ مچھلی کی مانند یونس کے

حکمت اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشند و اگر غمزہ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند

اگر تلوار قہر کی کھینچی نبی اور ولی سر نیچے جھکالین اور جو اگر مہربانی کا پلاوے بدون کو نیکون کو پہنچاوے

قطعہ گر بمحشر خطاب قہر کند + انبیا را چہ جای معذرت است + پردہ از روی لطف گو بردار

جو ہیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے پیغمبرونکی تئین کیا جگہ عذر کرنیکی ہے پردہ روی لطف سے کھولدیا

کاشقیا را امید مغفرت است حکمت ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب نگیرد بتعذیب

کہ کافرون کو امید بخشش کی ہے جو شخص کہ سختی دنیا سے راہ صواب کی نلی ساتھ عذاب

عقبی گرفتار آید ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

عاقبت کی گرفتار آوے اور ہر آئینہ چکھاوینگے ہم کو تھوڑا عذاب دنیا مین سوا عذاب بڑے کے وہ آخرت کا ہے

فرد پندست خطاب مہتران آنگہ بند + چون پند دہند نشنوی بند نہند

نصیحت ہے خطاب بزرگون کا اوس وقت قید جو نصیحت دین اور نہ سنی تو قید کرین

نیکبختان بحکایات و امثال پیشینگان پند گیرند زان پیش کہ پسینیان

نیکبخت ساتھ باتون اور مثالون اگلی لوگون کی نصیحت لیتے ہین اوس سے آگے کہ پچھلے لوگ

بواقعہ او مثل زنند دزدان دست کوتہ نکنند تا دستشان کوتہ نکنند

اونکے واقعہ کی مثل مارین چور ہاتھ نہین روکتے جبتک کے ہاتھ اونکا چھوٹا کرین

قطعہ نرود مرغ سوی دانہ فراز + چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب

نہ جاوے مرغ طرف دانہ کے جب دیکھے مرغ دیگر قید مین نصیحت لے تو

دگران تا نگیرند دیگران بتو پند حکمت آنرا کہ گوش ارادت گران آفریدہ

اور ... تو لین اور لوگ تجھ سے نصیحت اوسکو جسکے کان ارادت کے بہاری پیدا کئے

اند چون کند کہ بشنود و آنرا کہ کمند سعادت می‌برد چہ کند کہ نرود قطعہ

ہین کیا کرے جو سنے اور اوسکو جسکو کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نجاوے

شب تاریک دوستان خدای + می بتابد چو روز رخشنده + وین سعادت بزور

رات اندھیری دوست خدا کے چمکتی ہے مانند روز روشن کے اور یہ سعادت ساتھ زور

بازو نیست + تا نبخشد خدای بخشنده رباعی از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست

بازو کی نہیں ہے جب تک نہ بخشے خدا بخشنے والا تجھ سے ساتھ کسکے نالش کروں کہ نہیں اور انصاف کرنے والا

وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست + آن را کہ تو رہبری کسی گم نکند + وان را

اور ہاتھ تیرے سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہے اور جسکو تو راہ دے کوئی گم نکرے اور جسکو

کہ تو گم کنی کسی رہبر نیست حکمت گدای نیک انجام بہ از پادشاہ بدفرجام

تو گم کرے تو کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر پادشاہ بد انجام سے

بیت غمی کز پیش شادمانی بری + بہ از شادیی کز پسش غم خوری حکمت

وہ غم کہ پیچھے اوسکے خوشی لیجاوے تو بہتر اوس خوشی سے کہ پیچھے اوسکے غم کھاوے تو

زمین را از آسمان نثارست و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیہ

زمین کو بیچ آسمان کے نثار ہے اور آسمان کو بیچ زمین کے غبار ہر برتن کہ ٹپکتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ اوسکے ہے

قطعہ گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار

جو تجھکو خو میری آئی نالایق تو خو نیک اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ

حکمت خداوند تبارک و تعالی می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد

صاحب پاک و بلند دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے

نعوذ باللہ گر خلق غیب دان بودی + کسی بحال خود از دست کس نیاسودی

پناہ خدا کی اگر خلق غیب کو جاننے والی ہوتی کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی کے نہ آسودہ ہوتا

حکمت زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دست بخیل بجان کندن قطعہ

سونا کان سے کھودنے سے باہر آوے اور ہاتھ بخیل سے ساتھ جان کندن کے

دونان نخورند و گوش دارند + گویند امید بہ کہ خورده + روزی بینی بکام دشمن

کمینے نہ کھاتے ہیں اور نگاہ رکھتے ہیں کہتے ہیں امید بہتر ہے کہ کھایا ہوا ایکدن دیکھیگا تو بیچ مراد دشمن کے

زر بماند و خاک گشت مرده پند برگیر زر بستان ببخشا پیش چو زر بستان فنا

سونا رہا اور عاجز مرا ہوا جو کوئی اوس کیمیا زر وہ کو بخشش کرے پیچ ظلم زبردستوں کی گرفتاری

نہ ہر بازو که در وی قوتی هست بمردی عاجزان را بشکند دست ضعیفان را مکن بر دل گزندی

نہ ہر بازو کہ بیچ اوسکی ایک قوت ہے ساتھ مردی کے عاجزوں کی پہونچا توڑ ڈالے عاجزوں کو مت ستا اور

که در مانی بجور زورمندی حکایت درویشی بمناجات در می گفت یا رب بر بدان رحمت کن

کہ عاجز رہے تو ساتھ ظلم ایک زور آور کے ایک فقیر ساتھ مناجات کہتا تھا یا رب بدوں پر رحمت کر

که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشان را نیک آفریده عاقل چو خلاف در میان آمد

کہ نیکوں پر آپ رحمت کی ہے جو ان کو نیک پیدا کیا ہے عاقل جو جھگڑا دیکھے درمیان

بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد کانجا سلامت بر کنار است و اینجا حلاوت در میان

کود جاوے اور جو صلح دیکھے لنگر رکھے کہ وہاں سلامت اوس کنارے پر ہے اور اس جگہ حلاوت درمیان

مقامر را سه شش میباید ولیکن سه یک می آید بیت هزار بار چراگاه خوشتر از میدان

جواری کو تین شش درکار ہیں لیکن تین یکے آتے ہیں ہزار مرتبہ چراگاہ میدان سے خوش زیادہ ہے

ولیکن اسب ندارد بدست خویش عنان اول کسیکه علم بر جامه کرد

ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا بیچ ہاتھ اپنے کی باگ اول جس کسی نے کپڑے پر گوٹ لگایا

و انگشتری در دست چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت راست راست

اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں جمشید تھا کہا اوسکو کہ کیوں زینت بائیں کو دی اور بزرگی داہنے کو

گفت راست را زینت راستی تمام است قطعه فریدون گفت نقاشان چین را که

کہا داہنے کو راستی کی زینت تمام ہے فریدون نے کہا نقاشان چین سے کہ

پیرامون خرگاهش بدوزند بدان را نیک دار ای مرد هشیار که نیکان خود بزرگ و نیکروزند

خیمہ کے گرد اوسکے سیں بدوں کو نیک رکھ اے ہوشیار کہ نیک خود بزرگی و نیک روز ہیں

حکایت بزرگی را پرسیدند با چندین فضیلت که دست راست راست خاتم در انگشت

ایک بزرگ کو پوچھا اتنی فضیلت کہ دست راست کو ہے انگوٹھی بائیں ہاتھ

عجب چرا میکنند گفت ندانی که اهل فضیلت همیشه محروم باشند شعر اکثر خطا فرید و
عجب کس لیے کرتے ہین کہا نہین جانتا ہی تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ بی نصیب ہوتے ہین اور بہت شخص کہ نصیب
روزی بسخت + با فضیلت همی به یا بخت

حکمت

نصیحت پادشاهان مسلم
روزی سخت · با بزرگی · ہنا ہے یا نصیب · نصیحت بادشاہون کی مسلم ہے اُسکو
کسی راست که بیم سر ندارد یا امید زر مثنوی موحد چه در پای ریزی زرش
اور جسکو خوف ہی سر کے جانیکا ساتھ امید زر کی · صاحب توحید کے پاؤن کے آگے ڈالے تو زر اُسکو
چه فولاد هندی نهی بر سرش + امید و هراسش نباشد زکس + بر این است بنیاد توحید و بس

حکمت

یا رکھی تو اوپر سر اُسکے · امید خوف اُسکو نہو کسی سے · اوپر اُسکی ہی بنیاد توحید کی اور بس پادشاہ
از بهر دفع ستمکاران است و شحنه برای خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران هرگز دو خصم
واسطے دفع ظالمون کے ہی اور کوتوال واسطے خونخوارون کے اور قاضی مصلحت ڈھونڈھنے والا گرہ کاٹنے والون کا ہرگز دو دشمن
بحق راضی پیش قاضی نروند قطعه چو حق معاینه دانی که می بباید داد به لطف به که بجنگ آوری
راضی ساتھ حق کے پاس قاضی کے نہین جاتے · جب حق دیکھتا ہی تو کہ چاہیے دینا · ساتھ لطف کے بہتر ہی کہ لڑائی سے دے
و دلتنگی · خراج اگر نگزارد کسی بطیب نفس · بقهر ازو بستانند و مزد سرهنگی

حکمت

اور دلتنگی کی · خراج جو نہ ادا کرے کوئی ساتھ خوشی ذات کے · ساتھ قہر کے اُس سے لیوین اور مزدوری سرہنگ کی
همه کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را که بشیرینی شعر قاضی که برشوت بخورد پنج خیار
سب کسی کے دانت ساتھ ترشی کے کند ہو جاتے ہین مگر قاضیون کے شیرینی سے · قاضی کہ ساتھ رشوت کے کھاوے پانچ
ثابت کند از بهر تو ده خربزه زار حکمت قحبه پیر از نابکاری چه کند که توبه نکند و شحنه
ککڑی · ثابت کرے واسطے تیرے دس کھیت خربوزے کے · قحبہ بوڑھیا بدکاری سے کیا کرے کہ توبہ نکرے اور کوتوال
معزول از مردم آزاری بیت جوان گوشه نشین شیرمرد راه خداست که پیر خود نتواند ز گوشه
معزول لوگون کے ستانے سے · جوان گوشہ نشین شیرمرد راہ خدا کا ہی کہ بڈھا آپ ہی نہین سکتا گوشہ سے
برخاست قطعه جوان سخت می باید که از شهوت بپرهیزد که پیر سست رغبت را خود
اُٹھنا · جوان سخت چاہیے کہ شہوت سے پرہیز کرے · کہ بڈھا سست رغبت [illegible]

[illegible]

حکیمی را پرسیدند که چندین درخت نامور که خدای عز وجل آفریده است و برومند
ایک حکیم سے لوگوں نے پوچھا کہ اتنے نامور درختوں میں کہ خدائے عز وجل نے پیدا کیا ہے اور پھلدار کیے ہیں
هیچ یکی را آزاد نخوانده‌اند مگر سرو را که ثمره ندارد درین چه حکمت است گفت هر یکی را دخلی معین است
ایک کو بھی آزاد نہیں کہا مگر سرو کو کہ پھل نہیں رکھتا اس میں کیا حکمت ہے کہا ہر ایک کی آمدنی معین ہے
و وقتی معلوم که گهی بوجود آن تازه‌اند و گاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت خوش است
اور ایک وقت معلوم کہ کبھی اس کے ہونے سے تازہ ہیں اور کبھی اس کے نہ ہونے سے پژمردہ اور سرو کو اس میں سے کچھ نہیں ہے
و اینست صفت آزادگان **قطعه** بآنچه میگذرد دل منه که دجله بسی پس از خلیفه بخواهد گذشت
اور ہمیشہ خوش ہے اور یہی صفت آزادوں کی ہے اس چیز پر کہ گذرتی ہے دل مت رکھ کہ دجلہ بہت خلیفہ کے بعد گذریگا
در بغداد گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد
بغداد میں اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے تو کھجور کی طرح کریم ہو اور اگر تیرے ہاتھ سے نہ ہو سکے تو سرو کی طرح آزاد ہو
دو کس مردند و حسرت بردند یکی آنکه داشت و نخورد و دیگر آنکه دانست و نکرد **قطعه** کس نبیند
دو شخص مرے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ جانتا تھا اور نہ کیا کوئی نہیں دیکھتا
بخیل فاضل را که نه در عیب گفتنش کوشد ور کریمی دو صد گنه دارد کرمش عیبها فرو پوشد
بخیل فاضل کو کہ نہ اس کے عیب کہنے میں کوشش کرے اور جو ایک سخی دو سو گناہ رکھے اس کا کرم عیبوں کو چھپا لیتا ہے

خاتمة الكتاب

تمام شد کتاب گلستان والله المستعان بتوفیق باری عز اسمه درین جمله چنانکه رسم مؤلفانست
تمام ہوئی کتاب گلستان اور خدا سے مدد چاہی جاتی ہے [illegible]
از شعر متقدمان بطریق استعارت تلفیقی نرفت **بیت** کهن خرقهٔ خویش پیراستن به از جامهٔ عاریت خواستن
[illegible]
غالب گفتار سعدی طرب انگیز است و طیبت آمیز [illegible]
[illegible]

و باغ بیهوده بردن و دود چراغ بیفائده خوردن کار خردمندان نیست لیکن رای

و باغ کا بیهوده لیجانا اور دود چراغ کا بیفائده کہانا کام عقلمندونکا نہیں ہے اور لیکن رای اور عقل

روشن صاحبدلان که روی سخن در ایشانست پوشیده نماند که در موعظهای شافی در سلک

روشن صاحبدلوں کے کہ منہ سخن کا بیچ انکی ہے پوشیده نرہے کہ موتی نصیحتوں کے شفا دینے والی کو بیچ لڑی

عبارت کشیده است و داروی تلخ نصیحت بشهد ظرافت برآمیخته تا طبع ملول ایشان

عبارت کی کہینچا ہے اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتھ شہد خوش طبعی کے ملا دیا ہے تا طبیعت رنجیده انکی

از دولت قبول محروم نماند الحمد لله رب العالمین مثنوی

دولت پسندیدگی سے محروم نرہے اور جمیع حمد ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ پالنے والا دونون عالم

ما نصیحت بجای خود کردیم

ہمنے نصیحت موافق اپنے کے ہمنے

روزگاری درین بسر بردیم

لیکن مانہ بیچ اسکے آخر کے گذرے ہم

گر نیاید بگوش رغبت کس

جو نہ آوے بیچ کان رغبت کسیکے

بر رسولان پیام باشد و بس

اوپر قاصدون کے پیام ہیوے اور بس

یا ناظراً فیه سل بالله مرحمة

ای بیننده درین کتاب بخواه از خدا رحمت را

علی المصنف واستغفر لصاحبه

بر مصنف و مغفرت طلب کن صاحب کتاب را

واطلب لنفسک من خیر تریدها

طلب کن بذات خود از ہر چیز نیکو که خواهی

من بعد ذلک غفراناً لکاتبه

بعد ازین مغفرت طلب کن برای کاتب

کون [illegible] یوم التلاق مکانه

اگر [illegible]

عند الوقوف فقلت باموالنا

نزدیک [illegible] ای [illegible] البته [illegible]

[illegible] محسن

[illegible]

[illegible] واطلب الاحسانا

[illegible]

بعونه کتاب هذا بمطبع [illegible]
طبع گردید

یا چون کسی که سوزن دل داغ غم دو بگذشت

سوزن و داغم بگذشت

در راه او دو فرسنگ بگذشت

در کوی او به چشم ما بگذشت

کتبه [illegible]